فتبارک اللہ احسن الخالقین

تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا

کائنات کے عجیب راز

مصنف

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و ترتیب

حافظ محمد وسیم اشرف قادری

علمی پبلشرز لاہور

اسلام کی حقانیت

اور

سائنسی علوم پر مشتمل مایہ ناز تصنیف

کائنات کے عجیب راز

مصنف

حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ ترتیب

حافظ محمد وسیم شرف قادری

پتہ

علمی پبلیشرز (رجسٹرڈ)

اردو بازار لاہور

marfat.com

۷۸۶

السلام علیک ایھا النبی ورحمة اللہ وبرکاتہٗ

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب .... الحکمة فی مخلوقات اللہ

(کائنات کے عجیب راز)

مصنف .... حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ وترتیب .... حافظ محمد وسیم شرف قادری

خطیب جامع مسجد صغریٰ غوثیہ خضر روڈ اپر مال لاہور

خصوصی شفقت .... حضرت علامہ مولانا محمد منشاء تابش قصوری مدظلہ العالی

کمپوزنگ .... اعجاز حسین حیدری-7234132

تگ وتاز .... زبیدہ سنٹر اردو بازار لاہور

صفحات 163

تعداد 1100سو

قیمت 75روپے

ناشر .... علمی پبلیشرز زبیدہ سنٹر اردو بازار لاہور

ملنے کے پتے

☆ مکتبہ رضویہ دربار مارکیٹ لاہور ☆ سادات پبلیکیشنز اردو بازار لاہور

☆ ضیاء القرآن پبلیکیشنز دربار مارکیٹ لاہور ☆ شبیر برادرز اردو بازار لاہور

☆ فرید بک سٹال اردو بازار لاہور ☆ سنی کتب خانہ دربار مارکیٹ لاہور

☆ مکتبہ غوثیہ ہول سیل سبزی منڈی کراچی ☆ ضیاء الدین پبلیکیشنز سبزی منڈی کراچی

marfat.com

الشيخ محمد عبد الحكيم شرف القادري داعيا الى الله تعالى على بصيرة

ان العلم نور ويزداد نفعا وضياء اذا اقترن بالعمل والاخلاص إضافه الى التواضع لله تبارك اسمه و من عثر على هذه المحاسن فقد فاز بفضل الله تبارك وتعالى فوزا عظيما ولم تمض حقبة من الدهر خالية من الشخصيات المثالية المتسمة بالمحاسن المذكورة آنفا وان الشيخ محمد عبد الحكيم شرف القادري واحد من الشخصيات المثالية حسب رؤية كثيرين من اهل العلم

إضافة إلى كتاب السلوك، فقد عرف [illegible] علمه وورعه ودوره في نشر الثقافة [illegible] والعربية من خلال قيامه بالتدريس [illegible] قام بتدريس العلوم [illegible] والعربية لأكثر من ثلاثين عاما في شتى أنحاء باكستان، وقام بتدريس كل من تفسير والحديث والفقه والمنطق [illegible] والأدب العربي واللغة الفارسية [illegible] أنه أثرى المكتبة العربية بمؤلفاته [illegible] ومشاركاته العربية والفارسية [illegible] بالوسطية والاعتدال [illegible] قام بترجمة بعض الكتب من العربية والفارسية إلى اللغة الأردية ونالت مؤلفاته ومشاركاته إعجابا في الأوساط [illegible] كل من الهند وباكستان [illegible].

[illegible] قضى شيخنا فترة طويلة في [illegible] الحديث النبوي الشريف وحصل على إجازات عديدة في العلوم الإسلامية عامة والحديث النبوي الشريف خاصة من مشايخ الهند وباكستان والعالم العربي [illegible] الجواهر الغالية [illegible] العلماء وقد تشرف كاتب هذه السطور بإجازة من فضيلة الشيخ عند [illegible] إلى الهند وتصل سنده إلى الإمام ولي الله الدهلوي [illegible] عن شيخه العلامة الشريف أبو [illegible] أحمد القادري وهو عن الإمام [illegible] رضا خان وهو عن شيخه الشيخ آل رسول المارهروي وهو عن الإمام عبدالعزيز الدهلوي والذي يسند الحديث إلى الإمام ولي الله الدهلوي.

ولد شيخنا العلامة محمد عبدالحكيم شرف القادري في ٢١ شعبان ١٣٦٣هـ الموافق ١٣ أغسطس ١٩٤٤م فنشأ وترعرع في أسرة متمسكة بالدين، ودرس العلم على يد كل من العلامة عطاء محمد [illegible] والمحدث الجليل الشيخ محمد سردار [illegible] القادري والعلامة غلام رسول [illegible] والشيخ محمد أشرف السيالوي والعلامة محمد عبدالقيوم القادري وغيرهم من العلماء الأجلاء وأكمل دراسته في عام ١٣٨٤هـ الموافق ١٩٦٤م ومن هنا بدأت مسيرة عطائه العلمي المتمثل في التدريس والوعظ والكتابات العلمية والتاريخية وما زال نهر هذا العطاء في خدمة الثقافة الإسلامية والعربية.

إن شيخنا الجليل مهتم غاية الاهتمام ومعجب غاية الإعجاب بخدمة العلوم ونشر الثقافة الإسلامية بجامعة الأزهر الشريف ومن هذا المنطلق زار مصر [illegible] ١٩٩٠م وقد تحدث عن هذه الزيارة في [illegible] تكريم ثلاثة من [illegible] الأزهر [illegible] تشرف بصحبة الشريف وخدمة رسول القادري

تاج محمد خان الأزهري

[illegible] مصر في رحاب أعرق وأعظم جامعة في العالم الإسلامي وهي جامعة الأزهر الشريف التي نسأل الله ـ سبحانه وتعالى ـ أن يحفظها ويديمها حصنا حصينا للإسلام والمسلمين إلى يوم الدين، كما نعرف عنها [illegible] تسعدنا وتملأ قلوبنا بهجة وسرورا [illegible] عنها السماحة والوسطية الإسلامية ومواجهة التطرف الذي فرق شمل المسلمين وجعل بعضهم أعداء الآخرين. نسأل الله ـ سبحانه وتعالى ـ أن يجمع كلمة المسلمين ويبارك لنا في الأزهر المعمور جامعا وجامعة.

وقال فضيلته عند حديثه عن أهداف الزيارة إلى مصر [illegible] كنا نريد اللقاء بشيخ الأزهر الأستاذ الدكتور محمد سيد طنطاوي كما كنا نشتاق إلى زيارة الأزهر المعمور وعلمائه [illegible] وأنه عند مجيئه إلى القاهرة اجتمع مع فضيلة الإمام الأكبر شيخ الأزهر، كما التقى مع العديد من علماء الأزهر الشريف وبعض الأدباء أيضا وكانت هذه اللقاءات بالبهجة والسرور إلى شيخنا الجليل هذا من ناحية ومن ناحية تلك الرحلة موضع احتفاء واهتمام [illegible] على سبيل المثال [illegible] بعض ما قاله عنه بعض أهل العلم والفضل

[illegible] عنه فضيلة الدكتور [illegible] الفيومي ـ رحمها الله ـ [illegible] جمع بينهما [illegible] العلم والتقوى.

أما الدكتور [illegible] أستاذ [illegible] الإسلامية والعربية جامعة [illegible] فقد عبر عن مشاعره [illegible] قائلا [illegible] عبدالحكيم [illegible] إلى القاهرة أول مرة [illegible] يوم [illegible] شهر [illegible] ١٩٩٠م فأحسست [illegible] الله إنه رجل أعرفه منذ [illegible] إذا أوصلتنا إلى [illegible] رجلا [illegible] واحتضنا [illegible] وكل منا يعرف بعضنا [illegible] مدة طويلة دون أن يرى بعضنا بعضا.

وقد تحدث عنه الدكتور حازم محمد أحمد محفوظ، أستاذ اللغة [illegible] وآدابها بجامعة الأزهر الشريف [illegible] العلامة محمد عبدالحكيم [illegible] موقف [illegible] العربية والفارسية إلى [illegible] الحديث النبوي الشريف [illegible] الرضوية الشهيرة في [illegible] والجماعة إنه متمكن من اللغتين العربية والفارسية نطقا وكتابة.

لقد التقينا بآراء ثلاثة من الأساتذة المصريين عن شيخنا الجليل ولو [illegible] آراء الأساتذة وأهل العلم من الهند وباكستان [illegible] المقام لهذا المقال [illegible] إلا أن نقول بإيجاز إن شيخنا الجليل واحد من الدعاة إلى الله ـ تبارك وتعالى ـ على بصيرة ومن المتمسكين بمنهج الوسطية والاعتدال [illegible] الدعوة والإرشاد بمحاضراته ومؤلفاته ومترجماته من العربية والفارسية [illegible] الأردية [illegible] العربية [illegible] والأردية [illegible] مطبوعة [illegible] الصحة [illegible] بالصحة والعافية [illegible]

[illegible] حافظ محمد [illegible] شرف القادري

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے موضوع پر لاجواب شاہکار

نیکی کی دعوت

مصنف

حجتہ الاسلام

ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی رحمتہ اللہ علیہ

علمی پبلشرز اُردو بازار لاہور

فون: 0300-4295247

marfat.com

انتساب

میں اپنی اس کوشش کو حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے طفیل بارگاہ رحمۃ اللعالمین ﷺ میں پیش کرنے کے بعد

☆ قائد ملت اسلامیہ حضرت مولانا حافظ قاری **الشاہ احمد نورانی صدیقی** رحمۃ اللہ

☆ اپنے پیارے پیرو مرشد عاشق شہنشاہ ابرار امیر دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا **محمد الیاس عطار** قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

☆ پیکر علم و عمل، محسن اہلسنت استاد محترم شیخ القرآن والحدیث حضرت علامہ مولانا **محمد عبدالحکیم شرف** قادری مدظلہ العالی اور تمام علمائے اہلسنت کی طرف منسوب کرتے ہوئے خوشی محسوس کرتا ہوں جو دن رات اسلام کی سربلندی کے لیے محنت اور کوششیں کرتے رہے ہیں اور آج بھی خدمت اسلام کے لیے تڑپ رہے ہیں ان ہی بزرگ ہستیوں کے طفیل اس پرفتن دور میں بھی مخلوق خدا راہ ہدایت حاصل کر رہی ہے۔ ان عظیم شخصیتوں کی نظر کرم اور صحبت بابرکت کے طفیل ہی میں گنہگار اس قابل ہوا ہوں کہ اپنے لیے اور اپنے والدین اور تمام مسلمانوں کیلئے کچھ لکھ کر نیکیوں کا ذخیرہ اکٹھا کر سکوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
وتب علینا انک انت التواب الرحیم

خادم العلم والعلماء

۱۱ ربیع الاول ۱۴۲۵ھ — **محمد وسیم شرف قادری**

marfat.com

فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	حالات حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ	
2	مقدمہ کتاب از امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ	9
3	اللہ تعالی نے انسان کو عقل سلیم عطا کی	11
4	کائنات میں غور وفکر کی دعوت	12
5	اس مکان کا مالک انسان ہے	12
6	آسمان کی طرف نظر کرنے سے دس فائدے ہیں	14
7	سورج جہاں کو روشن کر دیتا ہے	15
8	زمین میں گرمی کا پیدا ہونا	16
9	کل جدید لذیذ'' ہر نئی چیز مزیدار ہوتی ہے''	17
10	سورج کا برجوں میں داخل ہونا	19
11	آفتاب کا عجیب راز	19
12	چاند ستاروں سے آسمان کی سجاوٹ	21
13	ستاروں سے آسمان کی رونق دوبالا ہوجاتی ہے	22
14	کبھی کبھی نمودار ہونے والے ستارے	23
15	اس خالق کا یہ کمال قدرت ہے	24
16	زمین کو فرش کی طرح بچھایا گیا	26
17	ہمارے لیے زمین پر راستے بنائے	26
18	زمین کی پیدائش میں عجیب حکمت	28
19	زمین کے نرم ہونے میں حکمت	29
20	پہاڑوں پر درخت اور جڑی بوٹیاں	33

marfat.com

21	زمین میں سونے چاندی کے خزانوں کو محفوظ کیا	34
22	سمندر کی پیدائش کی حکمتیں	36
23	صدف کے پیٹ میں موتی	37
24	خدانے کس طرح سے انسان کو سمندر پر قدرت کو اختیار دیا	38
25	تم اپنے رب کی کون کون سی نعمت جھٹلاؤ گے	41
26	پانی کی پیدائش کی حکمتیں	42
27	پانی کی لطافت اور رقت پر نظر کیجئے	42
28	غصے کا علاج پانی سے ہو جاتا ہے	43
29	ہوا کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا	45
30	ہواؤں میں خدا کی حکمت	46
31	ہر چیز کو خالق نے بقدر ضرورت بنایا ہے	48
32	انسان کے لیے لمحہ فکریہ	49
33	انسان کے لیے آگ کے فوائد	51
34	اگر آگ کا وجود دنیا میں نہ ہوتا	52
35	آگ کی بدولت ہم روشنی حاصل کرتے ہیں	54
36	انسان کی تخلیق کیسے ہوئی	55
37	خدا کا شکر ادا کر پیارے	56
38	چہرے کا حسن وزینت	57
39	دانتوں کی ساخت چہرے پر ناک بنانے کی حکمت	58
40	چہرے پر ناک بنانے کی حکمت	61
41	آواز سے بھی انسان کی پہچان ہو جاتی ہے	61
42	قدرت نے انسان کو دو ہاتھ دیے	62
43	انسان ناخنوں کے بغیر کیسا	63

marfat.com

44	انسان کا سر 55 ہڈیوں سے مرکب ہے	65
45	خدا کی قدرت اور کاریگری پر غور کرو	66
46	انسان کی تخلیق کی صورت	67
47	بچے میں عقل تدریجی طور پر آتی ہے	71
48	بہرے اور نابینا کی مشکلات کا اندازہ کیجئے	75
49	نعمت کی قدر و قیمت کھونے پر حاصل ہوتی ہے	77
50	جس کا ایک ہاتھ بیکار ہو جائے	78
51	دماغ کی ساخت کیسی حیرت انگیز بنائی	79
52	بالوں کو مناسب جگہ پیدا کرنے کی حکمت	81
53	انسان کی جسمانی ضرویات	82
54	انسانی جسم میں خواہش جماع رکھی گئی	83
55	بدن کی ترتیب وترکیب کو دیکھو	84
56	قوت حافظہ یقیناً بڑی نعمت الٰہی ہے	85
57	قوت گویائی پر نظر کرو	86
58	انسان میں قدرت نے امید اور تمنا کا مادہ رکھا	88
59	عمر کی مدت اور اس کی موت کا علم	89
60	انسان کے لیے مختلف نعمتیں	89
61	انسان اشرف المخلوقات ہے	92
62	انسان میں موجود مختلف صلاحیتیں	94
63	قدرت نے انسان میں خواہش پیدا کی	95
64	آخرت کے گھر کی معرفت کے لیے نور رسالت کو پیدا کیا	96
65	خوش نصیب اللہ پر ایمان لاتا ہے	97
66	پرندوں کی پیدائش میں حکمتیں	99

marfat.com

67	پرندوں کی تخلیق خدا نے کیسی خوبصورت بنائی	102
68	پرندے اپنے بچوں کی پرورش کتنی محنت سے کرتے ہیں	103
69	پرندے اپنی انڈوں کی حفاظت کیسے کرتے ہیں	104
70	انڈے کی تخلیق پر نظر کرو	106
71	چوپاؤں کی پیدائش میں حکمتیں	111
72	گوشت خور جانوروں کی تخلیق	114
73	جانوروں کا لباس کیسا خوبصورت ہے	118
74	جانوروں کی تعداد ہزاروں میں ہے	120
75	خدا کی عجیب حکمت	123
76	شہد کی مکھی، چیونٹی اور ریشم کا کیڑا وغیرہ میں خدا کی حکمت ہے	127
77	اب تم شہد کی مکھی پر غور کرو	128
78	ریشم کے چھوٹے سے کیڑے کو دیکھو	131
79	اس مکھی کو دیکھو جو ہمیں حقیر نظر آتی ہے	132
80	مچھر ننھی سی مخلوق قدرت نے اس کا جسم بھی کتنا چھوٹا بنایا	136
81	مچھلی کی خوبصورتی کو دیکھو	138
82	مچھلی کی تیز رفتاری	140
83	رنگین مچھلیوں کی دنیا	141
84	ہمارے لیے خوبصورت باغ اگائے گئے	144
85	دلوں میں اللہ کی عظمت پیدا کرنے والی باتیں	155
86	صاحب قرآن ﷺ کی شان دیکھو	159

marfat.com

تمنا ہے کہ دنیا کوئی کام کر جاؤں　　اگر ہو سکے تو خدمت اسلام کر جاؤں

حالات زندگی

حجۃ الاسلام حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۵۰۵ھ) اسلام کے جلیل القدر عارف، مفکر اور مجدد تسلیم کیے گئے ہیں۔ انہوں نے فقہ، اصول فقہ، حدیث، تفسیر، کلام، اصول کلام، اخلاق، تصوف و احسان، فلسفہ، مناظرہ، اور دیگر علوم و فنون پر ایک سو سے زائد کتابیں تصنیف فرمائیں۔ جو ان کی زندگی مبارک میں بھی مقبول ہو گئی تھیں۔

ان کی تعلیمات و افکار کو اسلامی دنیا میں بے پناہ پذیرائی کے علاوہ یورپ میں بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا۔

اور ایک عرصہ تک ان کی تصانیف وہاں کے اہل علم کی تحقیق کا مرکز بنی رہیں۔ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں فلاسفہ، متکلمین اور بد مذہبوں نے اپنے عقائد باطلہ اور خیالات فاسدہ کو بڑے شد و مد سے پھیلانا شروع کر دیا تھا اور دین کے نام پر طرح طرح کے فتنے سر اٹھا رہے تھے۔

امام حجۃ الاسلام نے ان بد مذہبوں کے مذموم مسموم نظریات کا بلیغ رد فرمایا، اور اپنے کلام کے ذریعے اسلام کی صحیح تعلیمات کی پرزور ترجمانی کی۔

حق یہ ہے کہ امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ اپنے علم کلام کے خود موجد اور خود خاتم تھے۔ ان کا طریقہ استدلال اور انداز افہام بالکل نرالا ہے۔ ان کے بعد ان جیسا کوئی اور مفکر اور متکلم دنیائے اسلام میں پیدا نہیں ہوا۔ علامہ اقبال نے بھی اسی لیے فرمایا ہے۔

رہ گئی رسم اذاں روح بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی

تصنیفات: امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیفات یوں تو بیشتر علوم و فنون میں پائی جاتی ہیں خاص کر علم کلام اور اخلاق پر آپ کی تصانیف نہایت مبسوط اور جامع ہیں۔ منجملہ ان کے چند تصانیف درج ذیل ہیں۔

marfat.com

احیاء العلوم ، کیمیائے سعادت ، جواہر القرآن ، تہافتہ الفلاسفہ ، حقیقۃ الروح ، الحکمۃ فی مخلوقات اللہ ، یاقوت ، التاویل فی التفسیر منہاج العابدین ، میلاد خیر الانام ، مکاشفہ ، القلوب ، تعلیم الدین ، معیار العلم ومیزان العمل ، زاد آخرہ ، کشف علوم آخرہ وغیرہ۔

آپ کی بے شمار تصنیفات کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے ، اس ۵۵ سال کی مختصر و محدود زندگی میں تعلیم عزلت نشینی وریاضت ومجاہدات کا زمانہ بھی شامل ہے ۔ اور پھر مصائب و آلام روزگار سے بھی دوچار ہونا تصنیفات وتالیفات کا اتنا بڑا ذخیرہ جمع کر دینا آسان نہیں ۔

الحکمۃ فی مخلوقات اللہ

یہ کتاب امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی مشہور زمانہ کتاب ہے ۔ اور اس کتاب کو لکھنے کا موضوع ومقصد نام سے بھی ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کائنات میں جو پراسرار راز رکھے ہیں انہیں بیان کیا جائے تاکہ اسلام کو قبول نہ کرنے والوں اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی ذات مبارکہ کی پہچان نہ رکھنے والوں کی آنکھیں کھل سکیں ۔

اس کتاب میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کسی ایک مخلوق پر باب باندھ کر پھر تفصیل کے ساتھ اس کی تخلیق اور اس پر اللہ تبارک تعالیٰ کی نعمتوں کو بیان کرتے ہیں پہلے قرآن مجید کی آیات پیش کرتے ہیں پھر اس کی تفصیل بیان کرنے کے بعد عقلی دلائل کے ساتھ یہ بات ثابت کرتے ہیں کہ اس کا پیدا کرنے والا اور چلانے والا فقط اللہ جل جلالہ کے اور کوئی نہیں ۔

کتاب کے انداز بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کے بدمذہبوں اور کفار نے ملکر جب اسلام کو جھٹلانا چاہا اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کسی اور کو اپنا خدا بنانا چاہا تو امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے نہ صرف ان کا جواب دیا بلکہ ان کے باطل عقائد کو گھر تک پہنچا دیا اور ثابت کر دیا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اتباع اور پیروی کے بغیر کوئی چارہ نہیں اور اسلام کے علاوہ خالق حقیقی کے نزدیک کوئی دین نہیں ۔

marfat.com

امام اہلسنت مجدد دین ملت حضرت علامہ مولانا حافظ الشاہ احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمہ قرآن کنزالایمان شریف، فتاویٰ رضویہ اور دیگر تصنیفات کو پڑھ کر اسلام کی حقانیت اور سائنسی علوم سے متعلق لکھنے کا جذبہ پیدا ہوا۔اور خوش قسمتی سے یہ کتاب (الحکمۃ فی مخلوقات اللہ) (کائنات کے عجیب راز) میسر آگئی۔

آج جس قدر اسلام کے خلاف سازشیں اور پروپیگنڈہ ہو رہا ہے۔آج سے قبل اتنی شدت سے نہ ہوا ہو۔اسلام کو کمزور کرنے کیلئے سارا عالم کفر ایک جگہ اکٹھا ہو چکا ہے اس کتاب کی جتنی ضرورت اس وقت تھی اس سے کہیں زیادہ آج ہے اسی وجہ سے میں نے یہ کوشش کہ کوئی راہ ہدایت سے بھٹکا ہوا حجۃ الاسلام کی اس مایہ ناز تصنیف کو پڑھ کر راہ ہدایت پر آجائے اور میرے اور میرے والدین کیلئے نجات کا سامان ہو جائے۔ مجھے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے پوری امید ہے جو کوئی حق کی تلاش کیلئے اس کتاب کو پڑھے گا ضرور راہ ہدایت پائے گا۔ بفضل تعالیٰ۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ تمام مسلمان اپنے فروعی اختلافات کو ختم کر کے اکٹھے ہو جائیں تا کہ اسلام کے خلاف اٹھنے والی سازشوں کا ملکر مقابلہ کیا جا سکے۔

اب نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے مسلمانوں
تمہاری داستان بھی نہ ملے گی کبھی داستانوں میں

تا کہ ہمارے علمائے کرام بھی فروعی موضوعات سے ہٹ کر اسلام کی حقانیت کے موضوع پر تقاریر کر سکیں اور امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ایسی بے مثال کتابیں لکھ کر بچے بچے کے ذہن پر اللہ عزوجل اور اسکے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے پیارے دین اسلام کا نقشہ بیٹھا سکیں۔

یہی آرزو ہے تعلیم قرآن عام ہو جائے
ہر پرچم سے اونچا پرچم اسلام ہو جائے

خادم العلم والعلماء
محمد وسیم شرف قادری
۱۱ ربیع الاول ۱۴۲۵

marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقدمہ کتاب

حمد و ثناء اس خدائے واحد کیلئے جس نے اپنے مقربین بارگاہ کو مخصوص نعمتوں سے نوازا، اور اپنی مصنوعات میں غور وفکر کرنے والوں پر خاص لطف و کرم فرمایا، اپنی کائنات میں تدبر و تفکر کو ایمان و یقین کے استحکام کا ذریعہ بنایا۔ ان اصحاب فکر و نظر نے غور وفکر سے اپنے خالق حقیقی کو پہچانا، اس کے واحد و یکتا ہونے کا کامل یقین حاصل کیا اور خدا کی عظمت وقدرت کا مشاہدہ کیا، اور اس کو تمام عیوب سے پاک ہونے کا دل سے اعتراف کیا۔ بلاشبہ وہی عدل و انصاف کے ساتھ قائم ہے اور اہل نظر اس کے کمال قدرت پر شاہد عدل ہیں، وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ صرف وہی قادر و توانا ہے، جیسا کہ اس نے اپنی کتاب مبین میں فرمایا ہے۔ خدا اور اس کے فرشتے شاہد ہیں کہ بجز اس ذات واحد کے کوئی عبادت کے لائق نہیں اور صرف وہی عدل وانصاف کا مالک ہے، اپنے ارادہ میں غالب ہے اور اپنے تمام امور کو حکمت و مصلحت کے ساتھ انجام دینے والا ہے درود اور سلام ہو اس ذات پر جو سید المرسلین امام المتقین ہیں، اور ہم جیسے گنہگاروں کی سننے والے ہیں، جن کا اسم گرامی محمد ﷺ ہے، جو تمام انبیاء میں آخری نبی ہیں اور صلوٰۃ وسلام ہو ان کی اولاد واصحاب پر جب تک دنیا قائم ہے

marfat.com

امابعد! اے میرے بھائی! خدا تجھ کو حقیقت شناسوں کی توفیق عطا کرے، اور دین و دنیا کی فلاح و کامرانی نصیب فرمائے۔ خدا کی معرفت اس کی عجائبات و مصنوعات میں تدبر و تفکر کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔ اور درحقیقت یہی معرفت ایمان و یقین کے ثابت رہنے اور قائم رہنے کا موجب ہے۔ اور اسی سے ابرار و اتقیاء کے منازل و مدارج میں تفاوت ہوتا ہے۔ کیونکہ حقیقی معرفت کا حصول مخلوقات الٰہی میں غور و فکر کرنے پر منحصر تھا اسی لیے اس کتاب کو عقل رکھنے والوں کی راہنمائی اور ان کے استفادہ کے لیے لکھا گیا۔ اس میں ان حکمتوں اور مصلحتوں کو بیان کیا گیا ہے جن کی طرف قرآن حکیم نے متعدد جگہ ارشاد فرمایا ہے۔

marfat.com

اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل سلیم عطا کی

وحی کے ذریعہ اس کی رہنمائی فرمائی، اور اصحاب نظر اور ارباب عقول کو اپنی مصنوعات میں غور وفکر کی اپنی اپنی استعداد کے مطابق دعوت دی:۔

قل انظر و اما ذا فی السموات والارض (یونس:۱۰۱) — تم فرماؤ دیکھو آسمانوں اور زمین میں کیا ہے۔

وجعلنا من الماء کل شئی حی افلا یومنونo — اور ہم نے ہر جاندار چیز پانی سے بنائی تو کیا وہ ایمان لائیں گے۔

(سورہ انبیاء:۳۰)

اس قسم کی اور بھی متعدد آیت ہیں جن کے معانی میں غور وفکر کرنے سے خدا کی معرفت اور حقیقی عظمت کا علم ہوتا ہے۔ جو سعادت وفلاح کا حقیقی سبب ہے اور جس پر انعامات الٰہی کا مدار ہے۔ اس کتاب میں چند ابواب ہیں اور ہر باب میں مخلوقات الٰہی کی تکوینی حکمتوں اور مصلحتوں کو حتے الامکان وضاحت سے بیان کیا گیا ہے۔ اگر دنیا کی تمام مخلوقات اپنی تمام قوتوں کو صرف کردے کہ کسی ایک مخلوق الٰہی کی تمام حکمتوں کو مکمل بیان کرے تو یہ کام نامکمل رہے گا اور سب عاجز ہوں گے۔

فلفی سر حقیقت نہ تو انست کشود
گشت راز دگر آں راز کہ افشاء کرد

❁❁❁❁❁❁

marfat.com

کائنات میں غور وفکر کی دعوت

افلم ینظرو الی السماء فوقھم کیف بنینھا وزینھا ومالھا من فروج ○ (ق:٦)

تو کیا انھوں نے اپنے اوپر آسمان کو نہ دیکھا ہم نے اسے کیسا بنایا اور سنوارا اور اس میں کہیں رکھنا نہیں۔

دوسری جگہ فرمایا:۔

اللہ الذی خلق سبع سموت ۔ اللہ ہے جس نے سات آسمان بنائے۔

(طلاق:١٢)

جب تم اس جہاں میں غور وفکر کرو گے تو ایسا معلوم ہوگا یہ تمام جہاں ایک مکان ہے جس میں ہماری جملہ ضروریات کی اشیاء موجود ہیں۔آسمان کی نیلگوں چھت ہے اور زمین ہمارے لیے بستر ہے۔یہ سیارے آسمان میں روشنی کے لیے بجلی کے لائیٹوں کے قائمقام ہیں۔جواہرات زمین کے تہ خانوں میں اس طرح سے محفوظ ہیں جیسے قیمتی ذخیروں کو جمع کر دیا گیا ہے اور ہر ایک چیز اپنے اپنے قرینہ سے اپنے مقصد کی تکمیل میں کارفرما ہے۔

اس مکان کا مالک انسان ہے

اور اس مکان کی جملہ اشیاء مالک مکان کی ضروریات کے لیے مہیا کی گئی

marfat.com

ہیں۔ نباتات ہوں یا حیوانات سب اپنے اپنے کام میں مصروف ہیں۔ خالق حقیقی نے آسمان کا رنگ ایسا بنایا ہے جو نگاہ کے لیے موزوں ہے اور قوت بخشتا ہے۔ اگر اس رنگ کے خلاف یہ آسمان شعاعوں اور انوار کا مجموعہ ہوتا تو نگاہوں کو نقصان پہنچاتا کیوں کہ سبز اور نیلے رنگ نگاہ کے لیے مناسب اور سازگار ہے انسان، آسمان کی وسعت و فراخی کو دیکھ کر نفس میں کیف اور سرور حاصل کرتا ہے۔ خصوصاً اس وقت جب کہ ستارے اپنی پوری تابانی کے ساتھ نکلے ہوئے ہوں اور چاند اپنی روشنی سے تمام جہان کو منور کئے ہوئے ہو دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ اپنے شاہی قلعوں میں زیب و زینت کے لیے بہتر سے بہتر سامان مہیا کرتے ہیں اپنے دربار کی چھتوں پر نہایت خوبصورت نقوش و نگار کراتے ہیں جن کو دیکھ کر آنکھوں میں نور اور قلب میں سرور پیدا ہوتا ہے۔ لیکن ان زیبائش و آرائش کی طرف بھی اگر متواتر دیکھا جائے تو آخر کار دل اکتا جاتا ہے اور ایک قسم کی کوفت ہونے لگتی ہے۔ برخلاف آسمان کے قدرتی مناظر و خوبصورتی اور اس کی وسعت اور ستاروں کی چمک دمک کو جتنا بھی دیکھا جائے طبیعت اس سے کبھی گھبرائی نہیں بلکہ قدرت کی کاریگری اور اس کی صنعت کو دیکھ کر انسان کے دل میں اللہ کی عظمت اور اس کے کمال و قدرت کا سکہ بیٹھ جاتا ہے اور وہ دل کی گہرائی سے بے ساختہ پڑھنے لگتا ہے کہ۔

ربنا ما خلقت هذا ابا طل

"اے رب ہمارے تو نے یہ بے کار نہ بنایا"

اسی لیے حکما نے کہا ہے کہ جب تو رنجیدہ ہو تو آسمان کی طرف دیکھ کر خدا کی

marfat.com

قدرت اور اس کی صنعت میں اپنا دل بہلا کیونکہ یہ تیرے رنج و غم کو دور کرنے کے لیے کافی سامان ہے اور ستاروں کو دیکھ اور پھر ان کی برکتوں اور فائدوں پر نظر کر کہ دنیا والے کس طرح ان سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور سمندر کی تاریک اور اندھیری راتوں میں یہ ستارے مسافروں کی کیسی رہ نمائی کرتے ہیں۔ اور بعض حکماء اس کے بھی قائل ہیں کہ ستاروں میں جانے کے لیے راستے بنے ہیں۔ کسی حکیم نے کہا ہے کہ۔

آسمان کی طرف نظر کرنے سے دس فائدے حاصل ہوتے ہیں

۱۔ انسان کا رنج و غم دور ہوتا ہے۔ ۲۔ برے خیالات دور ہوتے ہیں۔

۳۔ خوف و ہراس دل سے جاتا رہتا ہے۔ ۴۔ خدا کی یاد تازہ ہوتی ہے۔

۵۔ خدا کی عظمت دل میں پیدا ہوتی ہے۔ ۶۔ فاسد تفکرات دور ہوتے ہیں۔

۷۔ سوداوی امراض کو فائدہ ہوتا ہے۔ ۸۔ مشتاق دلوں کو تسلی و سکون ہوتا ہے۔

۹۔ عشق الٰہی کے بیماروں کو شفا ہوتی ہے۔ دعا کرنے والوں کی دعاؤں کا مرکز و قبلہ ہے

marfat.com

سورج جہان کو روشن کر دیتا ہے

وجعل الشمس سراجا. (نوح:١٦)

اور سورج کو چراغ (بنایا)۔

اللہ تعالیٰ نے جن حکمتوں اور کاموں کے لیے آفتاب کو پیدا فرمایا ہے۔ اس کا مکمل علم تو خدا کے سوا کسی کو نہیں۔ ہم اپنی قدرت ونظر کے مطابق جتنا جانتے ہیں یہاں لکھتے ہیں آفتاب کی حرکت سے رات اور دن کا قیام ہے۔ اگر یہ نہ ہوتو دین کے بہت سے کاموں کا نظام درہم برہم ہو جائے۔ اور دنیا کے بھی بہت سے کام خراب ہو جائیں۔ روزگار اور معاش کی طلب وسعی میں بڑی دشواری ہو جائے گی۔ اگر ساری دنیا میں اندھیرا ہی اندھیرا ہوتو روشنی سے آنکھیں کیوں کر لذت اٹھا سکتی ہیں۔ اور اشیاء کے مختلف رنگ کا امتیاز کیوں کر ممکن ہوگا۔ انسانی جسم کو راحت وآرام کیوں کر نصیب ہوگا بلکہ معدے میں غذا کی ہضم کا نظام بھی بگڑ جائے گا۔

اگر سورج غروب نہ ہوتو

اسی طرح اگر روشنی ہی روشنی ہو اور آفتاب غروب نہ ہو تب بھی بڑی دشواریاں پیدا ہو جائیں گی رات میں انسان آرام کر کے اپنے دن بھر کے تھکے ماندے جسم کو راحت پہنچا کر دوسرے دن کام کرنے کے قابل بنا تا ہے۔ اگر

marfat.com

رات نہ ہو تو ایک طرف کام کرنے کی حرص و آز نفس میں بڑھے گی اور دوسری طرف آرام نصیب نہ ہونے سے جسم میں نئی اور تازہ قوت نہ ہوگی۔ اس سے قوت میں کمزوری اور بدن کے انتظام میں خرابی کا پیدا ہو جانا یقینی ہے۔ اور یہ اسباب انسان کی بیماری کے لیے کافی ہیں۔ اسی طرح وہ جانور جو دن بھر کام کر کے رات کو کام چھوڑ کر آرام کرنے کے لیے باندھ دیئے جاتے ہیں تاکہ رات بھر آرام کر کے پھر دوسرے دن کام کرنے کے قابل ہو جائیں۔ ان کا حال بھی خراب ہو جائے گا۔

زمین میں گرمی کا پیدا ہونا

ادھر آفتاب غروب نہ ہونے اور متواتر نکلے رہنے سے زمین اتنی گرم ہو جائے گی کہ زمین پر بسنے والے انسان و جانور اس گرمی کی شدت سے ہلاک ہو جائیں گے۔ سورج کا طلوع و غروب دونوں ہی اپنی اپنی جگہ پر بڑی مصلحت و حکمت پر مبنی ہیں۔ انسان نیز دوسری مخلوق کا سکون و راحت اسی میں مضمر ہے۔ جس طرح کہ انسان بجلی کی متواتر روشنی سے گھبرا کر روشنی کو بند کر کے آرام حاصل کرتا ہے اور جب طویل تاریکی سے دل اکتا جاتا ہے تو روشنی کر کے اپنی اضطرابی کیفیت کو تسلی دیتا ہے اور جیسا کہ انسان آگ سے کھانا وغیرہ تیار کر کے خود نفع اٹھاتا ہے۔ پھر دوسروں کو دے دیتا ہے کہ اب وہ اس سے اپنا کھانا وغیرہ تیار کر لیں۔ اور دوسرا تیسرے کو تیسرا چوتھے کو اسی طرح نظام عالم قائم ہے۔ روشنی اور تاریکی،

marfat.com

سردی اور گرمی دونوں ملکر ہی ہمیں پورا پورا فائدہ پہنچاتے ہیں۔

اس کی طرف اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں اشارہ فرمایا ہے۔

قل ارأیتم ان جعل الله علیکم اللیل سرمد الی یوم القیمة من اله غیر الله یاتیکم بضیاء. افلا تسمعون. (القصص: ۷۱)

تم فرماؤ! بھلا دیکھوتو اگر اللہ ہمیشہ تم پر قیامت تک رات رکھے تو اللہ کے سوا کون خدا ہے جو تمہیں روشنی لا دے تو کیا تم سنتے نہیں۔ (کنز الایمان)

پس جس طرح آفتاب کے طلوع وغروب میں حکمتیں ہیں اسی طرح اس کے تقدم وتاخر یعنی تغیر موسم کے اعتبار سے اس کے طلوع وغروب میں اوقات و مقام کا تغیر وتبدل اس میں بھی بڑی حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ نباتات وحیوانات کا بہت کچھ نظام آفتاب کی اسی تقدیم وتاخیر سے طلوع وغروب ہونے پر موقوف ہے فصلوں کا پکنا اور غلہ کا اور پھلوں کا اپنے وقت پر تیار ہو جانا بھی اسی پر موقوف ہے اور شب وروز کا موسم کے لحاظ سے کم وبیش ہونا بھی اسی حکمت پر مبنی ہے۔ اگر طلوع وغروب ایک مقررہ وقت پر ہی ہوا کرے تو رات دن میں یہ کمی بیشی کیونکر ہو سکتی ہے۔ انسان کی افتادِ طبیعت بھی کچھ اسی طرح ہے کہ وہ ہر گھڑی تبدیلی کو پسند کرتی ہے۔ اور اس سے لطف اٹھاتی ہے۔

کل جدید لذیذ "ہر نئی چیز مزیدار ہوتی ہے"

اوقات کا پہچاننا اور پھر اس کے مطابق اپنے کاموں کو ترتیب دینا وغیرہ یہ

marfat.com

سب امور اسی آفتاب کے طلوع و غروب پر منحصر ہیں۔ دیکھو خدا نے رات کو راحت وسکون کا سبب اور دن کو طلب معاش کسب و معشیت کے لیے کس حکمت و مصلحت سے بنایا ہے پھر سال میں موسموں کا تبدیل ہونا اور ان موسموں میں آب و ہوا کے اثرات میں تبدیلیاں یہ سب آفتاب ہی کی برکتوں کا ثمرہ ہیں اور آب و ہوا میں سردی و گرمی اور رطوبت کے اثرات شجر و نباتات اور ان کے پھلوں اور پھلولوں پر پڑتے ہیں۔ اور آفتاب کے طلوع و غروب اور موسم کے تغیر و تبدل اور اس کے اثرات ہی سے بادلوں کا پیدا ہونا اور وقت پر بارش کا ہونا موقوف ہے جو انسانات، حیوانات اور نباتات کے نشاۃ ثانیہ کا موجب ہے۔ انسان کی طبیعتوں میں اختلافات بھی اس کی برکات کا سبب ہے۔ مزاج میں کمی وبیشی اور اعتدال کا پیدا ہونا اس کا دارومدار بھی اسی پر ہے۔ غرض کہ امراض کا پیدا ہونا اور دوسرے موسم کے آنے سے امراض کا جاتا رہنا بدنوں میں قوت پیدا ہونا اور کاموں میں ازسرنو جدوجہد جذبہ کامل پیدا ہونا یہ بھی اسی کے ثمرات ہیں۔ یہ سب اپنی اپنی جگہ اپنے اپنے اوقات پر تدریجی طور پر کام جاری ہیں۔ جس میں بیش بہا حکمتیں و مصلحتیں کشیدہ ہیں۔ جن پر نظر و غور وفکر سے اس صانع وحکیم کی کاریگری کی داد دینا پڑتی ہے۔ کہ اس نے کمال قدرت اور نہایت حکمت سے کیسا نظام عالم بنایا ہے۔

فتبارک اللہ احسن الخالقین○ (مومنون:۱۴)

''تو بڑی برکت والا ہے اللہ سب سے بہتر بنانے والا'' (کنزالایمان)

marfat.com

سورج کا برجوں میں داخل ہونا

پھر آفتاب کا برجوں میں جانا۔ جس سے سال کے دوروں کا قیام ہے اور اسی سے موسم گرما موسم سرما ربیع وخریف چاروں موسم کا پیدا ہونا موقوف ہے اور اسی سے مال کا حساب اور مہینوں اور دنوں کا شمار اور چیزوں کی مدتوں اور عمروں کا علم اسی پر موقوف ہے۔

آفتاب کا عجیب راز

تمام جہان پر آفتاب کے بلند ہونے پر نظر کرو۔ خدا نے کس بلیغ حکمت سے اس کو بلند کیا ہے۔ اگر ایک ہی جگہ پر وہ قائم ہوتا تو اس کی شعاعوں سے زمین کے ایک ہی حصہ کو فائدہ ہوتا باقی حصے اس کے فیض سے ہمیشہ کے لیے محروم ہوتے اور پھر اس کے اثرات وثمرات بھی تمام جہان کو یکساں طور پر نہیں پہنچ سکتے تھے۔ اس کی روشنی ہمیشہ ایک ہی طرف پر پڑتی اور دوسری طرفیں اس سے محروم رہتیں۔ یہ خدا کی بلیغ حکمت ہے کہ اس نے آفتاب کو متحرک بنایا طلوع ہوتے وقت جن اطراف واکناف میں اس کی روشنی پڑتی ہے غروب ہوتے وقت وہاں سایہ ہوتا ہے اور جو حصہ طلوع ہوتے وقت روشنی سے محروم تھے۔ اب غروب ہوتے وقت وہ بھی اس کی روشنی سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ اس طرح سے آفتاب کا فیض سب کو یکساں طور پر حاصل ہوتا ہے۔

marfat.com

اب رات و دن کی مقداروں پر نظر کرو۔ خدا نے کس خوبی سے اس کا نظام رکھا ہے جس میں عالم کی فلاح و بہبود مدنظر ہے۔ کہ اگر ذرا بھی اس میں فرق آ جائے تو اس کا بڑا اثر زمین پر بسنے والی تمام مخلوقات کو کم و بیش پہنچے گا۔ خواہ وہ حیوانات ہوں یا نباتات، حیونات کو لیجئے کہ جب تک وہ دن کی روشنی دیکھتے رہیں گے کام میں لگے رہیں گے حتیٰ کہ ان کی قوت کمزور پڑ جائے گی۔ چوپائے چرنے سے باز نہیں آئیں گے۔ حد سے کسی چیز کا بڑھنا اس کی ہلاکت کا موجب ہوتا ہے نباتات کو ذرا دیکھئے۔ آفتاب کی حرارت اگر متواتر ان پر رہے گی تو نباتات خشک ہو کر جل جائے گی۔ اور یہی حال رات کے برابر رہنے کا ہے۔ اگر دن نہ ہو اور رات ہی رہے تو حیوانات وانسان طلب معاش اور کسب معشیت میں اختلال کا موجب ہوگی۔ اور طبعی حرارتیں سرد پڑ جانے سے نباتات وحیوانات کے فساد و تلف ہو جانے کا سبب ہوگا۔ جس طرح کہ اس مقام پر نباتات کا حال ہوتا ہے۔ جہاں آفتاب کی روشنی وگرمی پہنچنے کا بندوبست نہ کریں۔ اور اس کی شعاعوں کے اثرات کو وہاں تک نہ پہنچنے دیں۔

marfat.com

چاند ستاروں سے آسمان کی سجاوٹ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

تبارک الذی جعل فی السماء بروجا و جعل فیھا سراجا وقمرا منیرا ○	بڑی برکت والا ہے وہ جس نے آسمان میں برج بنائے اور ان میں چراغ رکھا اور چمکتا چاند۔ (کنزالایمان)

(سورۃ الفرقان: ۶۱)

اس حکیم مطلق نے جب رات کو وجہ سکون و راحت بنایا۔ ہوا کو خوشگوار ٹھنڈا کر دیا۔ تو اس نے رات کو تاریک اور مطلق ظلمت نہیں رکھا۔ ورنہ رات کی تاریکی میں انسان اپنے ان کاموں کو کیونکر انجام دیتا جن کے انجام دینے میں وہ روشنی کا محتاج ہے۔ کیوں کہ شدت گرمی یا تنگئی وقت کی وجہ سے کبھی اس کو راتوں کو اپنے دن کے کام انجام دینا ہوتے ہیں۔ تو چاند کی روشنی سے اس کو بڑی مدد ملتی ہے اور چاند کو ٹھنڈی اور خوشگوار روشنی سے جو بعض راتوں میں اپنی پوری تابانی سے پھیلی ہوتی ہے۔ انسان کو اس سے نشاط و فرحت حاصل ہوتی ہے۔ اور ان راتوں میں جب چاند کی روشنی پوری نہیں ہوتی۔ ستاروں کی روشنی سے وہ کمی پوری ہو جاتی ہے۔

marfat.com

ستاروں سے آسمان کی رونق دوبالا ہو جاتی ہے

اس کے علاوہ چاند ستاروں سے آسمان کی رونق دوبالا ہو جاتی ہے۔ دیکھنے والے کو ایک فرحت وانبساط حاصل ہوتا ہے۔ خدا کی اس حکمت کو دیکھو کہ اس نے کس خوبی سے رات کی تاریکی کو چاند ستاروں کی ٹھنڈی اور خوشگوار روشنی سے دور کیا۔ تاکہ انسان اپنی ضرورتوں کو پورا کر سکے۔

پھر چاند کی نقل وحرکت پر سالوں اور مہینوں کا علم کس طرح موقوف کیا ہے یہ اللہ کی بڑی مصلحت وحکمت ہے۔ ستاروں میں روشنی کے علاوہ اور بھی بہت سی حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ زراعت وکاشت کا بہت کچھ معاملہ چاند وستاروں پر موقوف ہے۔

بحر وبر کے مسافرین کے لیے رہ نمائی کا بڑا سبب ہے۔ بڑے بڑے تاریک جنگلوں میں رات کی تاریکی میں سفر کرنا اور اسی طرح سمندر کی تاریک راتوں میں راستہ کا معلوم کرنا انہیں سیاروں کے وجود پر موقوف ہے۔

وھو الذی جعل لکم النجوم لتھتدو بھا فی ظلمت البر والبحر قد فصلنا الایت لقوم یعلمون . (انعام:۹۷)

اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے تارے بنائے کہ ان سے راہ پاؤ خشکی اور تری کے اندھیروں میں ہم نے نشانیاں مفصل بیان کر دیں علم والوں کے لیے۔

(کنز الایمان)

marfat.com

آفتاب کی طرح ماہتاب کے طلوع غروب اور آنے جانے میں اور پھر اس کے پہلے دن طلوع ہونے اور کم وبیش ہونے اور بعض راتوں میں اس کے غائب ہونے اور بعض اوقات اس کے کسوف بے نور ہوتے ہیں۔ جو جو حکمتیں پوشیدہ ہیں جو قدرت الٰہی پر دلائل ہیں۔ ان کا احاطہ کون کر سکتا ہے؟

پھر آسمان کا ان ستاروں کے ساتھ ہر شب و روز سرعت سے حرکت کرنا۔ جس کو ہم خود بھی طلوع غروب کے وقت مشاہدہ کرتے ہیں۔ اگر یہ حرکت اس سرعت سے نہ ہوتی تو یہ رات و دن کے ۲۴ گھنٹہ کی طویل مسافت کیونکر پوری ہوتی۔ اگر خدائے تعالیٰ چاند کو ہم سے اتنا بلند نہ رکھتا جس سے ہم اس کی شدت رفتار کو محسوس نہیں کر سکتے تو یقیناً اس کی حرکت کی سرعت رفتار سے ہماری آنکھیں خیرہ ہو جائیں۔ جس طرح کہ کبھی کبھی خلا میں بجلی کے چمکنے سے ہم محسوس کرتے ہیں۔ اور اس حکمت سے بھی اس نے ہم سے اتنا دور اور بلند رکھا ہے۔ کہ قریب محسوس ہونے سے ایسے حادثات نہ پیدا ہوں جن کے ہم متحمل نہ ہوں۔ اس لیے ایک خاص انداز اور مقدار پر اس نے بنایا۔

کبھی کبھی نمودار ہونے والے ستارے

ان ستاروں پر نظر کرو جو سال کے بعض ایام میں پوشیدہ رہتے ہیں۔ اور بعض ایام میں طلوع جیسا کہ ثریا جوزاء اور شعریٰ اگر یہ ہمیشہ ایک وقت میں نکلتے رہتے۔ تو انسان کو وہ فوائد حاصل نہ ہوتے جو اس موجودہ صورت میں حاصل

marfat.com

ہیں ۔ اور انہیں فوائد و مصالح انسانی کے پیش نظر اس نے نبات نعش (سات ستاروں کے مجموعے کو کہتے ہیں) کو ہمیشہ نکلا ہوا بنایا ہے جو کسی وقت غائب نہیں ہوتی کہ وہ بمنزلہ نشانات و دلائل کے ہے مسافروں کو رات کی تاریکی میں اس سے بڑی مدد ملتی ہے۔ اس طرح سے اگر یہ ستارے ایک جگہ پر ٹھہرے ہوئے خدا بناتا جو حرکت نہ کرتے اور ہر برج میں سے ہو کر نہ گذرتے تو پھر ایک مقام سے دوسرے مقام پر منتقل ہونے میں جوان سے دلالت و ہدایت کا کام لیا جاتا ہے اس سے ہم محروم ہو جاتے جس طرح کہ ہم چاند و سورج کے اپنے اپنے منازل و برجوں میں منتقل ہونے سے فوائد حاصل کرتے ہیں ۔ بالکل اسی طرح جیسا کہ زمین پر سفر کرنے والا راستہ کی منازل و مدراج میں ہو کر گذرنے میں اپنے لیے سہولت و فائدے حاصل کرتا ہے۔

کہ آسمان اور آسمان کے یہ تمام سیارے اس عالم پر سال کے چاروں فصلوں میں اس لیے گردش کرتے ہیں کہ اس میں حیوانات و نباتات و دیگر مخلوقات کے ہزاروں فوائد اور ان کی مصلحتیں مضمر ہیں۔

اس خالق کا یہ کمال قدرت ہے

اس نے آسمان کو ایسا بلند، ایسا خوشنما اور مستحکم اور ثابت بنایا ہے کہ صدیاں گزر جانے پر بھی اس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل محسوس نہیں کہ اس کا ادنیٰ سا تغیر بھی اہل زمین کے ایک بڑے تغیر و تبدل کا موجب ہوتا ۔ اور نظام عالم میں بڑا

marfat.com

انقلاب پیدا ہو جاتا کیوں کہ زمین کا نظم ونسق آسمان کے ساتھ کچھ اس طرح سے وابستہ ہے اور خدا کی یہ بڑی قدرت ہے کہ نظام عالم ایک نہج پر اسی طرح جاری اور ساری ہے۔ سبحان العلیم القدیر۔

marfat.com

زمین کو فرش کی طرح بچھایا گیا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

والارض فرشنها فنعم المهدون. (الذریت:۴۸)	اور زمین کو ہم نے فرش کیا ہم کیا ہی اچھے بچھانے والے (کنزالایمان)

خدا تعالیٰ نے زمین کا کیسا اچھا بستر بچھایا ہے۔ جس پر ہم آرام کرتے ہیں اس بستر کے بغیر ہمارے لیے رہنا دشوار تھا۔ پھر ہمارے لیے زندگی کی تمام ضروریات کھانے پینے کے سامان کے لیے زمین کو خزانہ بنایا۔ ہماری ضرورت کی تمام چیزیں زمین سے حاصل ہوتی ہیں۔ سردی اور گرمی سے حفاظت بھی زمین پر رہ کر کر سکتے ہیں۔ اور بدبودار چیزیں اور مردار جن کے تعفن کی وجہ سے ہمیں سخت تکلیف ہوتی ہے۔ ایسی چیزوں کو زمین میں دفن کر کے ہم ان کی خراب ہوا کے اثر سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

الم نجعل الارض كفاتا احياء واموا تا. (مرسلات:۲۶،۲۵)	اور کیا ہم نے زمین کو جمع کرنے والی تمہارے زندوں اور مردوں کو۔ (کنزالایمان)

ہمارے لیے زمین پر راستے بنائے

تا کہ ہم اپنے لیے ضروری سامان لانے لیجانے کے لیے سفر کریں۔ اور

marfat.com

ایک دوسرے کی ضرورتوں کو پورا کرسکیں۔ اس طرح سے ہمارے جانوروں کے لیے چارہ وغیرہ بھی زمین ہی سے حاصل ہوتا ہے۔ ہماری کھیتی باڑی بھی زمین پر ہوتی ہے ان تمام چیزوں میں ہم زمین کے محتاج ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے اس قول میں ہمیں متنبہ کیا ہے:۔

اخرج منها ماء ها ومرعاها ٥ — اس میں سے اس کا پانی اور چارہ نکالا اور

والجبال ارسها ٥ متاعا لکم — پہاڑوں کو جمایا تمہارے اور تمہارے

ولانعامکم ٥ — چوپاؤں کے فائدے کو۔

(النزعت: ۳۱،۳۲،۳۳)

زمین کو نرم اور ہماری ضرورتوں کے مناسب پیدا فرما کر اس نے ہم کو اختیار دیا کہ ہم زمین کو اپنی ضرورتوں کے لیے استعمال کریں۔ اس پر بیٹھیں آرام کریں سوئیں اپنے کام کے لیے ایک جگہ سے دوسری جگہ سفر کریں۔ یہ سب آسانیاں اس لیے حاصل ہیں کہ زمین کو ہمارے حسب حال بنایا ہے۔ کیوں کہ اگر یہ زیادہ نرم اور متحرک ہوتی تو ہم اس پر نہ مکانات بنوا سکتے نہ کھیتی باڑی کر سکتے نہ اس پر ٹھہر سکتے۔ نہ آرام کر سکتے تھے۔ جیسے کہ زلزلوں کے جھٹکوں سے ہم ڈر جاتے ہیں۔ اور اس سے ڈر کر ہم اپنا کوئی کام بھی نہیں کر پاتے۔ کیوں کہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ اپنے نافرماں بندوں کی تنبیہ کے لیے اور ان کو راہ راست پر لانے کیلئے کبھی کبھی اپنی قدرت اس طرح سے ظاہر فرماتا ہے یہ بھی خدا کی بڑی حکمت ہے۔

marfat.com

جس طرح خدا نے زمین کو مناسب نرم بنایا ہے اسی طرح اس نے مناسب خشک اور سرد بنایا ہے۔ اور اگر زیادہ خشک پتھر جیسی سخت بنا دیتا تو ہم کاشت کے لیے اور مکانات کے لیے اس کو کیوں کر استعمال کر سکتے تھے۔ اس لیے اس نے کمال حکمت سے اس کو مناسب نرم اور خشک سرد بنایا کہ زمین پر رہنے والوں کے استعمال کرنے میں سہولت ہو۔

زمین کی پیدائش میں عجیب حکمت

پھر اس نے اپنی حکمت سے شمالی حصہ کو جنوبی حصہ سے قدرے بلند بنایا کہ پانی ایک طرف سے بہہ کر دوسری طرف جا سکے۔ اور اس طرح سے حیوانات کو فائدہ اٹھانے کا موقع مل سکے۔ اور آخر میں وہ پانی سمندر میں جا کر گر جائے اگر ایسا نہ ہوتا یعنی زمین ایک طرف سے ذرا بلند اور دوسری طرف سے ذرا نشیب میں نہ ہوتی تو پانی سطح زمین پر رک کر اس کو سمندر بنا دیتا۔ اور آمد و رفت بند ہو جاتی۔ لوگوں کے کاموں میں بڑا حرج واقع ہوتا۔ جیسا کہ ہم سیلاب کے زمانے میں پریشانیوں اور تکلیفوں کو محسوس کرتے ہیں۔

اب زمین کے اندرون کی طرف ذرا غور کرو۔ خدا نے اس کے اندر کیسے کیسے خزانے پوشیدہ رکھے ہیں۔ کہیں جواہرات کی کانیں ہیں تو کہیں سونے چاندی کے خزانے کہیں یاقوت و زمرد کے ذخیرے کہیں لوہے تانبے سیسے گندھک ہڑتال، سنگ مرمر، چونا، سیمنٹ، ٹرولی وغیرہ کے بڑے بڑے خزانے اگر تفصیل

marfat.com

سے ان کو لکھا جائے تو اس کے لیے کافی وقت اور صفحات کی ضرورت ہوگی ان تمام خزانوں اور ذخیروں کو ہم اپنی ضرورتوں میں استعمال کرتے ہیں اور کس کس طرح سے یہ چیزیں ہمارے کام آتی ہیں۔

اگر زمین پہاڑ کی طرح بلند اور سخت ہوتی تو ہم اس سے خاطر خواہ نفع حاصل نہ کر سکتے۔ خدا نے اپنی حکمت سے سطح ہموار حسب ضرورت نرم و سرد اور خشک بنایا کہ ہم اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھائیں۔ زمین کے پہاڑ کی طرح بلند و سخت ہونے میں ہم کاشت کے لیے اسے کیوں کر استعمال کر سکتے تھے۔ کیوں کہ کاشت اسی زمین پر ہو سکتی ہے کہ زمین نرم ہو اور ہموار بھی ہوتا کہ ضرورت پر پانی کو پی سکے۔ اور نرم و نازک پودے زمین کے نرم سینے کو چاک کر کے باہر آسکیں۔ اور وہ نرم و نازک پودے جب تناور درخت ہو کر زمین پر قائم ہوں تو درختوں کی جڑیں اور نرم و نازک ان کی رگیں زمین کی گہرائی میں چاروں طرف پھیل کر درخت کو قائم رکھنے میں مددگار رہوں اور اس کو سرسبز و شادات کرنے میں زمین سے اپنی خوراک حاصل کر کے درخت کو سیراب کر سکیں اور اس کو قائم رکھ سکیں۔

زمین کے نرم ہونے میں حکمت

زمین کے نرم ہونے میں جہاں اور بہت سی مصلحتیں اور حکمتیں ہیں ایک یہ بھی ہے کہ اس میں آسانی سے جہاں ہم چاہتے ہیں کنویں کھود لیتے ہیں اگر زمین

marfat.com

پہاڑ کی طرح سخت ہوتی تو کنویں کھودنے میں بڑی دشواری ہوتی۔اس طرح سے ہمارے سفر کرنے میں بھی بڑی دشواری ہوتی کیوں کہ پتھروں میں راستوں کا بنانا بڑا سخت کم ہے اور راستوں کے موجود نہ ہونے سے اوران کے متعین نہ ہونے سے ہمارے لیے سفر کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

هو الذی جعل لكم الارض ذلولا فامشوا فی مناكبها وكلوا من رزقه واليه النشور ٥ (الملک:۱۵)

وہی ہے جس نے تمہارے لیے زمین نرم کر دی تو اس کے راستوں میں چلوں اور اللہ کی روزی میں سے کھاؤ اور اسی کی طرف اٹھنا ہے۔

(کنزالایمان)

وجعلنا فيها فجاجا سبلا لعلهم يهتدون . (انبیاء:۳۱)

اور ہم نے اس میں بہت وہ راہیں رکھیں کہ کہیں وہ راہ پائیں۔

منجملہ اور فوائد کے بڑا فائدہ یہ ہے کہ ہم اپنے مکانات کے بنانے میں اس کی مٹی کو باآسانی استعمال کر سکتے ہیں۔اینٹیں بناتے ہیں گارے کے لیے استعمال میں لاتے ہیں اور برتن وغیرہ دوسری بہت سی ضروری چیزیں تیار کرتے ہیں۔

جن مقامات پر زمین سے نمک، پھٹکری، ابرق اور گندھک وغیرہ نکلتی ہے

marfat.com

وہاں کی مٹی زیادہ نرم ہوتی ہے اور نرم زمین میں طرح طرح کی نباتات پیدا ہو سکتی ہے سخت اور پہاڑی زمین میں یہ نہیں ہوسکتی اور زمین کے نرم ہونے سے بہت سے جانور اپنے رہنے کے ٹھکانے بناتے ہیں۔ حشرات الارض کے رہنے کے لیے سوراخ اور بل اور کھوئیں زمین ہی میں ہوتی ہیں اور یہ سب آسانی زمین کے نرم ہونے کی وجہ سے ہے۔ کانوں کا زمین کے اندر پیدا فرمانا خدا کی بڑی حکمتوں میں سے ہے جس کا ذکر خدا تعالیٰ نے اپنے بندے حضرت سلیمان علیہ السلام پر بطور احسان فرمایا ہے۔

''اور ہم نے ان کے لیے تانبہ کا چشمہ بہادیا''

یعنی ہم نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو تانبے سے تمتع حاصل کرنے کے لیے طریقوں کو آسان کر دیا۔ اور ان کو اس کی کان (خزانہ) پر مطلع کیا اور اسی طرح سے اپنے بندوں پر امتناناً ایک جگہ ارشاد فرمایا۔

وانزلنا الحدید فیہ باس شدید ومنافع للناس.	اور ہم نے لوہا اتارا اس میں سخت آنچ اور لوگوں کے فائدے۔
(حدید)	(کنز الایمان)

اس مقام پر نزول کا مفہوم خلق ہے یعنی پیدا کرنا جس طرح کہ دوسری جگہ لفظ انزول سے خلق کے معنی کو مراد لیا گیا۔ جیسے ایک جگہ فرمایا۔

وانزلنا لکم من الانعام.	خدا نے تمہارے فائدے کے لیے مویشی پیدا فرمائے۔

marfat.com

حضرت سلیمان کے حق میں آیت میں انزلنا ارشاد فرمایا ہے۔ اس کے معنی اسطرح ہیں کہ ہم نے پیدا فرمایا اور ان پوشیدہ خزانوں سے سونا وغیرہ معدنیات کو نکال کر اپنے کاموں میں لانے کے طریقوں کی تعلیم دی کہ ان معدنیات کو کس کس کام میں کیوں کر لایا جا سکتا ہے۔ شیشہ سے نفیس برتن تیار کیے جا سکتے ہیں۔ جن میں اپنی ضروری چیزوں کو طویل مدت تک کے لیے محفوظ رکھا جا سکتا ہے۔

ان کانوں سے سرمہ، سومیا، سلاجیت وغیرہ مفید چیزوں کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔ جو ہمارے بہت سے کام آتی ہے۔

اس کی بڑی حکمت یہ ہے کہ اس نے زمین پر پہاڑوں کو قائم فرما کر زمین کو مستحکم کر دیا۔ جیسا کہ اس نے ارشاد فرمایا:۔

والجبال ارسھاo (النزعت:۳۲)	اور پہاڑوں کو جمایا۔ (کنز الایمان)
والقی فی الارض رواسی ان تمید بکم. (لقمان:۱۰)	اور زمین میں ڈالے لنگر کہ تمہیں لے کر نہ کانپے۔ (کنز الایمان)
وانزلنا من السمآء مآء بقدر فاسکنه فی الارض وانا علی ذھاب به لقدرون. (مومنون:۱۸)	اور ہم نے آسمان سے پانی اتارا ایک اندازے پر پھر اسے زمین میں ٹھہرایا اور بے شک اس کے لے جانے پر قادر ہیں۔ (کنز الایمان)

اس حکیم مطلق نے زمین پر پہاڑوں کو بنایا۔ جن کے تمام فائدوں اور

marfat.com

مصلحتوں کو بجز خدا کے کوئی نہیں جانتا۔ منجملہ ان حکمتوں کے یہ ہے کہ خدا آسمان سے پانی برساتا ہے۔ جو حیوانات و نباتات کی زندگی و تازگی کا سبب ہے۔ اگر زمین پر پہاڑ نہ ہوتے تو ہوا اور سورج کی گرمی پانی کو خشک کر دیتی اور اس صورت میں زمین کو کھود کر مشقت کے بعد پانی حاصل ہو سکتا۔ خدا نے بڑی حکمت سے پہاڑوں کو زمین پر پیدا کیا۔ جن کے اندر پانی کے بڑے بڑے ذخیرہ جمع ہو کر تھوڑا تھوڑا کر کے چشموں اور نہروں اور دریاؤں کی شکل میں پانی بہتا ہے اور اس طرح زمین کے دور دراز کے مقامات تک کو سیراب کرتا ہے اور یہ پانی گرم موسم میں اور بھی قابل قدر ہوتا ہے اور اس زمانے تک اس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں کہ بارش کا زمانہ شروع ہو اور جن پہاڑوں پر برف کی شکل میں پانی کے خزانے کو محفوظ کر دیا جو سورج کی گرمی سے تھوڑا تھوڑا حسب ضرورت پگھل کر ندیوں نالوں اور نہروں میں جا کر زمین اور اہل زمین کو سیراب کرتا ہے۔ پہاڑوں پر کہیں کہیں بڑے بڑے حوض بھی ہوتے ہیں۔ جہاں پانی جمع رہتا ہے اور ضرورت پر اس سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔ جس طرح کہ غلہ کے بڑے بڑے ذخیروں اور گوداموں سے ضرورت کے وقت غلہ حاصل کیا جاتا ہے۔

پہاڑوں پر درخت اور جڑی بوٹیاں

علاوہ اس کے پہاڑوں پر بعض خاص قسم کے درخت اور جڑی بوٹیاں پائی جاتی ہیں جو اور کہیں دستیاب نہیں ہوتیں۔ پہاڑوں پر نہایت بلند درخت پائے

marfat.com

جاتے ہیں۔ جن کی لکڑی عمارتوں اور کشتیوں کے بنانے میں خاص کر استعمال کی جاتی ہے۔ یہ لکڑی دوسرے درختوں سے حاصل نہیں ہو سکتی۔ پہاڑوں پر ایسے پر فضا اور شاداب مقامات ہیں کہ وہاں جا کر لوگ اپنے فرصت کے ایام گزارتے ہیں۔ اور صرف انسانوں کے لیے نہیں بلکہ چوپاؤں اور دوسرے جانوروں کے لیے بھی وہاں سامان خورد ونوش اور آرام کرنے کے پر فضا مقامات بنے ہوتے ہیں۔ شہد کی مکھیوں کے لیے خاص کر وہ جگہ مخصوص ہے جہاں وہ اپنے گھر بناتی ہیں اور انسان بھی گرمی کے موسم میں تفریح کے لیے جاتے ہیں۔ اور اپنے مردوں کی لاشوں کو محفوظ رکھنے کے لیے وہاں دفن کرتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

منجملہ دیگر فوائد یہ بھی ہیں کہ پہاڑوں پر راستوں کی شناخت کے لیے بڑے بڑے نشانات نصب کرتے ہیں۔ مسافروں کو اثنائے سفر میں ان نشانات سے بڑی مدد ملتی ہے۔

ایک یہ بھی بڑا فائدہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے لشکر اور جماعتیں جو اپنے مقابل سے نہیں لڑ سکتے۔ وہ پہاڑوں پر پناہ لیتے ہیں۔ اور پہاڑوں کو قلعہ کی جگہ استعمال کر کے اپنے کو دشمن سے محفوظ سمجھتے ہیں۔

زمین میں سونے چاندی کے خزانوں کو محفوظ کیا

خدا کی حکمت کو دیکھو کہ اس نے کس حکمت سے زمین میں سونے چاندی کے خزانوں کو محفوظ کیا ہے۔ اور پھر خاص انداز سے اس کو پیدا فرمایا ہے اور پانی

marfat.com

کی طرح سونے اور چاندی کو وافر نہیں پیدا کیا۔ اگر چہ اس کی قدرت میں یہ بھی تھا کہ پانی کی طرح ان چیزوں کو بھی اتنا ہی کثیر مقدار میں پیدا فرما دیتا۔ یہ بھی اس کی بڑی حکمت اور مصلحت ہے کہ اور مخلوق کی فلاح و بہبود اس انداز پر موقوف ہے جس کا علم سوائے اس کے کسی کو نہیں۔

اس نے فرمایا ہے:۔

وان من شئی الاعند ناخزائنه وما ننزله الابقدر معلوم۔ (الحجر:۲۱)

اور کوئی چیز نہیں جس کے ہمارے پاس خزانے نہ ہو اور ہم اسے نہیں اتارتے مگر ایک معلوم اندازے سے۔ (کنزالایمان)

❁❁❁❁❁❁

marfat.com

سمندر کی پیدائش کی حکمتیں

اللہ تعالیٰ فرمایا ہے۔

وھو الذی سخر البحر لتاکلوا منہ لحما طریا۔ (النحل:۱۴)

اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے دریا مسخر کیا کہ اس میں سے تازہ گوشت کھاتے ہو۔

خدا تعالیٰ نے سمندر کو پیدا فرمایا اور اس کے کثیر منافع اور فوائد کی وجہ سے اس کو بہت وسیع کیا اور زمین کے اطراف و جوانب میں اس طرح پھیلا دیا۔ کہ زمین کا خشک حصہ اور پہاڑ وغیرہ اس کی نسبت ایسا معلوم ہوتا ہے گویا ایک چھوٹا سا جزیرہ نما بلند حصہ ہو جو ہر طرف سے پانی میں گھرا ہوا اور اسی نسبت سے زمین کے جانور ہیں۔ ان جانوروں کی نسبت سے جو خدا نے سمندر میں بنائے ہیں۔ یعنی سمندر میں رہنے بسنے والے جانور خشکی کے جانوروں سے کئی حصے زائد ہیں۔ اور سمندر میں خدا نے بڑے بڑے عجائبات پیدا کئے ہیں جن کو دیکھ کر خالق کی قدرت نظر آتی ہے۔ سمندر میں حیوانات جواہرات اور خوشبو اس کثرت سے ہم کو ملتی ہیں کہ زمین پر اتنی کثرت سے نہیں پائی جاتیں اور ایسے ایسے قد و قامت والے جانور پانی میں پائے جاتے ہیں کہ اگر وہ کسی وقت اپنی پشت کا ایک حصہ پانی سے بلند کر دیں۔ تو اس پر کسی وسیع بلند ٹیلہ یا پہاڑ کا شبہ ہونے لگتا ہے اور جس

marfat.com

طرح خشکی میں انسان پرندے گھوڑے اور گائے وغیرہ مختلف انواع و اقسام کے حیوانات ہیں اسی طرح اس سے کئی حصہ زائد پانی میں پائے جاتے ہیں۔ بلکہ جتنی اقسام کے جانور پانی میں پائے جاتے ہیں خشکی میں تو دکھائی بھی نہیں دیتے۔ پھر خدا نے عجیب قدرت و حکمت سے ان کی ضروریات کو بنایا ہے کہ اگر ان تمام باتوں کو تفصیل سے بیان کیا جائے تو اس کے لیے کئی ذخیم کتابوں کی ضرورت ہو گی۔

صدف کے پیٹ میں موتی

خدا نے کس خوبی اور حکمت سے موتی کو سیپی کے اندر محفوظ طریقہ سے پانی میں رکھا ہے اور مرجان کو پانی کے اندر پتھر کی چٹان کی تہ میں کس طرح محفوظ کیا ہے۔ خدا نے بندوں پر امتنانا فرمایا۔

یخرج منهما اللؤلؤ و المرجان. ان میں سے موتی اور مونگے نکلتا ہے۔
(الرحمن) (کنز الایمان)

اس مرجان کے متعلق جس کا قرآن کی اس مذکورہ آیت میں ذکر ہے۔ بعض حکماء نے کہا ہے کہ یہ بھی ایک قسم کا موتی ہے۔ جو لولو سے زیادہ رقیق اور چھوٹا ہوتا ہے۔ اور اس احسان وانعام کے ذکر کے بعد خدا فرماتا ہے۔

فبای آلاء ربکما تکذبان. تو اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے۔
(الرحمن) (کنز الایمان)

marfat.com

اس آیت میں الاء سے مراد خدا کے انعامات واحسانات ہیں۔

اسی طرح عنبر اور دیگر قیمتی چیزوں کو دیکھو جن کو خدا نے اپنے کمال حکمت سے سمندر میں پیدا فرمایا ہے۔

پانی کی سطح پر بڑے بڑے جہازوں، کشتیوں کی روانی پر نظر کرو، کہ بندوں کی کتنی ضرورتیں ان کشتیوں اور جہازوں کی آمدورفت سے پوری ہوتی ہیں۔ خدا نے اپنے کلام مجید میں ارشاد فرمایا ہے۔

والفلک التی تجری فی البحر بماینفع الناس۔ اوران جہازوں میں جوسمندر میں چلتے ہیں انسانوں کی نفع کی چیزیں اور اسباب لے کر (اس میں بڑی عزت و موعظت ہے)۔

خدا نے کس طرح سے انسان کو سمندر پر قدرت واختیار دیا ہے

کہ وہ اس کے سینہ پر مال سے لدے ہوئے کیسے بڑے بڑے جہاز ادھر سے ادھر ایک ملک سے دوسرے ملک کو لے جاتا ہے اگر انسان کے پاس بار برداری کے لیے یہ سامان نہ ہوتو اس کے لیے بڑی دشواری پیدا ہو جائے اور ایک ملک کا مال اتنی کافی مقدار میں دوسرے ملک تک پہنچانا ناممکن ہو جائے اور

marfat.com

اس میں کافی زیر باری اور مشقت پیدا ہو جائیگی۔

خدا نے اپنے بندوں پر بڑا کرم فرمایا کہ اس نے لکڑی ایسی ہلکی اور مضبوط چیز بنائی جو پانی پر اتنے بوجھ کو لے کر قائم رہ سکے۔ اور خدا نے اپنی رحمت سے انسان کو کشتیاں اور جہاز تیار کرنے کی حکمت اور سمجھ عطا فرمائی پھر ہواؤں کو اس انداز سے چلایا کہ وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جہازوں اور کشتیوں کو لیے جائیں اور انسان کو ہواؤں کے چلنے کے اوقات اور اس کا علم عطا فرمایا۔ ان تمام نعمتوں کے لیے ہمیں خدا کا شکر گزار ہونا چاہیے۔

شکر نعمتہائے تو چندانکہ نعمتہائے تو
نذر تقصیراتِ ما چندانکہ تقصیراتِ ما

خدا کی اس قدرت کو دیکھ کہ اس نے کیسا سیال متصل الاجزاء پتلا لطیف بنایا ہے گویا کہ تمام پانی ایک بڑا جسم ہے اور اتصال و انفصال کو جلد قبول کر لیتا ہے کہ جلد ہی دوسرے پانی سے مل کر ایک متصل جسم ہو جاتا ہے جس میں تصرف کرنا آسان ہوتا ہے۔ اور پانی کی روانی اور لطافت جیسی خوبیوں کی بدولت اس پر کشتی اور جہاز آسانی سے رواں ہو سکتے ہیں۔

تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے

اس کی عقل پر افسوس کرنا پڑتا ہے جو خدا کی اتنی نعمتوں اور بخششوں پر نظر نہ کرے اور غافل بنا رہے حالانکہ ان تمام چیزوں میں خدا کی قدرت و حکمت کی

marfat.com

بڑی بڑی نشانیاں ہیں۔

وفی کل شی لہ آیۃ   اور ہر چیز میں نشانی ہے۔

یہ تمام کمالات قدرت زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ اے انسان اپنی آنکھوں سے غفلت کا پردہ چاک کردے اور دل کی آنکھوں سے دیکھ کہ میں نے کیسی کیسی گوناگوں نعمتیں اور مفید چیزیں بنائی ہیں۔ کیا ان کا بنانے والا کوئی دوسرا ہے۔ جس کو میرے ساتھ تو شریک ٹھہراتا ہے؟ بلکہ یہ صرف اسی اللہ واحد قادر اور حکیم مطلق کی قدرت کی نشانیاں ہیں جو اس نے اپنے بندوں کے فائدے کے لیے بنائی ہے۔

marfat.com

پانی کی پیدائش کی حکمتیں

(انسانی خلیوں میں ساٹھ فی صد پانی ہے)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

وجعلنا من الماء کل شئی حی افلا یومنون○ (انبیاء:۳۰)

اور بنائی پانی سے ہر جاندار چیز کیا اب ایمان لائیں گے۔ (کنز الایمان)

فانبتنا به حدائق ذات بهجة ما کان لکم ان تنبتوا شجر ها ءاله مع الله بل هم قوم یعدلون. (النمل)

تو ہم نے باغ اگائے رونی والے تمہاری طاقت نہ تھی کہ ان کے پیڑ اگاتے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور خدا ہے۔ بلکہ وہ لوگ راہ سے کتراتے ہیں۔ (کنز الایمان)

خدا نے پانی جیسی ضروری چیز کو اتنی افراط سے پیدا فرما کر بندوں پر کتنا بڑا احسان فرمایا ہے۔ انسان حیوان نباتات سب کی زندگی کے لیے پانی کا ہونا لازمی ہے۔ شدت پیاس میں اگر پانی میسر نہ آئے تو ایک گھونٹ پانی کے لیے انسان...... بڑی سے بڑی دولت دینے کے لیے آمادہ ہوگا۔ اس وقت انسان کو پانی کی قدر و قیمت معلوم ہوگی۔

خدا کی اتنی مفید نعمت سے ہم غفلت میں ہیں اور اس کی اس نعمت کا شکر ادا

marfat.com

نہیں کرتے۔

پھر خدا کی بڑی حکمت یہ کہ اس نے اتنی ضروری چیز کو کیسی فروانی اور افراط سے پیدا فرمایا کہ ہر انسان وحیوان ادنی سی طلب کے بعد پانی حاصل کر سکے۔ اگر پانی دوسری اشیاء کی طرح ایک محدود مقدار میں ہوتو نہ زندگی میں بڑی دشواریاں پیدا ہو جاتیں۔ بلکہ نظام عالم ہی منتشر ہو جاتا ہے۔

پانی کی لطافت اور رقت پر نظر کیجئے

کہ جوں ہی آسمان سے برس کر زمین پر آتا ہے۔ درختوں کی جڑوں میں پہنچ کر ان کی غذا بن جاتا ہے۔ اور سورج کی حرارت سے بخارات کی شکل میں اوپر کی طرف چلا جاتا ہے اور اپنی لطافت ہی کی وجہ سے غذا کو معدے میں باآسانی لے جا کر ہضم میں مدد دیتا ہے پیاس کے وقت اس کے پینے میں کیسی لذت محسوس ہوتی ہے اور اس کو پی کر ہم تمام تکان اور بے چینی کو بھول جاتے ہیں اور جسم میں ایک راحت محسوس کرنے لگتے ہیں۔ غسل کرنے میں ہم اس کو استعمال کرتے ہیں بدن کا تمام میل اس سے غسل کر کے دور کرتے ہیں۔ اپنے میلے اور گندے کپڑے اسی سے دھو کر صاف کرتے ہیں پانی مٹی میں آسانی سے مل جاتا ہے جو ہمارے مکان بنانے میں کام آتی ہے اور ہر سوکھی اور خشک چیز کو ہم پانی کے ذریعہ نرم اور تر کر لیتے ہیں۔ طرح طرح کے مشروبات پانی ملا کر ہی تیار ہوتے ہیں بڑی سے بڑی آگ لگنے پر ہم پانی کی مدد سے اس پر قابو پالیتے ہیں۔ اور پانی چھڑکتے ہی آگ لگنے پر ہم پانی کی مدد سے اس پر قابو پا لیتے ہیں۔ اور پانی

marfat.com

چھڑکتے ہی آگ کے بھڑکتے ہوئے شعلے سرد پڑ جاتے ہیں۔

غصے کا علاج پانی سے ہو جاتا ہے

اسی طرح جب انسان انتہائی غصہ کی حالت میں ہوتا ہے تو پانی کے دو گھونٹ پی کر اس کا غصہ فرو ہو جاتا ہے۔ اور آتش غضب سرد ہو جاتی ہے۔ اور نزع کے عالم میں جب سکرات کی تکلیف ہوتی ہے تو پانی پی کر اس میں کمی ہوتی ہے۔ ایک مزدور دن بھر کی سخت مشقت کر کے جب پانی سے غسل کرتا ہے اور ایک گلاس پیتا ہے تو وہ تمام دن کی مشقت کو بھول جاتا ہے۔ ہمارے تمام کھانوں میں اس کا استعمال ضروری ہے۔ اسی سے ہمارے کھانے تیار ہوتے ہیں کھانے پینے کی وہ تمام چیزیں مرطوب ہیں۔ مگر پانی کے تیار نہیں ہوسکتیں۔ پس خدا کی اس بیش بہا نعمت کو دیکھ کہ اس نے کس افراط سے اس کو پیدا کیا ہے کہ آسانی سے ہم اس کو حاصل کر لیتے ہیں۔ اور اگر اتنی افراط سے اور آسانی سے یہ بہم نہ ہوسکتا تو زندگی میں بڑی تنگی ہو جاتی اور ہمارا تمام عیش و راحت مکدر ہو جاتا۔

پس خدا کا ہزار شکر ہے کہ اس نے پانی کو پیدا فرما کر ہمیں اتنے کاموں میں استعمال کرنے کی قدرت وہی اور اس سے بے شمار فائدے پہنچ کر ہماری زندگی میں بڑی سہولت عطا فرمائی۔ خدا کے ان انعامات کو ہم شمار کرنا چاہیں تو شمار نہیں کر سکتے۔

marfat.com

وان تعد وا نعمة الله لا تحصوها . ان الله لغفور رحیم.
(النحل: ۱۸)

اور اگر اللہ کی نعمتیں گنوں تو شمار نہ کر سکوں گے ، بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

marfat.com

ہوا کے بغیر انسان زندہ نہیں رہ سکتا

اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

وارسلنا الریاح لواقح فانزلنا من السماء ماء فاسقیناکموہ وما انتم لہ بخازنین ۔

(الحجر:۲۲)

اور ہم نے ہوائیں بھیجیں بادلوں کو بار ور کرنے والیاں تو ہم نے آسمان سے پانی اتارا پھر وہ تمہیں پینے کو دیا اور تم اسے کے کچھ خزانچی نہیں۔

(کنزالایمان)

اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال حکمت سے ہوا کو اس طرح خلق کیا ہے کہ اس کے اندر ریاح داخل ہیں۔ اگر یہ ہوا موجود نہ ہوتی تو خشکی کے سارے جانور ہلاک ہو جاتے۔ ہوا کے چلنے اور حیوانات کے جسموں کو لگنے سے بدن کی حرارت معتدل حالت میں ہوتی رہتی ہے کیونکہ ہوا بری جانوروں کے لیے بالکل اس طرح ہے جس طرح پانی کے جانوروں کے لیے پانی کا وجود کہ وہ بدون پانی کے تھوڑی دیر بھی زندہ نہیں رہ سکتے۔

اگر ہوا کا بدن کو لگنا اور بدن کے اندرون میں سمانا نہ ہو یا تھوڑی دیر کے لیے ہوا بند ہو جائے تو بدن کی تمام حرارت قلب کے اندر رجوع ہو جائے اور فرط حرارت سے موت واقع ہو جائے گی۔ جیسا کہ ہم اس وقت دم کے گھٹنے اور سانس

کے رکنے سے محسوس کرتے ہیں۔ جب گرمی شدید ہواور سانس کے رکنے سے محسوس کرتے ہیں۔ جب گرمی شدید ہواور ہوا بند ہو جائے۔

ہواؤں میں خدا کی حکمت

پھر خدا کی اس حکمت کو دیکھو کہ اس نے ہوا کو بادلوں کے ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جائے پر کیسا مامور کیا ہے۔ ہوا بادلوں کو ایسی زمین پر لے جا کر بارش برساتی ہے جہاں کی زمینی سوکھی اور پانی کے لیے پیاسی ہو اس طرح سے خدائے تعالیٰ ہواؤں کو بادلوں کے چلانے پر مامور نہ کرتا تو بادل پانی کے بوجھ سے بوجھل ہو کر ایک ہی مقام پر رکے رہتے اور پھر ہماری کھیتاں اور باغات سوکھے رہ کر ضائع ہو جاتے۔

ہواؤں میں خدا نے یہ بھی حکمت پوشیدہ رکھی ہے۔ کہ وہ جہازوں اور کشتیوں کو ادھر سے ادھر لے جاتی ہے۔ اور اس طرح سے ایک ملک کی پیداوار سے دوسرے ملک کے باشندے نفع اٹھاتے ہیں اگر جہازوں اور کشتیوں سے اس طرح سے مال لیجانے کا انتظام نہ ہوتا تو لوگوں کی ضرورتیں پوری نہ ہو سکتی تھیں اس طرح سے ایک چیز ایک جگہ ضرورت سے زائد پیدا ہو کر بے قدر ہوتی۔ اور ضائع ہو جاتی اور دوسرے مقام کے لوگ اس چیز کے معدوم ہونے سے اس کے لیے ترستے رہتے اور ان کی ضرورتیں پوری نہ ہوتیں۔

دیکھو خدا نے ہوا کو کیسا لطیف الا جزاء بنایا ہے۔ کہ جب چلتی ہے تو لطیف

marfat.com

الاجزاء ہونے کی وجہ سے ہر ہر چیز میں باآسانی پہنچ جاتی ہے اور پھر ہر جگہ کی بدبو کو پاک وصاف کردیتی ہے اگر ایسا نہ ہوتا تو چیزوں اور زمین میں بدبو کے بڑھ جانے سے طرح طرح کی بیماریاں پھوٹ جاتیں اور انسان وحیوانات کی ہلاکت کا سبب ہوتیں۔

جب ہوا چلتی ہے تو اپنے ساتھ غبار اور خاک کو لے جاتی ہے باغوں میں جب وہ غبار ہوا کی حرکت سے درختوں کے پتوں میں سے ہوکر گزرتا ہے تو اس سے درخت صاف ہوتے ہیں۔ اور ان کو قوت حاصل ہوتی ہے۔ اور اسی طرح سے ہوا پہاڑوں پر مٹی کی تہ جما دیتی ہے۔ جس سے پہاڑوں میں زراعت کے نشو ونما کی قوت آجاتی ہے اور اسی طرح سے سمندر کے ساحل پر ہوا کی حرکت سے پانی میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور سمندر عنبر جیسی قیمتی اور مفید اشیاء کو پیدا کرتا ہے۔

ہوا کے چلنے سے بارش کے قطرے ہلکے ہوکر ہوا میں منتشر ہوکر زمین پر گرتے ہیں۔ اور اگر ہوا ان کو متفرق ومنتشر نہ کرتی تو بارش کا پانی بادلوں میں بلندی سے یکبارگی مجمع ہوکر زمین پر گرتا جس سے جانی اور مالی نقصان ہوتا۔ لیکن خدا نے بڑی حکمت سے ہوا کے ذریعہ اس پانی کے زمین پر گرنے کو ایسا آسان کردیا کہ کسی کو اس سے نقصان نہیں اور وہ منتشر قطرات زمین کی وسیع سطح پر تدریجی طور پر جمع ہوکر نالوں اور نہروں کی شکل میں ہوکر نشیبی علاقوں میں بہہ کر جا گرتے ہیں اور پھر خدا کی اس نعمت کی وسعت اور ہمہ گیری پر نظر کرو کہ دوست و دشمن سب ہی کو اس سے فائدہ پہنچتا ہے۔ جتنی یہ زندگی کے لیے ضروری ہے اتنا ہی

marfat.com

خدا نے اس کو وافر پیدا کیا ہے۔ اس کے بے انتہا فوائد اور چند در چند منافع پر نظر کرو خدا کی قدرت نظر آتی ہے۔

هو الذی انزل من السماء ماء لكم منه شراب و منه شجر فيه تسيمون ○ ينبت لكم به الزرع والزيتون والنخيل والاعناب ومن كل الثمرات ان فی ذلک لآية لقوم يتفكرون ○

(النحل: ۱۰،۱۱)

وہی ہے جس نے آسمان سے پانی اتارا اس سے تمہارا پینا ہے اس سے درخت ہیں جس سے چراتے ہو اور اس پانی سے تمہاری کھیتی اگاتا ہے اور زیتون اور کھجور اور انگور اور ہر قسم کے پھل بے شک اس میں نشانی ہے دھیان کرنے والوں کے لیے۔ (کنز الایمان)

بیشک اس میں سوچنے والوں کے لیے توحید کی دلیل موجود ہے۔

ہر چیز کو خالق نے ضرورت کے مطابق بنایا

پھر خدا کی قدرت کو دیکھو کہ بارش کے ایام میں کچھ ایسے دن بھی ہوتے ہیں کہ آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا نہیں ہوتا ہوا بھی ساکن ہوتی ہے۔ اس میں لوگوں کے بڑے فوائد ہیں اگر بارش ہی بارش مسلسل ہو تو بھی انسان اور حیوانات اکتا جائیں۔ اسی طرح اگر ہوا برابر ساکن رہے تو بھی بڑی تکلیف کا باعث ہو اور پھر لوگوں کے کاموں میں بڑا حرج واقع ہو۔ تم آئے دن دیکھتے ہو کہ جب بارش کا سلسلہ زیادہ رہتا ہے تو تمام کھیتی باڑی سڑ جاتی ہے۔ مکانات منہدم ہونے لگتے

marfat.com

ہیں۔ راستے پانی کی کثرت سے بند ہو جاتے ہیں۔ آمد و رفت کے وسائل منقطع ہونے سے تمام کاروبار میں تعطل پیدا ہو جاتا ہے۔ ملازم پیشہ و رکاریگر سب کے کاموں میں رکاوٹ ہو جاتی ہے۔

اور اگر حبس کا سلسلہ رہے یعنی بارش نہ ہو، ہوا رک جائے تو بدن خشک ہو جائیں۔ کھیت کیاری سب سوکھ جائیں۔ چشموں اور دریاؤں اور حوضوں کا پانی سڑ جائے اور اس کی عفونت سے ہوا میں بھی عفونت اور آلودگی غالب آ جائے۔ جس سے بہت سی بیماریوں کے پھوٹ پڑنے کا امکان ہے اشیاء کے کم پیدا ہونے یا قطعاً پیدا نہ ہونے سے سخت گرانی ہو جائے۔ جانور چارہ نہ ملنے سے کمزور اور لاغر ہو جائیں۔ چراگاہیں بیکار ہو جائیں شہد کی مکھیاں یبوست کے غلبہ کی وجہ سے شہد کے ذخیروں کو جمع نہ کر سکیں غرضیکہ کسی بھی ایک حالت کے رہنے سے نظام عالم فاسد ہو جائے گا اس لیے اس حکیم مطلق نے دونوں حالتوں کو یکے بعد دیگرے مقرر کیا کہ ایک دوسرے کے نقصانات اور مضرتوں کو رفع کر دے۔ ہوا میں اعتدال پیدا ہو کر اس میں مفید اثرات ظاہر ہوں اور اس طرح تمام اشیاء میں صلاحیت اور افادیت پیدا ہو کر دوسروں کے لیے مفید ہوں۔ پس یہ خدا کی بڑی مشیت اور غالب حکمت ہے کہ اسطرح پر نظام قائم ہے۔

انسان کے لیے لمحہ فکریہ

اگر کوئی شخص دیدۂ بصیرت سے محروم ہوا اور یہ اعتراض کرے کہ بعض

marfat.com

وقت اس طرح بھی نقصان اور فرد پہنچتا ہے۔ اس لیے ہم یہ جواب دیں گے کہ اس سے انسان کا امتحان اور اس کی آزمائش مقصود ہوتی ہے۔ اور انسان کو آگاہ کرنا ہوتا ہے کہ وہ خدا کی اس قدرت وحکمت کو سمجھے کہ اس نے متضاد اشیاء سے کیوں کر نفع اٹھانے کے مواقع دیئے ہیں جو اسی کے فضل وکرم پر موقوف ہیں اس سے بہت سے ظالموں کو ان کے ظلم وستم سے باز رکھنا مقصود ہوتا ہے۔ تم دیکھتے ہو کہ انسان جب بیمار پڑتا ہے تو بیماری کو دور کرنے کی خاطر کیسی کیسی تلخ اور کڑوی دواؤں کو استعمال کرتا ہے اور اس کو ایک لحہ فکر کے لیے یہ موقع ہوتا ہے کہ وہ یہ سمجھے کہ خدا نے کوئی چیز بے کار اور بے فائدہ نہیں بنائی۔ اور جو چیزیں ذائقہ میں کیسی کیسی بدمزہ اور بری ہیں ان میں قدرت نے پانی حکمت سے شفاء کے لیے کیسے کیسے راز پوشیدہ کیے ہیں۔ ان کو وہی، خوب جانتا ہے۔

ولکن ینزل بقدر ما یشاء انه بعباده خبیر بصیر ٥ (الشوری:۲۷)

لیکن وہ اندازے سے اتارتا ہے جتنا چاہے بے شک وہ اپنے بندوں سے خبردار ہے انھیں دیکھتا ہے۔ (کنزالایمان)

❁❁❁❁❁❁❁

marfat.com

انسان کے لیے آگ کے فوائد

خدا تعالیٰ نے فرمایا:۔

افرایتم النار التی تورونo ء انتم انشأتم شجر تھا ام نحن المنشؤنo نحن جعلنھاتذکرة و متاعا للمقوین o فسبح باسم ربک العظیم o

(الواقعہ:۷۱تا۷۴)

تو بھلا بتلاؤ تو وہ آگ جو تم روشن کرتے ہو کیا تم نے اس کا پیڑ پیدا کیا یا ہم پیدا کرنے والے ہیں ہم نے اسے جہنم کا یادگار بنایا اور جنگل میں مسافروں کا فائدہ، تو اے محبوب تم پاکی بولو اپنے عظمت والے رب کی۔

(کنزالایمان)

خدا نے آگ جیسی ضروری نفع بخش چیز کو پیدا فرما کر بندوں پر بڑا احسان فرمایا اور کیونکہ اس کی کثرت اور زیادتی بڑے فساد اور تباہی کا موجب تھی اس لیے اس نے اپنے کمال وحکمت سے اس طرح سے محفوظ رکھا کہ ضرورت پڑنے پر اس کو موجود کرلیا جاتا ہے۔ اور اس سے فائدہ اٹھایا جاتا ہے اور پھر وہ پوشیدہ اور معدوم ہو جاتی ہے۔ گویا اس کو بعض دوسری چیزوں میں اس طرح سے پوشیدہ فرمایا کہ ضرورت پر اس کو حاصل کرلیا جائے۔ اس طرح سے ہم اسکی مفرتوں اور نقصانات سے محفوظ ہیں۔ آگ سے بےشمار فوائد اور منافع ہم کو حاصل ہوتے

marfat.com

ہیں۔اگر آگ نہ ہوتی تو ہم اپنے کھالوں کو کیوں کر تیار کرتے۔ ہماری دوائیاں، مشروبات بغیر آگ کے قابل استعمال کیوں کر ہوسکتیں۔ان کے مختلف اجزاء اور ارکان بغیر آگ پر پکائے ایک دوسرے میں کس طرح تحلیل ہوکر ہمارے لیے مفید غذا بنتیں، یہ خدا کی خاص مہربانی اور اس کا بڑا احسان ہے کہ ہمارے کام کی چیزوں کو کس کس حکمت سے پیدا فرمایا ہے۔

اگر آگ کا وجود دنیا میں نہ ہوتا

تو خدا کی بخشی ہوئی بہت سے نعمتوں سے ہم کیوں کر فائدہ اٹھاتے۔سونا، چاندی، تانبہ، پیتل، لوہا، سیسہ وغیرہ ضروری معدنیات سے نفع اندوز ہونا ہمارے لیے بدون آگ کے ناممکن ہوتا آگ کی بدولت ہم معدنیات کو پگھلا کر زیورات برتنوں وغیرہ میں استعمال کرتے ہیں۔جہاں خدا کی بخشی ہوئی معدنیات بڑی نعمتیں ہیں۔ وہاں ان سے فائدہ اٹھانے اور ان کو استعمال کرنے کے طریقے سکھانا بھی خدا کی بڑی مہربانی اور اس کا بڑا احسان ہے۔جن نعمتوں پر ہمیں خدا کا شکر ادا کرنا لازم ہے۔

اعملوا آل داؤد شکرا ۔ اے داؤد والو شکر کرو۔

(السبا: ۱۳)

لوہے کو لیجیے، آگ پر گرم کر کے اور پگھلا کر کن کن ضروری چیزوں میں اس کو استعمال کرتے ہیں۔اور دشمنوں سے اپنی حفاظت کے لیے کیسے ہتھیار اور

marfat.com

آلات تیار کرتے ہیں۔ اگر تفصیل سے ہم ان آلات وسامان جنگ کی فہرست بتائیں تو اس کے لیے کافی صفحات درکار ہیں۔

خدا نے فرمایا۔

وانزلنا الحدید فیه باس شدید ومنافع للناس ۝	اور ہم نے لوہا اتارا اس میں سخت انچ ہے اور لوگوں کے لیے فائدے۔
(الحدید)	(کنز الایمان)
لتحصنکم من باسکم فھل انتم شاکرون .	کہ تمہیں تمہاری آنچ سے بچائے تو کیا تم شکر کرو گے۔
(انبیاء:۸۰)	(کنز الایمان)

اسی لوہے سے ہم ایسے اوزار وہتھیار تیار کرتے ہیں جو ہماری کھیتی باڑی میں کام آتے ہیں۔ پہاڑوں سے بڑے بڑے پتھر تراش لیتے ہیں حتٰی کہ پہاڑوں کو جگہ سے فنا کر دیتے ہیں اور اپنے لیے راہیں ہموار کرتے ہیں۔ لکڑی چیر نے پھاڑنے کے آلات بھی لوہے سے تیار کرتے ہیں اس قسم کی سینکڑوں مفید اور ضروری چیزیں ہیں جو ہم لوہے سے بناتے ہیں۔

یہ سب آگ کی بدولت ہے اگر آگ نہ ہو تو ہم اس مذکورہ بالا اشیاء سے نفع نہ اٹھا سکیں۔ اور مختلف دھاتوں سے بنے ہوئے ہتھیار جن کے تبادلہ سے بے شمار فوائد ہم کو حاصل ہیں۔ ان سے ہم قطعاً محروم ہو جائیں۔ اپنی زینت وآرائش کے کتنے سامان سے ہم بالکل محروم ہوں اور یہ جواہرات وغیرہ سب ہمارے لیے بیکار ہو جائیں۔

marfat.com

آگ کی بدولت روشنی حاصل کرتے ہیں

آگ میں خدا نے روشنی کی ایسی صفت حکمت ودیعت کی ہے کہ شب کی مسلسل تاریکی سے جب گھبراتے ہیں تو آگ جلا کر روشنی کر لیتے ہیں۔ روشنی سے ہمکو ایک سکون ملتا ہے ہم اپنی مجلسوں اور محفلوں کو آگ کے مختلف لیمپ روشن کر کے سجاتے ہیں۔ آگ کی روشنی سے ہم تاریکی میں بہت سے خطرات سے محفوظ رہتے ہیں اور رات کی اندھیری میں بھی ہم روشنی کر کے اسطرح سے متمتع ہوتے ہیں گویا آفتاب نکل رہا ہو پھر آگ میں خود خدا نے حرارت جیسی مفید صفت رکھی ہے کہ سردی سے حفاظت کرتے ہیں۔ خدا کی بلیغ حکمت پر نظر کرو کہ اس نے کتنے بے شمار فوائد اس میں رکھے ہیں اس کو روشن کر لیں۔ اور ضرورت پوری ہونے پر اسکو غائب کر دیں۔

marfat.com

انسان کی تخلیق کس طرح ہوئی

خدا نے فرمایا:۔

ولقد خلقنا الانسان من سللة من طین . (المومنون:۱۲)

اور بے شک ہم نے انسان کو چنی ہوئی مٹی سے بنایا۔(کنزالایمان)

قدرت کو جب منظور ہوا کہ وہ انسان کو پیدا فرمائے اور زمین پر بسنے رہنے کا موقع دے۔اور پھر اس کو امتحان و آزمائش میں ڈالے۔تو خدا نے اس کی پیدائش اس طرح مقرر کی کہ ایک دوسرے سے نسلاً بعد پیدا ہوں اور انسان کو دو قیمتوں میں تقسیم کر دیا۔ایک کو مرد اور دوسرے کو عورت پھر ان میں باہم الفت و محبت کا رشتہ پیدا کیا۔ایک دوسرے کی محبت کے دواعی قلوب میں اس طرح مستور رکھے کہ ایک کو دوسرے کے بغیر صبر و قرار نہ ہو۔ان میں خواہشات کو پیدا کیا کہ یکجا ان کا رہنا اور بسنا ممکن ہو اور بدن کے ایک مخصوص عضو کو اس طرح خلق کیا کہ وہ جنس لطیف کے رحم میں داخل ہو کر منی کے جوہر لطیف کو ودیعت کر دے۔ جہاں انسان کی تخلیق تدریجی طور پر ہو یہ جوہر لطیف انسان کے تمام جسم سے حاصل ہو کر ایک خاص حرکت کے ساتھ عضو مخصوص کے ذریعہ ایک جسم کے باطن سے دوسرے جسم کے باطن میں پہنچ کر ایک خاص امتزاجی کیفیت کے بعد انسانی شکل اختیار کرتا ہے اور اس شکل کے اختیار کرنے میں کئی دور اور درجے طے کرنا ہوتے ہیں۔

marfat.com

خدا کا شکر ادا کر پیارے

یعنی نطفہ سے خون بستہ اور خون بستہ سے گوشت کا ٹکڑا پھر ہڈیوں کا جسم پھر ان پر گوشت پوست پھر ان حصص جسم کو اعصاب او تاد عروق کے حکمت آمیز جال کے ذریعہ سے بندش کرنا اور ایک کو دوسرے کے ساتھ مربوط کرنا۔ پھر اعضاء کی شکل عطا کرنا پھر کان، آنکھیں، ناک، منہ، دیگر زندگی کی ضروری چیزوں کو ان میں بنانا پھر ان میں قوتیں عطا کرنا۔ آنکھوں میں دیکھنے کی قوت عطا کرنا یہی ایک ایسی حیرت انگیز اور شاہکار فطرت ہے کہ کماحقہ اس کی شرح کرنے سے ہم عاجز ہیں آنکھ کو سات طبقات سے مرکب کیا۔ ہر طبقہ میں خاص صفت ودیعت کی اس کی شکل مخصوص بنائی۔ ان طبقات میں سے ایک طبقہ بھی اگر بیکار یا ضائع ہو جائے تو آنکھ سے نظر نہیں آ سکتا۔ آنکھ کے اطراف میں پلکوں پر نظر کیجئے جو آنکھ جیسی نازک چیز کو اپنی حفاظت میں لیے ہوتے ہیں ان پلکوں میں خدا نے کیسی صریع حرکت کی قدرت رکھی ہے۔ کہ اولیٰ اسی چیز کو آنکھ کی طرف آتا دیکھ کر فوراً وہ حرکت میں آ جاتے ہیں اور آنے والے خطرہ سے آنکھوں کو آگاہ کر کے اس کی پوری حفاظت کرتے ہیں۔ اور ہوا میں اڑنے والے گرد وغبار سے آنکھوں کو محفوظ رکھتے ہیں۔ گویا یہ پلک آنکھوں کے لیے بمنزلہ دو دروازہ کے ہیں۔ جو ضرورت پر کھل جاتے ہیں اور ضرورت نہ ہو تو بند ہو کر آنکھ کی حفاظت کرتے ہیں۔

marfat.com

چہرے کا حسن و زینت

پھر پلکوں کی تخلیق سے اس آنکھوں کی حفاظت کے علاوہ آنکھوں اور چہرے کا حسن و زینت بھی قدرت کو منظور ہے اس لیے ان کے بالوں کو ایک انداز سے بڑا رکھا کہ زیادہ بڑے ہونے سے آنکھوں کو اذیت ہوتی اور اگر زیادہ چھوٹے ہوئے تو بھی آنکھوں کے لیے نقصان دہ ہوتے۔ آنسوؤں کو قدرت نے نمکین بنایا کہ آنکھوں کا میل کچیل صاف ہو جائے۔ پلکوں کے دونوں اطراف کو اس سے مائل اور جھکا ہوا بنایا کہ آنسوؤں کے ذریعہ آنکھوں کا میل گوشہائے چشم سے بہ کر باہر جا سکے آنکھوں پر دونوں آبروں حفاظت اور چہرے کی زینت کے لیے بنائی ہیں۔ انسان کے موزوں بال جھالر کی طرح ہوتے ہیں جو چہرے پر خوبصورت معلوم ہوتی ہیں۔ سر اور ڈاڑھی کے بالوں کو اس طرح بنایا کہ جو ایک خاص رفتار سے بڑھتے ہیں۔ تاکہ ان میں کمی بیشی کر کے ہر شخص جس وضع قطع کو پسند کرتا ہے۔ ان کو (سنت کے مطابق) بنا سکے۔ منہ اور زبان میں خدا نے کیسی کیسی حکمتیں اور قوتیں ودیعت کی ہیں منہ کے بند کرنے کے لیے بطور دروازہ دو ہونٹ بنائے کہ ضرورت پر کھولے جا سکیں اور بے ضرورت بند کر منہ میں مضر چیزیں گھس کر نقصان نہ پہنچا سکیں۔ اس کے علاوہ دانتوں اور مسوڑوں کی حفاظت اور زینت بھی ان ہونٹوں سے حاصل ہوتی ہے۔ اگر ہونٹ نہ ہوتے تو منہ بدنما بھی معلوم ہوتا اور غیر محفوظ بھی۔ ان ہونٹوں سے بات کرنے میں بڑی مدد ملتی ہے

marfat.com

۔ان کی مختلف حرکات سے بعض حروف پیدا ہوتے ہیں اور انسان اپنے مافی الضمیر کو ان کی مدد سے ظاہر کرتا ہے ان ہونٹوں کی مدد سے کھانا کھانے میں بڑی مدد ملتی ہے۔لقمہ کو منہ کے اندر ادھر ادھر پلٹنے کا کام انہیں ہونٹوں سے لیا جاتا ہے تاکہ کھانا داڑھوں کے نیچے رہ کر اچھی طرح چبایا جاسکے۔گویا اس طرح یہ ہضم میں بڑی مدد پہنچاتے ہیں۔

دانتوں کی ساخت

دانتوں کی بناوٹ (ساخت) کو دیکھو کہ قدرت نے ان کو بتیس ٹکڑوں میں بنایا ہے۔سب کو ایک سالم ہڈی کے ٹکڑے کی شکل میں نہیں بنایا ورنہ منہ کے اندر اس سے بڑی اذیت ہوتی۔موجودہ شکل میں اگر دانت میں خرابی پیدا ہو تو باقی دانت سے کام لیا جاسکتا ہے۔ایک سالم ہڈی کا ٹکڑا ہونے کی صورت میں یہ ممکن نہ تھا۔دانتوں سے حسن و زینت کے علاوہ ہم کتنا کام لیتے ہیں۔اگر دانت نہ ہوتے تو کھانا کھانا دشوار ہوتا۔اور سخت قسم کی چیزوں کا کھانا ناممکن ہوتا پھر ان کی ساخت پر غور کرو کہ کس طرح سے ان میں دندانے بنائے اور جڑوں کو کس مضبوطی سے مستحکم کیا ہے۔کہ سخت ہڈی کو ہم دانتوں کی مدد سے پیس ڈالتے ہیں۔اور اسی مصلحت سے اس کے ساخت کو بہت سخت رکھا کہ نرم ہونے کی صورت میں ان سے کام لینا ممکن نہ تھا یہ سب اس مصلحت سے کہ کھانا جسم کے اندر ایسی حالت میں جائے کہ جلد ہضم ہو کر بدن کا جزو بن جائے اور بدل ما یتحلل ہو کر انسان کو

قوت بخشے حکما کا قول ہے کہ کھانے کے ہضم کے مختلف درجات ہیں اور پہلا درجہ منہ ہے جسکو ہضم اول کہتے ہیں۔

دانتوں کے اطراف میں دونوں طرف داڑھیں بنائیں تاکہ سخت چیز کے کاٹنے میں ان سے مدد لی جائے۔ جڑوں کو مضبوط کیا یہ دانت سفید رنگ کے برابر برابر ایک قطار میں آب دار موتیوں کی طرح جڑے ہوئے منہ میں کیسے خوشنما معلوم ہوتے ہیں۔

قدرت نے منہ کے اندر رطوبت کو اس طرح پوشیدہ کیا وہ ہے کہ کھانا چبانے کے قوت پیدا ہوتی ہے کھانے میں مل کر ہضم میں مدد دیتی ہے اگر کھانے کے علاوہ منہ میں بھری رہتی تو بات کرنے میں بڑی دشواری ہوتی اور منہ کا کھولنا مشکل ہوتا۔ اور منہ کھولتے وقت رطوبت کا باہر آجانا یقینی تھا اس لیے کھانے کے قوت ظاہر ہونا تاکہ وہ کھانے کے ہضم میں مدد دے اور بعد میں اس کا غائب ہونا یہ عین حکمت اور مصلحت ہے بعد میں بس اتنی رطوبت کا رہنا ضروری ہے جس سے حلق تر رہے اور سوکھنے نہ پائے ورنہ پھر کلام کرنا دشوار ہو جائے حتیٰ کہ آلودگی کے غلبہ سے پھر سانس اور دم گھٹنے لگے اور انسان ہلاک ہو جائے۔ اس حکیم مطلق کی لطف وکرم کو دیکھو کہ اس نے انسان کو کھانا کھانے کے لیے لذت اور قت ذائقہ زبان میں رکھی کہ وہ اپنے موافق ومناسب چیزوں کو استعمال کرے اور خراب وبد مزہ نامناسب اشیاء کو ترک کردے۔ اس لذت کی وجہ سے کھانا کھانے میں خاص مدد ملتی ہے اور جو کھانا مزے لے لے کر کھایا جائے وہ ہضم خوب ہوتا ہے۔ کیوں

marfat.com

کہ اس کو طبیعت قبول کرتی ہے۔ ورنہ بدمزہ کھانا جس کے کھانے سے کراہت ہو طبیعت اس سے متنفر ہوکر قے کی شکل میں رد کردیتی ہے اشیاء کے سرد و گرم مناسب و نامناسب ہونے کو انسان زبان کے ذائقہ سے محسوس کرتا ہے۔

الم نجعل لہ عینن ولسانا و شفتین. (البلد:۸:۹)

کیا ہم نے اس کی دو آنکھیں نہ بنائی اور زبان اور ہونٹ۔ (کنزالایمان)

انسان کو قدرت نے دو کان عطا کئے، کانوں میں خاص طرح کی رطوبت پیدا کی کہ وہ قوت سماعت کی حفاظت کرے اور موذی اور مرزرساں کیڑوں مکوڑوں سے کان کی حفاظت کرے۔ اور ان کو ہلاک کرڈالے کان پر سیپی کی شکل کا دونوں طرف ایک ایک پنکھا سا بنایا کہ آوازوں کو مجمع کر کے کان کے سوراخ میں پہنچا دے۔ ان پنکھوں میں خدا نے ایسی تیز حس پیدا کی جو موذی جانور یا دوسری نقصان دہ چیزوں کے قریب آنے کو فوراً محسوس کرے۔ ان کانوں کو ٹیڑھا پیچادار بنایا کہ آواز اچھی طرح سے بلند ہوکر اندر پہنچے اور موذی چیزوں کی بارگی اندر نہ پہنچ سکے۔ بلکہ انہیں پیچدار طویل راستوں میں چلنے سے اندر پہنچنے میں تاخیر ہو اور اس کو دفع کیا جاسکے۔ اور سونے والا اسکی حرکت سے بیدار ہو جائے۔ پھر ہوا کے اندر جانے سے مسموعات (سن کر جن چیزوں کو معلوم کیا جاتا ہے) کے ادراک کرنے کی قوت بھی خدا نے اس میں رکھی ہے ان بھیدوں کو وہی خوب جانتا ہے۔

marfat.com

چہرے پر ناک بنانے کی حکمت

ناک کو دیکھئے کہ وسط چہرے پر کس خوبی سے اسکو بلند کیا ہے جس سے چہرے پر بڑی خوبصورتی اور خوشنمائی ہوگئی ہے۔ اس میں دو نتھنے بنائے ہیں ان میں قوت حاسہ شامہ کو محفوظ کیا ہے۔ تاکہ مطعومات ومشروبات کی بوؤں کو محسوس کر سکے اور خوشبو سے راحت حاصل کر سکے اور بدبو سے اجتناب کر سکے۔

اسی ناک کے ذریعہ روح حیات (تازہ ہوا) کو سونگھ سکے جو قلب کی غذا ہے۔ اور باطنی حرارت کو اس کی وجہ سے تازہ کیا جا سکے، اور اس کو مناسب تازہ ہوا مل سکے۔

یہ ناک انسان کے کتنے کام آتا ہے۔ آواز کا باہر آنا اور زبان سے حروف کی ادائیگی میں زبان کا مختلف حرکتیں کرنا۔ سانس کا آنا جانا ان تمام کاموں میں ناک استعمال ہوتا ہے۔ اس کی مختلف شکلیں ہوتی ہیں بعض بہت تنگ اور بعض کشادہ، بعض نرم اور بعض سخت بعض لمبے اور بعض چھوٹے اور ان اختلافات ہی کے باعث آوازوں میں اختلافات پیدا ہوتے ہیں اسی لیے دو آواز بھی آپس میں بالکل نہیں ملتیں جس طرح کہ دو صورتیں بالکل مشابہ نہیں ہوتیں۔

آواز سے بھی انسان کی پہچان ہو جاتی ہے

آواز کو سنکر بولنے والے کو اچھی طرح سے پہنچان لیا جاتا ہے جسطرح شکل

marfat.com

وصورت سے انسان کو شناخت کیا جاتا ہے یہ بھی خدا نے بڑی حکمت رکھی ہے اور یہ اختلافات روز اول ہی سے قدرت نے رکھے ہیں چنانچہ حضرت آدم اور حوا کو بنایا تو ان کی صورتوں میں بھی فرق رکھا اسی طرح ان کی اولاد میں یہ فرق نمایاں ہیں۔ یہ اختلاف وفرق بڑی حکمتوں پر مبنی ہے اور اسکی وجہ سے ہم بہت سی دشواریوں سے نجات پاتے ہیں۔

قدرت نے انسان کو دو ہاتھ دیئے ہیں

ان سے بے شمار فائدے ہیں۔ ہاتھوں میں قدرت نے نقصان کو دفع کرنے کی صلاحیت رکھی۔ ہاتھوں کو اسطرح بنایا کہ اس میں چوڑی ہتھیلی اور پانچ انگلیاں میں پورے بنائے چار انگلیاں ایک سمت میں برابر اور پانچواں انگوٹھا دوسری طرف کو جو چاروں طرف انگلیوں کے حرکت کر سکے۔ یہ خدا کی قدرت کا کمال ہے ساری دنیا کے لوگ جمع ہو کر سوچیں اور چاہیں کہ ہاتھ کو موجودہ شکل کے علاوہ کسی دوسری نہج پر بنایا جائے۔ تو یہ ناممکن ہوگا۔ اسی وضع اور ساخت کے ذریعہ انسان ہاتھوں سے پکڑنے اور لینے دینے کے تمام کام انجام دیتا ہے ہاتھ کو پھیلا کر ایک طباق بنالیتا ہے چاہے تو اس کو مجمع کر کے دفع شر کے لیے اس کو ایک آلہ کے طور پر استعمال کرے۔ چاہے اس کو چلو کی شکل بنا کر پانی پینے کے لیے پیالہ کا کام لے چاہے تو چمچہ کا کام لے اور چاہے تو جھاڑو کا کام لے۔

marfat.com

ان انگلیوں کے پروں پر ناخن بنائے جن سے انگلیوں کی زینت بھی ہے اور حفاظت بھی اور چیزوں کے اٹھانے میں مدد بھی اگر ناخن نہ ہوں تو ہم بہت سی باریک اور چھوٹی چیزوں کو اٹھا نہیں سکتے کھجلی آنے پر ان سے کھجانے کا کام لیا جاتا ہے۔

اب اس پر غور کرو کہ ناخن کتنی چھوٹی اور حقیر سی چیز معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اس کے اغراض وفوائد پر نظر کرنے سے اسکی اہمیت سمجھ میں آتی ہے۔

اگر ناخن نہ ہوتے تو جسم میں خارش ہوتی تو انسان اس کو دور کرنے کے لیے کیا کرتا۔ اس وقت اسکو اپنی بے چارگی کا حال معلوم ہوتا۔ اور ناخنوں کی ضرورت کو سمجھتا۔ پھر قدرت نے ناخنوں کو نہ تو ہڈی کی طرح سخت بنایا اور نہ گوشت کی طرح نرم، وہ بڑھتے بھی ہیں۔ ٹوٹ جانے پر دوبارہ بھی نکل آتے ہیں زیادہ بڑھنے پر تراش دیئے جاتے ہیں۔ سوتے اور جاگتے کھجلی آنے پر کھجانے کی طرف از خود حرکت کرتے ہیں۔ یہ قدرت نے ان میں صلاحیت رکھی ہے۔

انسان ٹانگوں کے بغیر ایک قدم بھی نہیں چل سکتا

قدرت نے انسان کو ران اور پنڈلیاں دی ہیں ان کو کسطرح سے پھیلایا ہے۔ ان میں دو پاؤں بنائے کہ کھڑا ہو سکے۔ چل پھر سکے۔ اور ضرورت پر دوڑنے کا کام بھی لے پاؤں میں بھی اس نے ناخن بنائے جس سے پاؤں کی زینت اور حفاظت یہ سب کچھ قدرت نے انسان کے ناپاک قطرہ سے بنایا ہے جسم

marfat.com

کی تمام ہڈیاں بھی قدرت نے اسی قطرہ سے تیار کیں جو جسم انسانی کے لیے بطور ستون ہیں جسکے سہارے وہ قائم ہے۔ ہڈیوں کی شکل وصورت دیکھو، کیسی مختلف ٹیڑھی، سیدھی، مستطیل، مدور، ٹھوس اور فول اور چوڑی، ہلکی اور بھاری اور بڑی مختلف شکلیں ان میں پائی جاتی ہیں۔ ان کے جوڑوں کے اندر قدرت نے ایک رقیق مادہ رکھا ہے جس سے اس کی حفاظت ہوتی ہے۔ اس سے قوت بھی پہنچی ہے اور اس سے بے شمار فائدے ہے۔

انسان اپنی گونا گوں ضرورتوں کی وجہ سے اپنے تمام جسم کا محتاج ہے اور اس سے مختلف طرح سے اپنے جسم کو حرکت دینا ہوتی ہے قدرت نے اس کی ضروریات کے لحاظ سے ہڈیوں کو علیحدہ علیحدہ بہت سے ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا ہے تا کہ ضرورت پر اس کے مطابق با آسانی جسم کو موڑا جا سکے اگر تمام جسم میں بجائے سینکڑوں ہڈیوں کے ٹکڑوں کے ایک سالم ہڈی ہوتی تو پھر اس کو اٹھتے بیٹھتے چلنے پھرنے جھکنے اور مڑنے میں بڑی مشکل ہوتی۔ ان ہڈیوں کو باہم ملانے کے لیے اور ان کے جوڑوں کو ایک دوسرے سے وابستہ کرنے کے لیے اعصاب وادتاد کا رشتہ قائم کیا ایک ہڈی کو دوسری ہڈی سے لانے کے لیے ان کے کناروں کو اس طرح بنایا ہے کہ ایک اگر مکعب ہے (نوکدار) تو دوسری ہڈی کا کنارہ مجوف (خول) تا کہ دونوں باہم اچھی طرح متصل ہو سکیں۔ غرضیکہ یہ تمام انصال اور جسم کی ترکیب اس حکمت سے قدرت نے بنائی ہے کہ انسانی ارادہ کرنے پر ادنیٰ سی حرکت سے اپنے جسم سے حسب منشاء کام لے سکے۔

marfat.com

انسان کا سر ۵۵ ہڈیوں سے مرکب ہے

اور تمام ہڈیاں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ سب کی شکلیں جدا جدا ہیں پھر قدرت نے ان تمام مختلف اشکال کی ہڈیوں کو اس کی حکمت سے مرکب کیا ہے کہ مکمل کروی شکل بن گئی ہے۔

چھ ہڈیاں کھوپڑی کے حصہ میں ہیں۔ ۲۴ اوپر کے جبڑے میں اور ۲ نیچے کے جبڑے میں باقی دانت ہیں جنہیں قدرت نے جوڑا بنایا ہے تاکہ پینے کا کام دیں بعض تیز کہ کاٹنے اور توڑنے میں کام آئیں گردن کو قدرت نے سر کے نے مرکز بنایا ہے۔ اور اس میں سات گول خول (کھوکھلے) مہرے ہیں جو ایک دوسرے پر قائم ہیں۔ ان میں جو حکمتیں خدا نے رکھی ہیں اگر ان کو بیان کیا جائے تو مضمون بہت طویل ہو جائے۔

گردن کے زیرین حصہ کو پشت پر قائم کیا ہے اور اسطرح کہ چوبیس مہرے سلسلہ بہ سلسلہ کی ہڈی تک پہنچتے ہیں سرین میں تین اور ہڈیاں ہیں اور پشت کی ہڈیوں کو نیچے کی طرف سے دم والی ہڈی سے جوڑا گیا ہے جس کو عصص کہتے ہیں۔ جو خود بھی تین مختلف ہڈیوں سے مرکب ہے۔

پشست کی ہڈی کو سینے، شانے، ہاتھ، پیڑو، سیرین، ران، پنڈلیوں وغیرہ سے بڑی حکمت سے وابستہ کیا ہے بدن انسانی میں ۲۴۸ ہڈیاں ہیں۔ اس میں وہ چھوٹی چھوٹی ہڈیاں مثنی ہیں جو مفاصل کے خلاء کو بھرنے کے لیے ہوتی

marfat.com

ہے۔

خدا کی قدرت اور اس کی کاریگری پر غور کرو

کہ اس نے منی کے ناپاک قطرہ سے یہ سب کچھ بنایا۔ اس سے خدا کی عظمت اور کمال قدرت کا پتہ چلتا ہے اور جس ترکیب و نظام سے اس نے انسان کی تخلیق کی ہے اس کے خلاف کمی بیشی کا کوئی امکان نہیں۔ ورنہ انسان کے لیے بڑی مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ اہل بصیرت کے لیے اسمیں بڑی عزت و نصیحت ہے۔

اب ذرا جسم کے اندرونی نظام پر غور کرو۔ ہڈیوں کو حسب ضرورت حرکت میں لانے کے لیے قدرت نے عضلات پیدا کئے ہیں یہ تعداد میں ۵۲۹ ہیں اس کی ترکیب گوشت پٹھے رباطات اور جھلی سے ہے یہ مختلف شکل وصورت کے ہیں اور چھوٹے، بڑے، پتلے حسب موقع اور حسب ضرورت بنائے گئے ہیں۔ ۲۴ عضلات جو آنکھوں اور پلکوں کی مختلف حرکات کا کام دیتے ہیں۔ اگر ان میں سے ایک بھی کم ہو جائے تو آنکھ کا نظام فاسد ہو جائے۔

اسی طرح ہر ہر عضو کے مناسب عضلات ہیں جو اس کی مناسبت سے چھوٹے اور بڑے ہیں۔

اب اعصاب پٹھے عروق رگیں اور وہ شرائین کے پیدا ہونے کے مقامات اور ان کی تشریحات اس سے کہیں زیادہ حیرت ناک ہے پھر ان میں خدا

marfat.com

نے جو جو صفات وخصوصیات وویعت کی ہیں جن کو ہم اپنے حواس سے نہیں معلوم کر سکتے۔

انسان کی تخلیق کی صورت

اس کی تخلیقی صورت اور دیگر حیوانات سے امتیازی شرافت واعزاز پر نظر کرو۔ کہ خدا نے اس کو سیدھا بنایا۔ کہ بیٹھنے میں بھی اس کی یہ بہتر صورت قائم ہے ۔اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنے کاموں کو کرتا ہے اس کو دوسرے جانوروں کی طرح سے اوندھا الٹانہیں بنایا اگر اس کو الٹا اور اوندھا بنایا جاتا تو پھر وہ اپنے کاموں کو آسانی سے انجام نہیں دے سکتا تھا۔

مجموعی حیثیت سے انسان پر نظر کرو۔ اور اس کے ظاہری و باطنی نظام کو دیکھو تو قدرت کا کمال حکمت اور اس کی کبریائی کا حیرتناک نمونہ ہے انسان کے اعضاء کو کامل بنایا۔ کہ غذا کی ایک خاص مقدار کھانے سے اس کو قوت حاصل ہوتی ہے لیکن ان اعضاء کے لیے بھی قدرت نے ایک حد مقرر کر دی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا بلکہ غذا کی غیر معمولی زیادتی سے اعضاء انسانی بھی معمول سے زیادہ طویل عریض اور فربہ ہو جاتے تو پھر نقل وحرکت میں بڑی رکاوٹ ہوتی۔ اور اس طرح سے وہ جسم عضو معطل ہو جاتا اپنے کاموں کو انجام نہ دے سکتا یہ خدا کا بڑا احسان اور اس کا انعام ہے کہ اس نے انسان پر اپنی خاص رحمت سے اس کے لیے ہر چیز کو موزوں اور مناسب رکھا ورنہ مکان ولباس وغذا سب ہی چیزوں میں اس کے

marfat.com

لیے دشواریاں پیدا ہوتیں۔ جب ہم ایک انسان میں فکر کرتے ہیں کہ ایک قطرہ سے اس نے انسان کو کس طرح بنایا اور اس میں کیسے کیسے فطرت کے شاہکار ہیں تو پھر آسمان و زمین سورج چاند ستارے وغیرہ ہزاروں مخلوقات الٰہی ہیں قدرت نے ان سب میں کیسی کیسی حکمتیں اور مصلحتیں پوشیدہ کی ہیں۔ ان کی وضع قطع ان کی مختلف شکل وصورت ان کا ایک دوسرے سے ممتاز ہونا شارق و ومنارب کا متفادت ہونا یہ سب کچھ اس کی قدرت کی بڑی نشانیاں ہیں۔ اور یہ دیکھ کر کہنا پڑتا ہے کہ آسمان و زمین کا ایک ذرہ بھی اس کی حکمت و مصلحت اور فائدہ سے خالی نہیں ہو سکتا۔ بلکہ ہر ذرہ میں خدا کی بیشمار حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ جنکو ہم سمجھ بھی نہیں سکتے۔

ہر ورقے دفتر یست معرفت کردگار

خدا نے اپنے اس قول میں ہمیں متنہ کیا ہے۔

أنتم اشد خلقا ام السماء بنها رفع سمكها فسوها.

(النزعت: ۲۷، ۲۸)

کیا تمہاری سمجھ کے مطابق تمہارا بنانا مشکل یا آسمانوں کا، اللہ نے اسے بنایا اس کی چھت اونچی کی پھر اسے ٹھیک کیا۔

(کنزالایمان)

اگر دنیا کے تمام انسان و جنات جمع ہوکر اپنی پوری قوت سے یہ چاہیں کہ نطفہ سے حیات یا قوت حامعہ یا باصرہ بخشدیں تو یہ ان کے لیے ناممکن ہے۔

marfat.com

صرف یہ اسی کی قدرت ہے کہ اس نے کس طرح سے ان کو رحم مادر میں پرورش کیا۔ اسکو شکل عطا کی اس کو شکل عطا کیا س کو خاص اور مناسب اندازہ کے ساتھ بنایا۔ اس کو مناسب اور متشابہ اجزاء عطا فرمائے اور ایک جز کو دوسرے میں کس حکمت سے منتقل فرمایا۔ جسم میں ہڈیاں بنائیں اعضاء کی مناسب موزوں شکلیں بنائیں۔ عروق اعصاب کو ترتیب دیا ان کے ظاہر و باطن میں حسن تدبیر سے غذا کے لیے راستے بنائے تاکہ ان کا بقا و قیام ممکن ہو اور جسم انسانی کے بقا تک اعضاء میں قوت باقی رہے جسم کے اندر کس طرح سے قلب وجگر، معدہ، تلی، پھیپھڑہ، رحم، مثانہ، آنتیں ان تمام چیزوں کو مخصوص مناسب شکل میں اپنے اپنے مقام پر کس طرح سے رکھا کہ ہر ایک اپنی جگہ پر اپنا کام جاری رکھے اور بدن انسانی کے قیام وبقاء کا سبب بنے۔

معدہ کو غذا کے پکنے کے لیے مضبوط اور عمدہ قسم کے اعصاب سے بنایا کہ غذا کے پختہ کرنے کا کام اس سے لیا جاتا ہے۔ معدہ میں غذا کے ہضم اور پکنے میں سہولت کے پیش نظر غذا کو منہ میں ڈاڑھوں کے ذریعہ باریک کر دیا کہ معدہ پر زیادہ بار نہ ہو جگر کو اس کام پر مامور کیا کہ غذا کے صالح عنصر سے خون تیار کرے۔ اور ہر ہر عضو کو اس سے غذا پہنچائے۔

تلی پتہ گردوں کو جگر کی خدمت کے لیے بنایا تلی کا کام یہ ہے کہ وہ سودا (خون کے جلے ہوئے اجزاء) کو حاصل کرے، مرارہ پتہ صفراوئی، اجزاء کو علیحدہ کرے۔ گردے مالی اجزاء کو حاصل کریں اور مثانہ میں جمع کریں۔ گویا مثانہ

marfat.com

کا کام یہ ہے کہ وہ گردوں سے مالی اجزاء کو اپنی طرف جذب کر کے پیشاب کی راہ باہر نکال دے۔ عروق اور جگر خون کو جسم کے تمام حصوں میں پہنچانے میں مدد دیتے ہیں۔ اور خون کا جوہر ا خالص خون) جو گوشت کے جوہر سے زیادہ لطیف اور صالح ہوتا ہے۔ اس جگر میں محفوظ ہے اور حسب ضرورت جسم کے حصوں میں تقسیم ہوتا رہتا ہے۔ خدا کی بڑی حکمت ہے کہ اس نے اپنی قدرت کا ایسا نظام قائم کیا ہے جس کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے اور اس کی تمام تفصیلات و تشریحات کو سمجھنا اور بیان کرنا انسان کے بس کی بات نہیں رحم کی تخلیق اور اس میں بچہ کی پرورش اور ضرورت پر اسکو غذا کا پہلو پہنچانا یہ سب کچھ اس کے کمال و حکمت کی دلیل ہے پھر اولاد کی محبت کو ماں کے قلب میں پیدا کرنا جو بچہ کی پرورش کا سبب ہے یہ محبت ہی ہے جو ماں بچہ پر ہزار جان سے قربان ہوتی ہے تکلیف اٹھاتی ہے مگر بچہ کو آرام پہنچاتی ہے اگر قدرت قلب میں بچہ کی محبت پیدا نہ فرماتی تو ماں اتنی تکلیفیں برداشت نہ کرتی اور شدت تکلیف سے بچہ سے نفرت پیدا ہو جاتی جب بچہ کا جسم بڑا ہو جاتا ہے اعضاء قوی ہو جاتے ہیں بدن میں قوت اور طاقت آ جاتی ہے تو اب اس کو قدرت دانت عطا کرتی ہے اور اب اس کی غذا دودھ کے بجائے دوسری اشیاء ہوتی ہے کیونکہ اب وہ غذا بھی کھا سکتا ہے جس کے لیے وہ دانتوں کے کام لے۔ اس طرح سے بچہ میں رفتہ رفتہ عقل و شعور پیدا ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اس حد تک پہنچ جاتا ہے جب اس میں عقل و شعور کامل ہو۔

marfat.com

بچے میں عقل تدریجی طور پر آتی ہے

قدرت کی اس حکمت پر نظر کرو کہ جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو محض جاہل ہوتا ہے نہ اس میں عقل ہوتی ہے نہ ہوش نہ اچھے برے کی تمیز پھر تدریجی طور پر قدرت یہ ساری قوتیں اسکو بخشتی ہے اگر ایسا نہ ہوتا بلکہ بچہ میں ولادت کے وقت عقل و شعور ہوتا تو دنیا میں اس وجود ظاہری کے بعد وہ ان تمام چیزوں کو دیکھ کر سخت تعجب کرتا جن کو اس نے اس سے پہلے نہیں دیکھا اور پھر اپنی حالت پر نظر کرتا۔ کس کس طرح سے اسکو کپڑوں میں گودوں میں جھولے میں اٹھایا جاتا ہے۔ اور یقیناً اپنے نرم و نازک جسم کے رکھنے کی وجہ سے اس کا محتاج ہے۔ پھر وہ ہزاروں بالوں پر اعتراضات کرتا اور ممکن ہے وہ اپنے وجود سے ہی انکار کر دیتا۔ کہ کیوں کر وہ ۹ مہینے رحم مادر میں رہ کر پرورش پاتا ہے اور بچہ پر جو شفقت و پیار آتا ہے اس کی ان حرکات کی وجہ سے اس میں کمی ہوتی۔ اور لوگ اسکو زیادہ نہیں چاہتے پس حکمت کا تقاضہ یہی تھا کہ بچہ میں یہ چیزیں آہستہ آہستہ آئیں تا کہ وہ آہستہ آہستہ دنیا میں ہر چیز کو سمجھ سکے اور تدریجاً اس کو استعمال کرنا سیکھے قدرت نے ہر چیز کو کمال وحکمت سے پیدا فرمایا ہے۔ اسکو خطا و صواب میں تمیز دی اور جوں جوں بڑا ہوتا ہے اس میں ایسے دواعی پیدا فرماتا ہے جو تناسل و توالد کا سبب ہیں۔ اس کے چہرے پر بال نکلتے ہیں تا کہ بچوں اور عورتوں سے ممتاز ہو۔ اسکو شباب کا حسن عطا ہوتا ہے۔ جب بڑھاپا غالب ہوتا ہے تو چہرے پر جھریاں پڑ جاتی ہیں۔

marfat.com

لڑکی ہونے کی صورت میں قدرت اس کے چہرے کو بالوں سے صاف رکھتی ہے۔ تاکہ اس کے چہرے کی نزاکت وحسن ظاہر ہو اور مردوں کے لیے یہ جاذب نظر ہو کہ بقائے نسل کا راز اس میں مضمر ہے۔

کیا یہ سب کچھ نظام اور کمال قدرت کا ستاہکاریوں یہ بے سود اور بے غرض ہے اور کیا عقل اس کو باور کرتی ہے۔ کہ جس شے کو قدرت نے ان گونا گوں ترکیبوں اور حکمتوں سے تیار کیا ہو اس کو مہمل یوں ہی چھوڑا جا سکتا ہے۔ ہرگز نہیں یقیناً کوئی اعلیٰ مقصد ہے جو اس کی تخلیق میں پوشیدہ ہے جس وقت بچہ رحم مادر میں ہو اگر اس کو خون کی صالح غذا نہ پہنچے تو وہ خشک ہو کر ہلاک نہ ہو جائے گا۔ جس طرح کہ نباتات پانی کے نہ ملنے سے سوکھ کر ہلاک ہو جاتی ہے۔

اگر بچے کی تکمیل کے بعد اگر عورت کو درد بے چین نہ کر دے جو بچے کے تولد کی دلیل ہے اور بچہ مکمل ہونے کے بعد اپنے وقت پر پیدا نہ ہو تو کیا بچہ رحم میں رہ جانے سے ماں اور بچہ دونوں ہلاک نہ ہو جائیں گے۔

پیدا ہونے کے بعد اگر مناسب غذا دودھ اس کو نہ ملے تو کیا بچہ بھوک و پیاس کی شدت سے ہلاک نہ ہو جائے گا۔

اور اگر وقت پر اس کے دانت نہ نکلیں اور وہ دوسری غذاؤں کو کھانے لگے تو غذا بغیر چبائے کھانے سے بدہضمی کی شکایت پیدا نہ ہوگی اور کیوں کر وہ اس قسم کی چیزوں کو چبائے گا۔ جب کہ منہ میں دانت نہ ہونگے اور اگر اس کے چہرے پر بال نہ ہوں تو وہ عورتوں اور بچوں ہی میں شمار کیا جائے گا۔ ہیبت جلال اور وقار

marfat.com

و دبدبہ جو انسان کے لیے بڑے بڑے کاموں میں ضروری جز پیدا ہو سکیں گے کیونکر پیدا ہو سکیں گے۔ یہ ساری چیزیں اور نعمتیں اس کو کس نے عطا کیں۔ اس خدا نے ہی انسان کو یہ تمام نعمتیں اپنے فضل و کرم سے عطا فرمائی ہیں۔

اس امر میں فکر کرو کہ کیوں کہ انسان کو شہوت جماع پیدا ہوتی ہے۔ اور پھر اس کے آلہ تناسل پر نظر کرو کہ وہ کس طرح سے رحم میں نطفہ کو پہنچانے کا سبب ہے اور پھر وہ حرکت جو نطفہ کے خارج کرنے کے مقتضی ہوتی ہے۔ اسی طرح اور دوسری حکمتوں پر نظر کرو۔ اور انسان کے دوسرے اعضاء کو دیکھو اور ہر ہر عضو کے کاموں پر نظر کرو کہ قدرت نے ہر ہر عضو کو کس کس کام اور غرض کے لیے کیا مناسب مشکل وصورت میں بنایا ہے۔

آنکھوں کو دیکھنے کیلئے ہاتھوں کو چھونے اور پکڑنے کے لیے پاؤں چلنے اور دوڑنے کے لیے معدہ کو کھانا ہضم کرنے کے لیے جگر کو ہضم کردہ کھانے سے چاروں اخلاط کو چھانٹنے اور حسب ضرورت تقسیم کرنے کے لیے منہ کو بات کرنے اور غذا داخل کرنے کے لیے، جسم کے خاص حصوں کو فضلات خارج کرنے کے لیے غرض کہ جب تم انسان کے جسم میں ہر چیز پر اس طرح فکر کرو گے تو معلوم ہوگا کہ قدرت نے اپنے پورے کمال وحکمت کا آئینہ اسکو بنایا ہے۔

غذا کے معدے میں پہنچنے پر غور کرو کہ کس حکمت سے معدہ غذا کو پکاتا ہے — پھر اس کے خالص اور صالح جز و کو جگر کے سپرد کر دیتا ہے باریک باریک عروق کے راستہ سے جو جگر تک جاتی ہیں ان عروق کو اتنا باریک خاص حکمت سے بنایا گیا

marfat.com

ہے کہ ایسا نہ ہو کہ فاسد اور غلیظ مواد جگر تک نہ پہنچ سکے جو فساد کا باعث ہو۔

گویا یہ عروق چھلنی کے قائم مقام ہیں کہ ہضم کئے ہوئے کھانے کو چھان کر ضروری اور صالح و مناسب جز و جگر تک پہنچاتی ہیں۔ جگر اس جز و کو خون میں تبدیل کرتا ہے خدا کی حکمت سے وہ غذا اب خون میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور یہاں سے وہ عروق و منافذ کی راہ تمام بدن میں پہنچتا ہے اور خالص جوہر حاصل کرنے کے بعد جو فاضل اور ردی مادہ بچتا ہے وہ ان اعضاء کی غذا کے لیے بہم پہنچایا جاتا ہے جن کی غذا وہی مادہ ہے گویا کہ جگر ایک اعلیٰ قسم کی ظرف ہے جس میں جسم انسانی کے لیے ہر قسم کی غذا تیار رہتی ہے۔ اور ادھر ادھر منتشر ہونے سے محفوظ رہتی ہے۔ اور حسب ضرورت اعضاء کو پہنچاتی جاتی ہے۔

کیا تم کو انسان کے تمام جسم میں ایک بھی چیز ایسی نظر آتی ہے جو فضول اور بے کار ہو اور اس کا کوئی مقصد اور اس سے غرض نہ ہو آنکھوں کو خدا نے اشیاء کے ادراک کرنے کے لیے بنایا ہے رنگوں میں تمیز کرنے کیلئے پیدا کیا ہے۔ اگر رنگ ہوتے اور آنکھیں نہ ہوتیں یا آنکھیں رنگوں کو ادراک نہ کرتیں تو ان مختلف رنگوں کے ہونے سے کیا فائدہ تھا۔ جس طرح یہ روشنی جو آنکھوں کی روشنی کے علاوہ ہے آنکھیں کے لیے نہ ہوتیں تو آنکھوں سے کیونکر فائدہ اٹھایا جا سکتا۔ آنکھیں تو اسی وقت کام کرتی ہیں جب کہ روشنی موجود ہو معلوم ہوا کہ روشنی کا وجود اس لیے ہے کہ آنکھیں اس کی مدد سے دیکھنے کا کام لیں۔ رنگوں کا وجود اس لیے ہے کہ آنکھیں ان کو دیکھ کر فائدہ اٹھائیں اور اشیاء میں تمیز کریں۔

marfat.com

کان خدا نے اس لیے بنائے کہ ان کے ذریعہ آواز سنیں۔ اگر آوازیں ہوتیں اور کان میں ان کے سننے اور ادراک کرنے کی قوت نہ ہوتی تو پھر آوازوں کے وجود سے کیا فائدہ اور غرض ہوتی یہی حال باقی تمام حواس کا ہے حواس اور محسوسات میں ایک ایسا لازمی رابطہ ہے کہ جس کا وجود بغیر حواس کے بے سود اور بے فائدہ ہوتے اور روشنی اور ہوا کا بھی یہی حال ہے اگر روشنی کا وجود نہ ہوتا جن کی بدولت اشیاء دکھائی دیتی ہیں۔ تو پھر حاسہ بصارت غیر مفید ہو جاتا اگر ہوا کا وجود نہ ہوتا جو کان میں آوازوں کو پہنچاتی ہے تو پھر کانوں کے ہونے سے کیا فائدہ پہنچتا۔

بہرے اور نابینا کی مشکلات کا اندازہ کیجئے

بہرے اور نابینائی مشکلات کا اندازہ کیجئے کہ اس کو ان دونوں نعمتوں کی محرومی کی وجہ سے کن کن مشکلات سے دوچار ہونا پڑتا ہے جب وہ چلتا ہے اور قدم اٹھاتا ہے اس کو یہ نہیں معلوم کہ وہ اپنا قدم کس جگہ رکھ رہا ہے آیا کسی مہلک اور خطرناک گڑھے میں اس کا پاؤں جا رہا ہے یا کسی نقصان دینے والے کیڑے یا جانور پر اپنا پیر رکھ رہا ہے نہ اس کو یہ معلوم کہ سامنے کیا ہے۔ جس طرف وہ چل رہا ہے آگے اگر کوئی بڑی مصیبت آ رہی ہے اس سے وہ قطعی بے بہرہ ہے۔ قدرت کی بہت سی نعمتوں سے وہ محروم ہے موجودات کے گونا گوں رنگ اس کے لیے بالکل بے کار ہیں۔

marfat.com

کالا، گورا، سرخ، پیلا سب اس کے لیے برابر ہیں۔

اور جو قوت سماعت سے محروم ہے بہرا ہے وہ تو غریب لذت کلام سے ہی ناواقف ہے آوازوں میں جو ایک لذت اور کشش ہوتی ہے اس سے وہ قطعاً محروم ہے وہ دلکش آواز اور بھدی اور بھونڈی آواز میں کیسا فرق کرسکتا ہے فرق تو جب کرے کہ آوازیں اس کے کان میں پہنچیں وہ تو ان کے تصور تک سے محروم ہے اگر کسی مجمع میں بیٹھا ہے یا کسی شخص سے مخاطب ہے اس کے لیے دونوں برابر ہیں۔ وہ لوگوں میں موجود ہوتے ہوئے بھی غیر حاضر ہے۔ زندہ ہوتے ہوئے اس کی حالت مردوں جیسی ہے۔

تیسرا وہ شخص جو قدرت کی نعمت عقل سے محروم ہے یعنی دیوانہ اور پاگل ہے اس کا درجہ تو جانوروں سے بدتر ہے جانور تو اچھے برے مفید اور غیر مفید میں فرق کر لیتے ہیں۔ لیکن وہ غریب یہ بھی نہیں کرسکتا۔ کیونکہ وہ عقل سے ہی محروم ہے جس کے ذریعہ اشیاء میں باہم امتیاز کیا جاتا ہے۔ اب تم قدرت کی بخشی ہوئی ان نعمتوں پر نظر کرو جو اعضاء کی شکل میں انسان کو عطا کی گئی ہیں اور ان قوتوں پر نظر کرو جو ان کے اندر قدرت کی طرف سے سامعہ، باصرہ، مدرکہ ذائقہ وغیرہ عطا ہوئی ہیں جن کی بدولت انسان اپنی زندگی کی جملہ ضروریات کو فراہم کرتا ہے اگر ان میں سے ایک بھی کم ہو جائے تو اس کام میں خلل آجائے اور یہ اس کے لیے بڑا حادثہ ہوگا۔

marfat.com

نعمت کی قدر و قیمت کھونے پر حاصل ہوتی ہے

جو شخص ان میں سے ایک چیز سے بھی محروم کر دیا جائے تو گویا قدرت نے اسکو بڑی آزمائش میں ڈال دیا۔ اور خدا کی نعمت کی قدر و قیمت اس کو اس کے کھونے پر حاصل ہوئی اب وہ اس نعمت کی محرومی پر بجز صبر کے اور کیا کر سکتا ہے بجز اس کے کہ اس محرومی کی وجہ سے جو جو مشکلات سامنے آئیں اسکو صبر و سکون سے برداشت کرے تاکہ آخرت میں خدا اسکو اجر عطا فرمائے۔ اور ان کا نعم البدل بخشے خدا کی قدرت اور اسکی حکمت دیکھو کہ ہر حال میں اس کی رحمت بندوں پر ہے نعمت کے ملنے پر شکر کی صورت میں اور نعمت سے محرومی پر صبر کی صورت میں۔

انسان کے اعضاء پر نظر کرو بعض عضو فرد یعنی ایک ایک ہیں۔ اور بعض زوج یعنی دو دو پھر ان اعضاء کے ان کاموں اور ذمہ داریوں پر نظر کرو جن پر یہ مامور اور متعین ہیں کہ کس کس حکمت اور مصلحت سے قدرت نے یہ اعضاء خلق کیے ہیں ایک سر کو لیجئے کہ اپنے وجود میں تنہا ہے لیکن کتنے حواس اور قوتوں کو اپنے میں لیے ہوئے ہے اگر سر پر ذرا بھی کسی اور چیز کا اضافہ ہو جائے گا۔ تو اس پر بار ہو گا۔ اگر سر بجائے ایک کے دو ہوتے تو ایک کے بات کرنے کی صورت میں دوسرا معطل رہتا۔ اگر دونوں ملکر بات کرتے تو پھر بھی ایک کا وجود بے کار رہتا۔ اگر ایک سر ایک بات کرتا اور دوسرا سر دوسری جو پہلی سے مختلف ہوتی تو پھر مخالف

marfat.com

کے لیے یہ سمجھنا اور فرق کرنا دشوار ہوتا کہ ان دونوں باتوں میں سے کونسی مراد ہے۔

جسکا ایک ہاتھ بیکار ہو جاتا ہے

بخلاف ہاتھوں کے کہ قدرت نے ۲ ہاتھ دیے ہیں کہ اگر ایک ہاتھ ہوتا تو پھر انسان کو کام کی انجام دہی میں بڑی دشواری ہوتی یقیناً ۲ ہاتھوں کا ہونا ہی عین حکمت ہے۔ جسکا ایک ہاتھ بیکار ہو جاتا ہے اور ایک سے وہ اپنے کاموں کو کرتا ہے اس سے پوچھے کہ اسکو کیسی تکلیف ہے اول تو وہ اتنا کام نہیں کر سکتا جو دونوں سالم وتندرست ہاتھوں والا کام کر سکتا ہے پھر جو تکلیف اور صعوبتیں ایک ہاتھ والا محسوس کرتا ہے۔

- اسی طرح دو پاؤں کے ہونے کی حکمت ظاہر ہے کہ اگر اس سے کم ہونے کی صورت میں چلنا ممکن ہی نہ تھا۔

آلات صوت کی ہی ترکیبی پر غور کرو، منہ کو دیکھو وہ بالکل ایک کھڑکی کی طرح ہے آوازوں کے باہر لانے کیلئے زبان ہونٹ دانت حروف کو بنانے کا کام دیتے ہیں۔ منہ میں اگر یہ چیزیں نہ ہوں یا ضائع ہو جائیں پھر دیکھئے کہ بات کرنے میں اس پر کیا گزرتی ہے۔ اور منہ آواز کے باہر لانے کے علاوہ ہوا کو پھیپھڑے تک پہنچانے کا کام بھی انجام دیتا ہے جس سے قلب کو راحت ملتی ہے اگر یہ نبض کا سلسلہ نہ ہو یا کچھ دیر کو روک دیا جائے تو قلب کو بڑی تکلیف

marfat.com

اور اذیت پہنچے گی زبان سے کھانے میں جو مدد ملتی ہے اور دانتوں سے کھانے چبانے اور پینے میں جو امداد ہوتی ہے اور ہونٹ سے کس طرح سے کھانے اور پینے میں مدد ملتی ہے اور منہ کے لیے کس طرح وہ دونوں ہونٹ دروازہ کا کام انجام دیتے ہیں اس تمام بیان سے یہ بخوبی واضح ہو گیا کہ یہ تمام اعضاء انسانی بے شمار فوائد اور مصالح پر مبنی ہیں ان میں ذرا بھی کمی بیشی ہو جائے تو کام میں خلل واقع ہو یہ سب قدرت کے خاص انداز اور تدبیر سے ہے۔

دماغ کی ساخت کیسی حیرت انگیز بنائی

دماغ کو لیجئے۔ اگر اس کو کھولیں تو اس میں ایک دوسرے کو لپٹا ہوا پاؤ گے تاکہ صدمات سے محفوظ رہے اس پر کھوپڑی کا ڈھکن چڑھا ہوا ہے جس پر بالوں کی حفاظت اور زینت کے لیے پیدا کیا ہے تاکہ سردی اور گرمی کے اثر سے محفوظ رہے پس دیکھو قدرت نے دماغ کی حفاظت کے لیے کیا کیا سامان کیا ہے وہ خوب جانتا ہے کہ دماغ ایک نازک ترین شی ہے اس لیے اس نے اسکو اچھی طرح محفوظ رکھا ہے کہ تمام حواس کے لیے اصل ہے۔ بدون اسکے تمام حواس معطل ہیں۔

قلب کو دیکھو کہ سینہ کے بند صندوق میں کس طرح سے محفوظ ہے اس پر جھلی کا غلاف چڑھا ہوا ہے اس کو ہر چہار طرف سے گوشت اور اعصاب سے مستحکم کیا ہے۔ یہ اعضاء میں اشرف ہے اور بحیثیت بادشاہ کے ہے اس لیے اسکی حفاظت

marfat.com

ایسی ہی ضروری تھی۔

حلق کو دیکھو قدرت نے اس میں دوراستے بنائے ہیں ایک آواز کے آنے کے لیے جسکو حلقوم کہتے ہیں اور جو پھیپھڑے تک پہنچتا ہے۔ دوسرا غذا کے جانے کے لیے جس کا تعلق معدہ سے ہے حلقوم پر ایک پردہ لگا ہے جو کھانے کو آنے سے روکتا ہے۔ پھر پھیپھڑے کو پنکھے کے قائم مقام بنایا کہ قلب کو ہوا پہنچا کر اسکو تازہ دم رکھے اور شدت گرمی اور جس سے قلب کے کام میں خلل نہ پڑے اور ہوا نہ ملنے سے قلب کی حرکت بند ہو کر انسان کی ہلاکت کا باعث نہ ہو۔ اس لیے اس کے اندر کے حصہ خلاء کو ہوا سے بھرا رکھا ہے۔ تاکہ برابر قلب کو ملتی رہے۔

پیشاب و پاخانہ کے راستوں پر نظر کرو کہ قدرت نے کس حکمت سے ان کے راستے نالیاں بنائی ہیں۔ کہ ضرورت پر کام دیتی ہیں اور بلاضرورت وہ جاری نہیں ہوتیں ورنہ انسان کی زندگی اس دائمی جریان سے اجیرن بن جاتی اور وہ کسی وقت بھی پاک و طاہر نہ رہ سکتا۔

فخذین رانوں اور سرین کو دیکھو کہ قدرت نے کس طرح ان کو پر گوشت بنایا ہے کہ بیٹھنے میں انسان کو کوئی اذیت اور تکلیف نہیں ہوتی جیسے کہ کمزور اور دبلا پتلا انسان جس کے جسم پر گوشت کم ہوتا ہے اور رانیں گوشت سے خالی ہوتی ہیں وہ بیٹھنے میں بڑی تکلیف محسوس کرتا ہے کیوں کہ گوشت کی نرم گدی اس کے نیچے نہیں ہوتی۔

انسان کے آلہ تناسل پر نظر کرو۔ کہ اگر ہر وقت وہ مسترخی ڈھیلا رہتا تو پھر

marfat.com

رحم میں منی کے پہنچانے کی کیا شکل ہوتی۔ اور اگر ہر وقت وہ قائم ہی رہتا تو کام کرنے میں چلنے پھرنے میں بڑی دشواری ہوتی اس لیے قدرت نے اس کو ایسا بنایا ہے کہ ضرورت کے وقت وہ قائم وسیدھا ہوتا ہے اور بلاضرورت وہ نرم اور چھوٹا ہو کر کالعدم ہو جاتا ہے گویا کہ وہ موجود نہیں ہے اور اس میں کبھی شہوت پیدا نہیں ہوتی۔

مکان کے حصوں میں بیت الخلاء تمام حصوں سے زیادہ پردہ اور سکون کا مقام ہوتا ہے۔ کیونکہ انسان وہاں جا کر فطری تقاضے یعنی قضائے حاجت کر کے اس اضطراب اور گھبراہٹ کو رفع کرتا ہے جو قضائے حاجت سے قبل اس کو لاحق تھی اور وہاں وہ برہنہ ہو کر بیٹھتا ہے۔ قدرت کے کمال حسن تدبیر سے اس کا وہ مقام (مخرج براز) جسم میں انتہائی پوشیدہ جگہ پر بنایا پھر دونوں طرف پر گوشت رانوں سے اس کا اوبھی پردہ کر دیا گویا وہ برہنہ ہوتے ہوئے بھی ایک حد تک ڈھکا ہوا ہے۔

بالوں کو مناسب جگہ پیدا کرنے کی حکمت

بالوں اور ناخون کی پیدائش پر غور کرو جو بڑھتے رہتے ہیں ان کے تراشنے میں بڑی مصلحت ہے پھر ان بالوں اور ناخنوں کو بے حسن بنایا کہ تراشنے میں انسان کو اذیت نہ ہو۔ ورنہ دو صورتوں میں سے ایک لازمی ہے یا تو ان کو اذیت کے خوف سے یوں ہی اپنی حالت پر چھوڑ رہے دیتا اور حد سے زیادہ بڑھ جانے

marfat.com

پر اس کی شکل وحشیوں جیسی بدنما ہو جاتی یا پھر ان کو تراشتا اور مناسب مقدار میں ان کو کرتا تو تراشنے کی اذیت کو محسوس کرتا۔

پھر بالوں کے اگنے کے مقامات پر غور کرو اگر آنکھ کے اندر بھی بال اگتے تو پھر انسان اسکی وجہ سے اندھا ہو جاتا کیونکہ آنکھ جیسی نازک ولطیف شے اس کو کیونکر برداشت کرتی۔ اور اگر منہ کے اندر بال ہوتے تو کھانے پینے میں جو اذیت ہوتی ظاہر ہے کہ انسان پر کھانے پینے کا لطف حرام ہو جاتا۔ اسی طرح اگر ہاتھ کی ہتھیلی میں بال ہوا کرتے تو چھونے اور پکڑنے کی لذت سے انسان محروم ہو جاتا۔ اور بہت سے کام کرنے میں وہ مانع ہوتے اسی طرح اگر بال اندرون فرج (شرمگاہ) میں ہوتے تو لذت جماع سے انسان محروم ہوتا پس ان باتوں سے خدا کی قدرت کا اندازہ کرو۔ کہ اس نے کس طرح ہر چیز کو اپنے صحیح مقام پر رکھا ہے اور انسان کو لذت و آرام کے مواقع دیئے ہیں اور بے محل اشیاء کو نہیں رکھا کہ انسان کا عیش و آرام منغص ہو جاتا۔

انسان کی جسمانی ضروریات

پھر اس پر غور کرو کہ قدرت نے انسان کے اندر کھانے پینے سونے اور جماع کرنے کی ضرورتوں کو پیدا فرمایا ہے اور اس کے اظہار کے کیسے دواعی اور محرکات بنائے۔

بھوک و پیاس کھانے پینے کی طلب کے محرکات ہیں اور کھانا پینا یقیناً

marfat.com

انسان کی زندگی کے لیے ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ ہوا پانی۔

سونا اور نیند کا آنا یہ بھی انسان کے لیے طبعی طور پر ضروری ہے اس کے بغیر بدن انسنی کو راحت و آرام اور قوتوں میں از ہو نو تازہ حیات نہیں ہو سکی تاوقتیکہ انسان کچھ دیر سوئے نہیں تا کہ پھر تازہ دم ہو سکے۔

انسانی جسم میں خواہش جماع کیوں رکھی گئی

خواہش جماع کا ہونا جماع و محبت کے لیے دواعی و محرکات سے ہے جو نسل و بقائے نسل کے لیے انتہائی ضروری ہے انسان کی طبیعت میں محرکات و دواعی کا ہونا از بس ضروری ہے۔ اگر یہ محرکات نہ ہوں تو انسان بسا اوقات دوسرے مشاغل میں رہ کر اُن ضروری چیزوں سے بے پرواہ اور غافل رہے اور اس طرح اسکی قوت جسمانی کمزور ہو کر ان میں سستی آجائے اور پھر یہ ہلاکت کا باعث ہو۔

اسی طرح اگر جماع محض حصول اولاد کی خاطر ہوتا تو نسل منقطع ہو جاتی۔ کیوں کہ بہت سے ایسے عوارض ہیں جن کی وجہ سے وہ اس طرف توجہ نہ کرتا اور یہ بے توجہی انقطاع نسل کا موجب ہوتی پس قدرت کی اس حکمت پر نظر کرو کہ اس نے انسانی طبیعت میں ان خواہشات کو اس طرح ودیعت کیا ہے کہ انسان جماع کے لیے مضطر ہوتا ہے اور پھر اس سے فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

marfat.com

بدن کی ترتیب وترکیب کو دیکھو

بدن کی ترتیب و ترکیب کو دیکھو کہ بدن بمنزلہ دار الملک اور......

دار السلطنت کے ہے جس میں نوکر خدمت گار اپنے اپنے کام پر حاضر ہیں ایک کے سپرد ایک خدمت ہے تو دوسرا اسکی امداد کے لیے حاضر ہے گھر میں ذرا گندگی اور متعفن مادہ پیدا ہوا فوراً خادم نے اسکو باہر نکال کر پھینک دیا کہ مکان صاف ستھرا رہے یوں سمجھو کہ اس مثال میں بادشاہ تو وہ خالق ہے جس نے ان تمام اشیاء کو پیدا فرمایا ہے اور بدن انسانی بمنزلہ مکان کے ہے اور اعضاء ہاتھ پاؤں ناک کان آنکھ یہ سب بمنزلہ خدام کے ہیں اور عقل وعقط وغضب وغیرہ۔ یہ سب قوم کی جگہ ہیں ۔ کہ اگر مذکرہ بالا میں سے ایک بھی کم ہو جائے تو پھر نظام جسم خراب ہو جائے اور لینا، دینا، دیکھنا، چلنا، پھرنا حفاظت وغیرہ ان تمام کاموں میں حرج ہو جائے نہ راستہ کو پہچان سکے نہ علم سے فائدہ اٹھا سکے نہ نفع حاصل کر سکے نہ نقصان سے اپنے آپ کو بچا سکے نہ اپنی تحریر سے فائدہ اٹھا سکے نہ گزشتہ واقعات سے عبرت حاصل کر سکے یہ تمام دشواریاں کسی ایک چیز کے نہ ہونے سے پیش آسکتی ہیں ۔ پھر ان تمام نعمتوں پر نظر کرو جو خدا نے دے رکھی ہیں ۔ اگر وہ سب معدوم ہو جائیں ۔ تو پھر انسان کا وجود ہی معطل ہو جائے اس سے خدا کے فضل واحسان کا اندازہ کرو ۔ اور پھر اسکی حکمتِ عملی پر غور کرو ۔ (واما بنعمة ربک فحدث)۔

marfat.com

قوت حافظہ یقیناً بڑی نعمت الٰہی ہے

لیکن نسیان (بھول) یہ بھی خدا کی بڑی نعمت ہے اور بڑی حکمت اس میں پوشیدہ ہے اگر انسان میں بھول و چوک کا مادہ نہ ہوتا تو انسان ہر وقت رنج و غم میں مبتلا رہتا اور پھر اس کرب و الم سے اس کی جان پر بن جاتی وہ آفات و مصائب کو ہر وقت ذہن میں یاد رکھتے ہوئے دنیا کی تمام لذتوں سے محروم رہتا کہ اس حالت میں اس کے لیے کسی سے نفع حاصل کرنا ممکن نہ تھا۔ کیوں کہ رنج و غم سے اس کی قلبی کیفیت اتنی خراب رہتی کہ وہ اپنی زندگی تک سے بیزار ہو جاتا ظالم سے ذرا سی غفلت کی توقع حاسد سے بھول و نسیان کا امکان اور کسی بدخواہ کی طرف سے ادنیٰ سی غفلت ان میں سے کسی کی توقع کا امکان نہ ہوتا پس قدرت کی اس حکمت کو دیکھئے کہ اس نے حفظ و نسیان دو متضاد چیزیں انسان میں جمع کر دی ہیں۔ اور دونوں میں بڑی بڑی حکمتیں اور مصلحتیں پوشیدہ ہیں پھر قدرت کی اس حکمت کی داد دیجئے کہ اس نے انسان میں بعض مخصوص وہ صفتیں دی ہیں جو دیگر حیوانات میں نہیں دیں مثلاً حیاء کا مادہ قدرت نے انسان کو ودیعت کیا ہے اگر حیاء و شرم انسان میں نہ ہو تو انسان گناہ کرنے سے کبھی نہ رکے ضروریات کو پورا نہ کرے مہمان کی خاطر مدارت نہ کرے اچھے کام کرنے کی رغبت نہ ہو برے کام سے اجتناب نہ کرے۔ کیونکہ بہت سے کام انسان لوگوں سے شرم و حیاء کی وجہ سے کرتا ہے امانتوں کو واپس کرتا ہے والدین کے حقوق ادا کرتا ہے بے حیائی کے

marfat.com

کاموں سے رکتا ہے یہ سب امور حیاء وشرم ہی کے سبب سے انسان کرتا ہے پس ایک حیاء کے ہونے کے فوائد اوراس کے نہ ہونے کے باعث اتنے نقصانات ہیں پس اسی پر دوسری نعمتوں کو قیاس کرو۔

قوت گویائی پر نظر کرو

جس کی بدولت انسان تمام جانوروں سے ممتاز ہے۔جس کے برکت سے اپنے مافی اضمیر کا اظہار کرتا ہے اور دوسرے کو سمجھا دیتا ہے اور دوسرے کے مافی اضمیر کو سمجھ لیتا ہے اگر قدرت نے یہ نعمت نہ بخشی ہوتی تو افہام وتفہیم کیونکر ممکن ہوتا۔

اسی طرح نعمت کتابت پر غور کرو جسکی بدولت آج ہزاروں برس پیشتر کے حالات معلوم کر لیتے ہیں اور ہمارے حالات و واقعات آنے والوں کو صدیوں تک معلوم ہوتے رہیں گے۔ اس کی برکت سے ہمارے علوم آداب معاملات حساب وکتاب سب کچھ کتابوں میں محفوظ ہیں۔ بھول جائیں تو کتابت کو دیکھ کر یاد کرلیں اگر کتابت کی نعمت قدرت سے ہم کو نہ ملتی تو ہم اپنے سے قبل کے زمانے کے حالات سے قطعاً ناواقف رہتے اورعلوم وفنون سب ضائع ہو جاتے بلکہ اخلاق وآداب اور فضائل سب ہی نعمتوں سے یکسر ہم محروم ہو جاتے اور معاملات میں بڑی دشواری پیدا ہو جاتی ہے۔

اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ کلام وکتابت یہ انسان کے لیے کسی چیزیں

marfat.com

ہیں یہ امور طبعیہ میں سے نہیں ہیں اور اس لیے عربی، ہندی، رومی خطوط میں ہم بین اختلافات پاتے ہیں اور یہی حال کلام کا ہے کہ یہ ایک اصطلاحی چیز ہے اسمیں بھی اختلاف کا ہونا یقینی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارا مقصد کتابت سے ملکہء کتابت ہے یعنی خدا کی بخشی ہوئی وہ قدرت جو اس نے انسان کو ہاتھوں میں انگلیوں میں ہتھلیوں میں بخشی ہے اور ذہن وفکر کو عطا ہوتی ہے اس میں کسب کا کوئی دخل نہیں۔

اسی طرح اگر زبان اور قوت نطق اور اس میں ذہن وفکر کی ترکیب نہ ہوتی تو انسان ساری عمر کبھی نہیں بول سکتا تھا پس خدا کا کتنا بڑا کرم ہے کہ اس نے ایسی مفید اور کام کی چیزیں انسان کو عطا فرمائیں پھر قوت غضب پر نظر کرو جو قدرت نے انسان میں ودیعت رکھی ہے جسکی وجہ سے موذی اور نقصان دہ اشیاء کو دفع کرتا ہے اور مادہ حسد کی وجہ سے منفعت کرتا ہے مگر قدرت نے انسان کو ان دونوں قوتوں میں معتدل رہنے پر مامور فرمادیا ہے۔ کہ ان میں سے کسی چیز میں بھی اگر تجاوز کرے گا تو پھر شیطانی صفات یقیناً اس میں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اور شیطانی درجہ اور رتبہ اسکو حاصل ہو جاتا ہے۔ اس لیے غضب کی حالت میں اس پر لازم ہے کہ دفع شر میں وہ بہت تدبر سے کام لے اور حسد کے وقت وہ ضبط کو کام میں لائے کیونکہ حسد میں دوسروں کی نعمت کے زوال اور خود کو کامران ہونے کی خواہش ہوتی ہے اور غبطہ میں زوال نعمت دوسروں سے نہیں ہوتا محض حصول مشابہت اور مماثلت مقصود ہوتا ہے۔

marfat.com

قدرت نے کمال حکمت سے انسان کو بعض مفید چیزیں عطا کیں اور بعض چیزوں سے باز رکھا ہے۔

انسان میں قدرت نے امید اور تمنا کا مادہ عطا کیا

اس میں بھی انسان کی فلاح اور مصلحت ہے۔ مثلاً انسان میں قدرت نے امید اور تمنا کا مادہ عطا کیا۔ جسکی وجہ سے دنیا کی آبادی اور تناسل کا سلسلہ قائم دائم ہے۔ اس کی بدولت کمزور اور غریب طبقہ کے لوگ طاقتور اور دولت مند طبقہ سے فائدہ اٹھاتے ہیں بڑے بڑے بااختیار لوگ دنیا کو آباد کرتے ہیں اور ان کی اس تعمیری کوششوں سے کمزور طبقہ کے لوگوں کو ضمناً بے شمار فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

انسان بہر حال تخلیقی طور پر کمزور پیدا ہوا ہے۔ اگر وہ گذری ہوئی قوم کے بنائے ہوئے مکانات اور تعمیری چیزوں کو نہ دیکھتے تو نہ تو اس کے رہنے کے لیے کوئی مکان ہوتا اور نہ اس کے پاس ایسا آلہ اور سامان ہو جس کے ذریعہ وہ اپنی ضرورت کی چیزیں از سر نو تعمیر کرے۔ گویا یہ قوت امل (آرزو) موجودہ لوگوں کے لیے عمل کا پیش خیمہ ہے کہ ان کو عملی دنیا میں سر گرم، پیدا ہوتی ہے۔ آنے والوں کے لیے یہ لوگ ایسی بے شمار چیزیں چھوڑ جائیں گے جن سے وہ فائدہ اٹھائیں گے اور قیامت تک یہ سلسلہ اسی طرح جاری اور ساری رہے گا یہ سب اس (آرزو) برکتیں ہیں۔

marfat.com

بعض چیزوں سے انسان کو مصلحتاً قدرت نے باز رکھا مثلاً اس کی ساری عمر کی مدت اور اسکی موت کا علم۔

عمر کی مدت اور اسکی موت کا علم

اگر انسان کو اپنی عمر معلوم ہوتی اور وہ عمر کم ہوتی تو پھر اس کو زندگی میں کوئی مزہ نہ آتا۔ اور دنیا کے کاموں میں کوئی حصہ نہ لیتا۔ حتیٰ کہ وجود نسل اور تعمیر میں وہ ذرا بھی جدوجہد نہ کرتا۔ اور اگر مدت عمر دراز ہوتی اور اس کو معلوم ہوتا تو وہ خواہشات کا بندہ بن جاتا اور حدود سے تجاوز کرتا۔ اور بڑی مہلکات میں گھس پڑتا اس لیے کہ عمر کی مدت اس کو معلوم ہوتی تو وہ اپنی مدت کا خیال بھی دل میں نہ لاتا۔ اب کیونکہ قدرت نے اس کو اس سلسلہ میں قطعاً ناواقف رکھا ہے تاکہ ہر وقت اس کو موت کا کھٹکا لگا رہے اور خواہشات میں پڑنے سے خدا کا خوف اور پھر موت کا ڈر بھی پیدا ہو اور موت سے پہلے نیکیوں کے ذخیرہ کرنے کا خیال دل میں رہے۔

انسان کے لیے مختلف نعمتیں

انسان جن جن چیزوں سے نفع اٹھاتا ہے ان پر نظر کرو۔ قدرت نے اس میں کیا کیا حکمتیں اور مصلحتیں رکھی ہیں اور کیسی لذتیں اور ذائقے قدرت نے کھانوں میں پیدا کیے ہیں قسم قسم کے کھانے اور ان میں الگ الگ مزے طرح

marfat.com

طرح کے پھل ان کے مختلف رنگ ان کی خوشبو کیسی بھلی معلوم ہوتی ہے سواریوں پر نظر کر و ان کے اقسام کو دیکھو ان سے کیا کیا آرام اور فائدے حاصل ہوتے ہیں قسم قسم کے پرندے اور ان کی بولیاں سنو ان کی دلکش آوازیں اور سریلے نغمے ان کو سن کر انسان مست ہوتا ہے سکے اور نقود پر نظر کرو کہ ان کے ذریعہ سے انسان اپنی ضروریات کو کیوں کر پورا کرتا ہے جڑی بوٹیوں کو دیکھو انسان اپنی تندرستی اور قوت کے لیے ان سے کیا کیا فائدے حاصل کرتا ہے کھانے کے جانوروں پر غور کرو ان کے گوشت میں خدا نے کیسی لذت بنائی ہے پھر ان جانوروں سے کھیتی باڑی میں کس طرح کام لیا جاتا ہے۔ آب پاشی کے لیے ان کو کس طرح استعمال کیا جاتا ہے۔ پھر پھولوں کو دیکھو ان میں کیسی بھینی بھینی خوشبو آتی ہے ان سے کیسے کیسے تیل اور عطر نکالے جاتے ہیں پھر انسان اس کو جسم اور لباس پر لگا کر محفلوں اور مجلسوں میں شریک ہوتا ہے مختلف رنگ کے لباس اور کپڑوں کو دیکھو پھر موسم کے اعتبار سے ان لباسوں کی اقسام پر نظر کرو۔ قدرت نے انسان کو عقل و سمجھ عطا فرمائی اور ان چیزوں سے فائدہ اٹھانے کا موقع عطا کیا ہے قدرت کی کیسی کاریگری ہے کیسی کیسی عجائبات ان میں پوشیدہ ہیں جن کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے، محنت اور کوشش کے سلسلہ میں قدرت نے انسان کو مختلف طبیعتیں اور ضرورتوں کا حامل بنایا ایک انسان ایک چیز سے ایک فائدہ اٹھاتا ہے دوسرا اسی چیز سے دوسرا فائدہ اٹھاتا ہے اسی کوشش کی بدولت ایک دولتمند ہے اور دوسرا فقیر۔ دولتمند کا سبب ہے لوگوں محنت اور کوشش کے اختلاف کی مثال ایک کم سن بچے کی سی ہے کہ

marfat.com

بسا اوقات وہ نادانی اور نا سمجھی کی وجہ سے ایسی چیزوں میں مشغول ہو جاتا ہے۔

جو اس کو نقصان پہنچاتی ہیں اور ان چیزوں میں منہمک ہو جاتا ہے کہ اس سے علیحدہ کرنا ایک مصیبت ہو جاتا ہے۔

دنیا کی چیزوں میں بے شمار حکمتیں اور لطائف ہیں۔ ان کو شمار کرنا اور ایک ایک چیز کو تفصیل سے بیان کرنا انسان کے بس کی بات نہیں اور نہ انسان ہر چیز کے وجود کی حقیقت و حکمت اور اس کی کنہ کو پہنچ سکتا ہے۔ مخلوقات کی جملہ حکمتیں اور مصلحتیں اس حکیم مطلق کو ہی معلوم ہیں جس کی رحمت عام ہے اور جس کا علم وسیع اور ہر شی کو محیط ہے۔

marfat.com

انسان اشرف المخلوقات ہے

قدرت نے انسان کو بڑا اشرف و مرتبہ عطا کیا ہے جو دوسری مخلوقات کو نہیں دیا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں فرمایا ہے۔

ولقد کرمنا بنی آدم وحملنهم فی البر والبحر ورزقنهم من الطیبات وفضلنهم علی کثیر ممن خلقنا تفضیلا۔
(بنی اسرائیل:۷۰)

اور بے شک ہم نے اولاد آدم کو عزت دی ان کو خشکی اور تری میں سوار کیا ان کو ستھری چیزیں روزی دیں اور ان کو اپنی بہت سے مخلوق سے افضل کیا۔ (کنزالایمان)

یہ شرف وعزت انسان کو قوت ادراک اور عقل وشعور کی بدولت ملا ہے جس سے دوسرے حیوانات محروم ہیں۔ اور انسان اس عقل ہی کی بدولت ممتاز ہے اسی کی بدولت وہ ملا اعلیٰ سے قریب تر ہے اسی کی برکت سے وہ کائنات و مصنوعات میں غور وفکر کر کے خالق کی معرفت وقدرت کو پہچانتا ہے خود اپنی ہستی اور وجود پر نظر کر کے خدا کی حکمت وقدرت کی معرفت حاصل کرتا ہے۔ خدا نے کلام پاک میں فرمایا ہے۔

وفی انفسکم افلا تبصرون ۔ خود تمہاری ذات میں قدرت کی نشانیاں موجود ہیں تم دیکھتے نہیں ہو۔

marfat.com

انسان جب وہ اپنے وجود اور اصل پر غور کرتا ہے اور نظام جسم پر غور وفکر کرتا ہے اور قدرت کی عطا کردہ حکمتوں اور قوتوں میں تدبر کرتا ہے۔ تو پھر وہ خدا کی عظمت وحکمت کا دل سے اعترافات کر لیتا ہے اس کی کمال تدبیر اور لا ل حکمت کو تسلیم کرتا ہے۔ اسی عقل کی بدولت وہ اچھے برے کھوٹے کھرے مفید ومضر میں تمیز کرتا ہے۔ اس عقل کے وجود کو نہ کسی جسم کی شکل میں محسوس کرتا ہے۔ نہ اس کی بو سونگھتا ہے نہ اسکا ذائقہ چکھتا ہے نہ اس کی مشکل دیکھتا ہے اس کے باوجود اس کے وجود سے انکار نہیں کر سکتا۔ اس کے فیضان برکات سے منکر نہیں ہو سکتا۔ وہ دیکھتا ہے کہ صرف عقل کی طاقت وقوت کی بدولت وہ ہزاروں آنکھوں سے غائب چیزیں کو دیکھ لیتا ہے نہ آنکھوں کی رسائی ہے نہ کانوں کی پہنچ یہ ساری قوتیں جہاں عاجز ہیں وہاں عقل کی قوت وطاقت اپنا کام کرتی ہے آسمان وزمین کے عجائبات و مناظر ان آنکھوں سے پوشیدہ ہیں مگر عقل کے سامنے بے نقاب ہیں۔ قدرت کے وہ مظاہر جو ان حواس ظاہری سے مستور ہیں شعور وعقل کے نزدیک سب بے حجاب ہیں اب جتنا علم سے اس کو جلا دو اتنی ہی اس میں نور روشنی بڑھتی ہے اور پھر آسمان سے ماوراء اوپر کی کائنات اور تحت اثری میں معدنیات ومغیبات سب عقل کے سامنے روشن ظاہر ہوتی جاتی ہے۔

اپنے اعضاء وجوارح پر جب انسان نظر کرتا ہے کہ وہ ارادہ کے ساتھ ہی حرکت میں آجاتے ہیں اور یہ حرکت اتنی سریع ہوتی ہے کہ یہ فیصلہ کرنا ناممکن ہو جاتا ہے کہ آیا ارادہ اور حرکت دونوں میں مقدم کون ہے اور موخر کون اگرچہ رتبہ

marfat.com

ارادہ مقدم ہوا کرتا ہے مگر قدرت نے جوارح کو انسان کی قوت ارادی کے ایسا تابع و مطیع کر دیا ہے۔ کہ ارادہ کے وجود میں آتے ہی جسم کے اعضاء اس کی فرمانبرداری کے لیے حاضر ہو جاتے ہیں۔

اس عقل و شعور اور ادراک کے باوجود انسان اپنی حقیقت کے سمجھنے سے کماحقہ قاصر ہے۔ کبھی وہ اپنے لیے یہ فیصلہ کرتا ہے کہ میں اس معاملہ میں قطعاً جاہل ہوں اس کے باوجود وہ بڑے بڑے مشکل و آسان میں کام کرتا ہے اور باریک باریک چیزوں کو سمجھتا ہے کبھی وہ اپنے متعلق جاننے کا دعویٰ کرتا ہے لیکن وہ ایسی باتیں کر گزرتا ہے کہ انجام وہ نادم و پشیمان ہوتا ہے۔

انسان میں موجود مختلف صلاحیتیں

کبھی کسی چیز کو یاد کرتا ہے لیکن بھول جاتا ہے۔ کسی چیز کو بھلانا چاہتا ہے لیکن بھلا نہیں سکتا۔ چاہتا ہے کہ اپنا وقت عیش و عشرت میں گذارے اور رنج والم کو پاس نہ آنے دے لیکن اچانک ایسے حالات جو اسباب ظاہر ہوتے ہیں کہ اس کی تمام خوشی رنج والم سے بدل جاتی ہے کبھی کسی معاملے میں وہ اپنے آپ کو ہوشیار اور ہر وقت متنبہ رکھنا چاہتا ہے لیکن وہ اس سے غفلت میں ہو جاتا ہے ایک طرف اس کو ہر چیز کو جاننے کا دعویٰ ہے لیکن تجربات سے اس کی جہالت و نادانی ظاہر ہوتی ہے اور کبھی وہ اپنے کو قطعاً کورا اندھا اور بے بہرہ تصور کرتا ہے لیکن بڑی بڑی تدبیریں اور حکمتیں اس سے صادر ہوتی ہیں جس سے اسکی قابلیت اور علم کا

marfat.com

اندازہ ہوتا ہے پھر بھی وہ اپنی حقیقت سے ناواقف ہی ہے۔ آواز کیوں کر پیدا ہوتی ہے کس طرح نکلتی ہے کہاں تک پہنچتی ہے کلام کے حروف کیونکر مرتب ہو کر ایک بامعنی شکل اختیار کرتے ہیں۔ اسکی نگاہ کہاں تک کام کرتی ہے۔ کیونکر وہ اپنی آنکھ سے بصارت کا کام لیتا ہے یہ آنکھوں میں نور کس طرح سے اور کہاں سے آتا ہے۔ اور کس طرح وہ اشیاء کو دیکھتا ہے۔ اس کے قلب میں ارادہ کیونکر پیدا ہوتا ہے۔ وجود سے پہلے یہ کہاں تھا وغیرہ وغیرہ ان تمام چیزوں کے علم سے وہ قدرت کے کمال اور اس کی بالغ حکمت کو تسلیم کرتا ہے۔ اگرچہ حقیقت علم سے ابھی تک بے بہرہ ہے۔

قدرت نے انسان میں خواہش پیدا کی

قدرت نے انسان میں خواہش پیدا کی جو اسکی طبیعت کے مناسب ہے اگر وہ خواہش کے استعمال کرنے میں اپنے نورِ عقل سے کام لے تو وہ مہلکات سے اپنے کو محفوظ رکھ سکتا ہے اور بلند مرتبہ تک پہنچ سکتا ہے اور اگر اس خواہش کو اغراض نفس کے لیے استعمال کرے تو پھر نورِ معرفت سے اسکو کوئی حصہ نہیں مل سکتا اور نہ اس امور کو وہ حاصل کر سکتا ہے جن کے حصول پر روز قیامت بڑے اجر ملنے کا وعدہ ہے۔ ثواب و عذاب ان امور کے حصول و عدم حصول اور اس خواہش کے صحیح و غلط استعمال پر موقوف ہے درحقیقت یہ خواہش جو قدرت کی طرف سے انسان کو عطا کی گئی ہے انسان کی عملی زندگی میں ایک موثر آلہ ہے انسان کے

marfat.com

ذہن و دماغ میں قدرت نے جو فکر و تدبر کی قوتیں رکھی ہیں ۔ وہ بھی اس خواہش کے بغیر بیکار ہیں حقیقتاً ان سب کا باہم ایک ایسا رابطہ ہے کہ ایک کے بغیر دوسری اور دوسری کے بغیر پہلی قوت بیکار ہے اور انسان کو پورا فائدہ اسی وقت حاصل ہو سکتا ہے جب اسکی تمام قوتیں اعتدال سے کام میں لگی ہوں اور اشیاء کا بدصورت اور اخلاق کا اعلیٰ اور ادنیٰ ہونا اور زمانہ کے ساتھ ان کا مناسب ہونا یہ ساری چیزیں اس پر منحی ہیں ۔

قدرت کے اس احسان کو دیکھو کہ اس نے انسان میں کیسی کیسی مفید اشیاء پیدا فرمائی ہیں ظرف کی قدر و قیمت مظروف سے ہوتی ہے مکان کا رتبہ مکین سے ہی ہوتا ہے جب خدا نے انسان کے قلوب کو اپنی معرفت کا محل بنایا تو اسکا درجہ کتنا بلند ہو گیا ۔

آخرت کے گھر کی معرفت کے لیے نور رسالت کو پیدا کیا

اور کیوں کہ قدرت نے انسان کے لیے مرجع و مرکز اس گھر کے سوا ایک دوسرا گھر تجویز کیا ہے جسکو دار آخرت کہتے ہیں اس گھر کا حال اور علم انسان سے قطعاً مخفی رکھا ہے اس کے علم کے لیے اس نے نور رسالت کو پیدا کیا اور اس نور کی پیدا کی ہوئی روشنی میں انسان پر دار آخرت کے احوال اور کوائف ظاہر ہوتے ہی

marfat.com

اس لیے اس نے انبیاء ورسل دنیا میں بھیجے جن جن کی دو حیثیتیں ہیں خدا کے فرمان برداری کرنے والوں کے لیے وہ بشیر (بشارت خوشخبری دینے والے) ہیں اوراس کی نافرمان بندوں کے حق میں وہ نذیر(ڈرانے والے) ہیں ان انبیاء کی امداد وحی کے ذریعہ سے فرمائی اور وحی کو بھیجنے اور اسکو محفوظ رکھنے کی صلاحیت ان میں پیدا کی انبیاء نے انسانوں کو دنیا کے معاملہ میں مصالح وحکمتوں سے واقف کیا اور آخرت کے متعلق جو مصالح وحکمتیں ہیں ان سے بھی انسان کو آگاہ کیا یہ علم و معرفت جو انسان کو انبیاء ورسل کی معرفت اور ان کی وساطت وتوسل سے حاصل ہوا محض نور عقل سے ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔ انبیاء کو خدا نے ایسے روشن دلائل اور واضح براہین لے کر بھیجا جن کی وجہ سے انسان کو بجز ایمان واذعان کے چارہ کار نہیں وہ دلائل انبیاء کے ایک ایک حکم اور ایک ایک چیز پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں گویا خدا نے اس طرح سے انسان پر اپنی نعمت کی تکمیل فرمادی۔ اور اب تمام حجت ہو چکا۔ دین ودنیا کی دونوں راہیں اس نے دکھادیں نجات و ہلاکت کے دونوں راستوں کو واضح کردیا۔

سعید اللہ پر ایمان لاتا ہے اور شقی تکذیب کرتا ہے

قدرت نے انسان کو کیسا شرف عطا فرمایا اور اس کی نسل کو کیسی عزت بخشی کہ انسان کی نسل سے کیسے کیسے صاحب کمال صاحب فضیلت لوگ ہوئے جن کو قدرت کی طرف نبوت ورسالت جیسے عالی مناصب عطا ہوئے اور انوار وتجلیات

marfat.com

عطا ہوئیں پس جو سعید ہے وہ ایمان لا کر خدا کی نعمتوں کا مظہر اور اس کے احسانات و انعامات کا مستحق ہوتا ہے اور جو شقی ہے وہ ان چیزوں کی تکذیب کر کے ابدی رنج ومصیبت کو خریدتا ہے اور محض دنیا کے حصول کی خاطر وہ اپنی آخرت کو برباد کرتا ہے۔

اس کے احسانات و انعامات کا سلسلہ ختم نہیں ہوتا، بلکہ سوتے میں عالم خواب میں کبھی عالم مثال میں ایسی ایسی چیزیں دکھاتا ہے جن سے اس کو ہدایت (رشد حاصل ہوتی ہے۔ کبھی اس خواب کے ذریعہ اس کو کسی کام سے روکنا منظور ہوتا ہے تو اس کو دھمکایا جاتا ہے کبھی کسی کام کی ترغیب وشوق دلانا ہوتا ہے بہرحال ایسے امور جن کا علم سوائے خدا کے کسی کو نہیں ہے وہ چاہتا ہے تو کسی ذریعہ سے کچھ علم اپنے کسی خاص بندے کو عطا فرماتا ہے۔ اور یہ اس کی خاص رحمت ہوتی ہے **یختص برحمة من یشاء.**

پرندوں کی پیدائش کی حکمتیں

خدا نے فرمایا:۔

الم یرو الی الطیر مسخرات فی جو السمآء ما یمسکھن الا اللہ ان فی ذلک لایت لقوم یومنون .	کیا انھوں نے پرندے نہ دیکھے حکم کے باندھے آسمان کی فضا میں انہیں کوئی نہیں روکتا سوائے اللہ کے بے شک اس میں نشانیاں ہیں ایمان والوں کو۔
(النحل: ۷۹)	(کنزالایمان)

خدا نے پرندوں کو پیدا کیا اور اپنی حکمت سے ان میں تمام ان چیزوں کو پیدا کیا جو ان کے اڑنے کے مناسب وموافق تھیں۔ انمی ثقیل چیزوں کو نہیں پیدا کیا جو اڑنے کے منافی یا مخل تھیں۔ جن جن چیزوں کی پرندوں کو ضرورت پڑتی وہ سب بنائیں اور اسی طرح سے انکا قوام بنایا۔ ان کی غذا بنائی اور ہر ہر عضو کے لیے غذا سے مناسب حصہ پہنچایا جو اس حصہ جسم کی غذا بنے عضو کے نرم وسخت اور خشک ہونے کی صورت میں غذا کے اجزاء سے ایسے مناسب اجزاء کو ان عضوؤں کے غذا کے لیے پہنچاتا ہے جو نرم وخشک اور سخت اعضاء کے کام آسکیں۔

پرندوں کو خدا نے ۲ پاؤں دیئے، ہاتھ نہیں دیے پاؤں اس لیے کہ وہ چلے پھرے اور زمین سے فائدہ حاصل کر سکے۔ اڑنے میں ان سے مدد لے پاؤں کو

marfat.com

نیچے سے کشادہ بنایا، تا کہ زمین پر اچھی طرح سے قائم رہے پاؤں بھی اسکے نہایت ہلکے اور پر حکمت بنائے۔ انگلیوں کا کچھ حصہ رقیق دباریک جلد سے بنایا جو ٹانگوں کی جلد سے ذرا سخت ہے۔ ٹانگوں کی جلد موٹی اور مضبوط بنائی، تا کہ گرمی وسردی میں ان کو پروں سے ڈھانپنے کی ضرورت نہ ہو اور ٹانگوں کا پروں سے برہنہ ہونا یہ بڑی حکمت ومصلحت کیونکہ پرندوں کو دانہ چگنے اور پانی پینے میں اور اس کی طلب میں چلنے میں ضرور ایسے مقامات آتے ہیں جہاں کیچڑ پانی اور گندگی ہو اب اگر اس کی ٹانگیں پروں سے پر ہوتیں تو پانی اور کیچڑ میں لتھڑ کر بوجھل ہو جاتیں اور پرندے کے لیے بڑی دشواری ہوتی اس لیی قدرت نے اس کے جسم میں جہا ں ضروری سمجھا وہاں بالوں اور پروں کو نہیں پیدا کیا تا کہ اس کے اڑنے چلنے پھرنے میں رکاوٹ نہ ہو پرندوں کو اس نے لمبے لمبے پاؤں والا نہیں بنایا۔ ان کی گردنوں کو طویل بنایا تا کہ اپنی غذا حاصل کرنے اور دانہ چننے میں مدد ملے، اگر پاؤں لمبے اور گردن چھوٹی ہوتی تو اس کے لیے جنگلوں میں دانہ چگنا اور سمندر دریاؤں سے پانی پینا مشکل ہوتا اور اس کو اپنے سینہ کو پانی پینے دانہ چگنے کے لیے جھکانا پڑتا کبھی وہ اپنی چونچ کی لمبائی سے بھی مدد لیتا ہے تا کہ اس کو مزید آسانی ہو گردن لمبی ہوتی اور پاؤں چھوٹے ہوتے تو اس کی گردن اس کو وزنی معلوم ہوتی اور پھر دانہ دنکا چگنے میں یہ آسانی نہ ہوتی۔ خدا نے اس کے سینے کو گول اور اس طرح ہڈیوں سے اس کو ترتیب دیا ہے کہ وہ ہوا کو اڑنے میں آسانی سے پھاڑ سکتا ہے اور اسی طرح اس کے کے بازؤں کے سِروں کو مدور بنایا ہے، کہ اس کو اڑنے

marfat.com

میں مدد ملے، پھر پرندوں کی انواع واقسام کے لحاظ سے ان کے غذا حاصل کرنے کی رعایت سے ان کی چونچیں چھوٹی، لمبی، تیز، سخت، ٹیڑھی اور سیدھی بنائی ہیں تا کہ دانہ چننے کھودنے توڑنے چیرنے پھاڑنے میں کام دے سکیں۔ بعض چونچوں کو قدرت نے ایسا تیز اور سخت بنایا ہے کہ ان کے ذریعہ سخت سے سخت چیزوں کو وہ توڑ سکیں اور گوشت کو نوچ کر کھا سکیں۔ بعض چونچیں چوڑی اور کنارے دار ہوتی ہیں کہ دانے کو اچھی طرح سے ان پر رکھا جا سکے بعض سیدھی ہوتی ہیں مگر حد اعتدال میں تا کہ وہ سبزی ترکاری پھل وغیرہ کھا سکیں۔ بعض زیادہ لمبی مگر ہڈی کی طرح سخت ہوتی ہیں مگر اندر کے حصہ میں ملائم ہڈی کی طرح نرم ہوتی ہیں اور دانتوں کا کام بھی ان سے لیا جاتا ہے۔

پرندوں کے پروں کو خدا نے لمبا بانس کی طرح سے خول اور ہلکا بنایا تا کہ اڑنے میں ان سے مدد لی جا سکے اور نہایت مضبوطی سے وہ بازوؤں میں لگے ہوتے ہیں کہ رات دن اڑنے سے بھی وہ خراب نہیں ہوتے کیونکہ اڑنے میں نہایت سریع حرکت کرنا پڑتی ہے اس لیے پروں کو نہایت مستحکم بنایا، اور جسم کے لیے سردی اور گرمی سے حفاظت کا ذریعہ بھی بنایا پرندوں کے تمام جسم میں پروں کو پیدا فرمایا کہ سردی وگرمی سے بدن کی حفاظت ہو اور اس سے ان کی زینت وحسن بھی ہو ان پروں میں یہ صفت بھی رکھی کہ مسلسل بھیگنے سے بھی وہ خراب نہ ہوں بلکہ ادنیٰ حرکت سے پانی ان پر سے جھاڑا جا سکے۔ پروں میں سوراخ بھی رکھے کہ ان کی پرورش اور فضلات کے خارج کرنے میں کام آئیں۔

marfat.com

پرندوں کی دم کو اس طرح بنایا کہ اڑنے میں ان سے مدد لی جاسکے اور دائیں بائیں ایک ہی طرف کو پرندے ہوا کے زور سے نہ بہہ جائیں۔ اگر دم نہ ہوتی تو وہ حسب منشاء اور حسب ضرورت اڑنے میں اپنے لیے جہت متعین نہیں کر سکتے تھے۔ گوای کہ یہ دم پروں میں بمنزلہ پاؤں کے ہے جو کشتی میں ہوتے ہیں جن کی مدد سے کشتی کے چلانے میں آسانی ہوتی ہے پرندوں میں طبعی طور پر علیحدہ رہنے کی طبیعت پیدا فرمائی کہ اس سے ان کی حفاظت رہتی ہے۔ اور کیونکہ پرندے بغیر چبائے غذا کو نگلتے ہیں اس لیے بعض چونچوں میں ایسی دھاریں بنائی ہیں کہ گوشت وغیرہ قسم کی چیزوں کو ان کی مدد سے کاٹ کر چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرلیں۔ تاکہ ہضم میں سہولت ہو پھر ان کے پوٹوں میں ایسی حرارت پیدا کی کہ وہ سخت سے سخت غذا کو بھی گلا کر قابل ہضم بنا دیتی ہے اور چبانے اور دانتوں کے دوسرے کام سے ان کو بے نیاز کر دیتی ہے اس کا اندازہ تم کو اس سے ہوسکتا ہے کہ پرندوں کے علاوہ ثابت انگور کسی کو کھلا دو تو یوں ہی سالم فضلہ کے ساتھ خارج ہوگا اور پرندوں کو کھلا دو تو وہ پس کر غذا میں ہضم ہو کر خارج ہوگا۔ کیونکہ پرندوں کے پوٹوں میں جو حرارت ہے وہ دوسرے حیوانات میں نہیں پائی جاتی۔

پرندوں کی تخلیق خدا نے اس طرح بنائی

پرندوں کی تخلیق خدا نے اس طرح بنائی کہ وہ انڈے دیتے ہیں، بچے نہیں دیتے جس طرح دوسرے حیوانات تاکہ اڑنے کے کام میں حمل کے بوجھ سے خلل

marfat.com

نہ پڑے ورنہ بچہ پیدا ہونے کی صورت میں جب بچہ حمل کی پوری مدت ختم کر لیتا تو بھاری ہونے کی وجہ سے ماں کے لیے اڑنا مشکل ہوتا، قدرت نے کیسی کیسی حکمتوں اور مصلحتوں سے ہر چیز کو مناسب بنایا ہے۔

کس نے پرندوں کو یہ سبق دیا کہ وہ انڈوں پر بیٹھیں ان کو لے کر گرمی پہنچائیں کس نے ان کو یہ تعلیم دی کہ دانے کو پہلے خود اپنے منہ میں رکھیں اور جب وہ نرم ہو جائے تو اپنے بچوں کو کھلائیں اور جب تک بچے غذا کے قابل نہ ہوں خالی ہوا سے ان کے پیٹ کو بھرتے رہیں۔

پرندے اپنے بچوں کی پرورش کتنی محنت سے کرتے ہیں

دیکھو پرندے اپنے بچوں کی پرورش اور داشت میں کیسی صعوبتیں برداشت کرتے ہیں حالانکہ انسان کی طرح سے نہ تو پرندوں میں سمجھ و عقل ہوتی ہے نہ وہ دور اندیشی اور سوجھ بوجھ ہوتی ہے جو خدا نے انسان کو عطا کی ہے اور پرندے اپنے بچوں سے اس طرح توقعات اور امیدیں بھی نہیں رکھتے جو انسان اپنی اولاد سے سلسلہ نسل سے متعلق ہر طرح کی امداد امانت کے حصول کی توقعات رکھتا ہے ان تمام عاقبت اندیشوں اور دور اندیشیوں سے پرندے یکسر خالی الذہن ہوتے ہیں تاہم اپنے بچوں کی پرورش اور حفاظت میں جان کی بازی لگا

marfat.com

دیتے ہیں یقیناً یہ قدرت کی طرف سے ان کے دلوں میں جذبہ محبت ودیعت ہوتا ہے۔

پرندے اپنے انڈوں کی حفاظت کیسے کرتے ہیں

پھر اس بات پر غور کرو کہ مادہ کو اپنے حاملہ ہونے کا علم کیونکر ہوتا ہے جو انڈے کی شکل میں اس کے پیٹ میں ہوتا ہے اور انڈا دینے کے لیے اور اس کی حفاظت کا ضروری انتظام کرنے کیلئے وہ کس کس طرح سے تنکوں کو جمع کر کے نرم بستر تیار کرتی ہے جس پر وہ انڈا دے گی اور پھر بچہ پیدا ہونے تک انڈوں کے اوپر وہ بیٹھے گی۔

کبوتر کو تم دیکھو کہ وہ کس طرح سے انڈے کے اندر کی حالت کو معلوم کر لیتا ہے اور سمجھ لیتا ہے کہ اب بچہ کامل ہو چکا، اور وہ انڈے کو توڑ کر بچہ کو نکال لیتا ہے اور اگر انڈا کسی وجہ سے گندا اور خراب ہو جاتا ہے تو کبوتر کس طرح اس کے فاسد ہونے کے کو معلوم کر لیتا ہے اور اس پر بیٹھنا ترک کر دیتا ہے حتی کہ اس گندے انڈے کو اپنے گھونسلے سے باہر پھینک دیتا ہے۔

بچہ کے انڈے سے نکل آنے کے بعد سب سے پہلی غذا کو جو کبوتر اپنے بچے کو دیتا ہے وہ صرف ہوا ہوتی ہے پھر ہضم شدہ غذا اور اس طرح رفتہ رفتہ جب وہ یہ محسوس کر لیتا ہے کہ اب بچے کے پوٹے میں دانے کو ہضم کرنے کی صلاحیت پیدا ہوگئی ہے تو پھر دانے سے غذا دیتا ہے۔ اگر وہ ابتداء ہی سے بچے کو دانہ کی غذا

marfat.com

دے تو بچہ کمزور ہونے کے باعث اس کو ہضم نہیں کر سکتا اب یہ سمجھ اور عقل اس کبوتر میں کس نے پیدا کی جس نے بچے کی ہضم کی قوت کا اتنا صحیح اندازہ کر لیا یہ سب خدا نے اس کو عطا فرمائی اور جب بچہ انڈے سے باہر آ جاتا ہے تو کبوتر اس کو اپنے پہلو میں لیے رہتا ہے کہ اس کو گرمی پہنچتی رہے۔ ایسا نہ ہو کہ انڈے کی گرمی سے جدا ہو کر وہ بالکل سردی میں رہ کر ہلاک ہو جائے اس لیے اپنے پروں میں دبا کر گرمی پہنچاتا ہے۔

اور پھر تمام پرندے ایک ہی طرح سے بچوں کے پیدا کرنے میں نہیں ہیں بلکہ ان کی بہت سے اقسام ہیں اور ہر قسم کے لیے الگ الگ حکمتیں اور مصلحتیں ہیں جو خدا نے ان میں رکھی ہیں مرغی کو دیکھیے اس میں خدا نے بچوں کو بھرانے اور کھلانے کی صفت نہیں رکھی اس لیے مرغی کا بچہ انڈے سے باہر آتے ہی اپنی غذا خود حاصل کرتا ہے اور دانا دنکا چگنے لگتا ہے۔

پھر نر اور مادہ دونوں پر نظر کرو کہ کس طرح بچوں کی پرورش میں کوشاں نظر آتے ہیں اور یکے بعد دیگرے بچوں کو اپنے آغوش میں رکھ کر گرمی پہنچاتے ہیں تاکہ ٹھنڈے ہلاک نہ ہو جائیں اور انڈے گندے نہ ہو جائیں۔ گویا وہ اس گرمی پہنچانے کی ترکیب سے اچھی طرح واقف ہیں اور اچھی طرح سمجھتے ہیں کہ اگر اس کے خلاف کیا تو یقیناً انڈے خراب ہو جائیں گے اور پھر بچے مر جائیں گے۔

marfat.com

انڈے کی تخلیق پر نظر کرو

انڈے کی تخلیق پر نظر کرو، اس کے مادے کو دیکھو، وہ دو قسم اور رنگ کا ہوتا ہے ایک سفید رطوبت جو غذا کے لیے ہوتی ہے اور دوسری زرد رنگ کی رطوبت جو بچہ کے جسم کی ساخت اور اس کی نشو و نما کے لیے دیکھو خدا نے کس حکمت سے اس انڈے میں بچے کے لیے غذا بھی پہلے سے مہیا کر دی ہے۔

پرندوں کے پوٹوں تک غذا کے جانے کے راستہ کو کیونکر تنگ بنایا گیا ہے اب اگر پرندا ایک ایک دانہ کے چگنے میں دوسرے دانہ کے پوٹے میں پہنچنے تک کا انتظار کرے تو اول تو اس کے لیے کافی وقت درکار ہوگا اور پھر پرندوں کو ہر وقت شکاری کا کھٹکا لگا رہتا ہے اور وہ ذرا ذرا سی حرکت کے ہونے سے ہوشیار اور متنبہ رہتا ہے۔ تو وہ اتنی مہلت کہاں سے پا سکتا ہے اس لیے خدا نے اس کے پوٹے کو اس طرح سے بنایا ہے گویا کہ وہ کھانے کو جمع رکھنے کا ایک تھیلا ہے یہاں ہ جلدی جلدی سے وہ دانے چن کر جمع کر لیتا ہے اور پھر اطمینان سے ایک ایک دانہ کو اس تھیلے سے لیکر ہضم کے مقام پر پہنچاتا رہتا ہے اور پھر تمام پرندوں میں ایک ہی حکمت مشترک نہیں بلکہ وہ پرندے جو اپنے بچوں کو خود بھراتے ہیں ان کے لیے کھانا پوٹے سے نکالنا بہت آسان کر دیا گیا ہے۔

پرندوں کے پروں کی تخلیق پر اور ان کی بناوٹ پر نظر کرو کہ وہ کپڑے کے تاروں کی طرح ایک دوسرے سے باریک باریک تاروں سے مربوط ہوتے ہیں

marfat.com

کچھ خشک اور قدرے سخت ہوتے ہیں جو اطراف سے حفاظت کرتے ہیں اور کچھ نرم جو دباؤ سے ٹوٹنے نہ پائیں۔ وہ پر اندر سے خالی اور بہت ہلکے ہوتے ہیں ڈوروں کے تاروں کی طرح سے ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں کہ اگر پرندے ان کو پھیلائے تو اس طرح سے نہیں پھیلتے کہ ہوا ان میں داخل ہو کر پرندوں کو اڑنے سے باز رکھے۔ ان پروں کے وسط میں ایک موٹا سخت اور خشک عمود سا ہوتا ہے جس پر چاروں طرف یہ پر آگے ہوتے ہیں جس طرح بال ہوتے ہیں اور وہ عمود ان سب کو محفوظ اور مضبوط رکھتا ہے اگر چہ وہ عمود اندر سے خول ہوتا ہے تاکہ ہلکا رہے مگر اپنی صلابت کے باعث بہت مضبوط ہوتا ہے اور پروں کے وسط میں یہ عمود نہ ہو تو یہ پر ہوا کا مقابلہ نہیں کر سکتے بلکہ تیز ہوا میں پرندوں کا اڑنا بھی محال ہو جائے۔

لمبی ٹانگوں والے پرندوں پر نظر کرو، عام طور پر وہ صاف اور چٹیل میدانوں یا پھر ایسے نشیبی مقامات پر اپنی غذا کی طلب میں میں رہتے ہیں جہاں پانی جمع رہتا ہے، گویا ادھر ادھر چلنے میں یہ غور کرتے ہیں کہ پانی کی تہہ میں کون سی چیز ان کی مقصد کی چل رہی ہے کہ آہستہ سے ایک دو قدم آگے بڑھا کر اس کو کھالیں اب اگر ان کی ٹانگیں چھوٹی ہوں تو پھر ان کا جسم اور سینہ پانی کی سطح پر مس ہو کر پانی میں حرکت پیدا کر دے گا اور اس طرح ان کا شکار آگاہ ہو کر بچ نکلنے میں کامیاب ہو جائے گا تو گویا ان کی ٹانگوں کا لمبا ہونا ان کے حق میں عین حکمت اور مصلحت ہے۔

marfat.com

چڑیوں کو دیکھو جو اپنے اپنے گھونسلوں سے کھانے کی طلب میں صبح کو نکلتی ہیں اور ادھر ادھر اڑ کر اپنے لیے غذا تلاش کرتی ہیں اور شام کو اپنا پیٹ بھر کر گھونسلوں میں واپس آتی ہیں اور اسی طرح سے خدا کی یہ سنت جاری ہے ان کی غذا ایک مقام پر اکٹھی نہیں مل جاتی ہو ان کو اس کی طلب میں دور دور جانے کی ضرورت نہ ہو اور اگر ایک جگہ ان کو اپنی غذا اکٹھی مل جایا کرتی تو وہ حرص میں اتنا کھا جائیں کہ پھر ان کے لیے اڑنا محال ہو جائے اور پھر ہضم کرنا بھی دشوار ہو۔ اور بعض جانوروں کو اگلنا اور قے کرنا بھی نہیں آتا، جو زیادہ کھا جانے کی صورت میں ایک بڑا علاج ہے، جس طرح پانی کے بعض جانور زیادہ کھا جانے پر قے کر کے اپنے معدہ کو ہلکا کر لیتے ہیں اس لیے چڑیوں کے اپنی غذا کی طلب میں جگہ جگہ اڑ کر جانے اور تھوڑا تھوڑا ہر جگہ سے کھانے ہی میں بڑی مصلحت و حکمت پوشیدہ ہے کہ اس طرح ان کا کھانا ہضم بھی ہو جاتا ہے اور اڑنے میں بوجھ بھی نہیں ہوتا۔

یہی حال انسان کا ہے کہ اگر فراغت سے بغیر سعی و کوشش کے اس کو کھانے کو مل جایا کرے تو وہ بھی بیمار پڑ جائے۔

اب ان پرندوں کو دیکھو جو صرف رات ہی کو نکلتے ہیں اور دن میں قطعاً نہیں اڑتے، جیسے الو، ابابیل، چمگادڑ وغیرہ ان کی غذا مچھر پتنگے وغیرہ ہیں جو فضا میں اڑتے ہیں پس یہ غذا ان کو ہوا میں جو زمین سے زیادہ نزدیک ہے حاصل ہو جاتی ہے یہ قدرت کی زیادہ حکمت ہے غالباً ان کی آنکھوں کی روشنی اور بصارت اس قابل نہیں کہ زمین سے اپنی غذا ادھر ادھر چال پھر کر حاصل کر سکیں اور یقیناً یہ

marfat.com

جانور اس سے قاصر ہیں اس لیے کہ سورج کی روشنی میں یہ جانور باہر نہیں نکلتے جہاں یہ روشنی نہ ہو اور آفتاب غروب ہو جائے تو یہ باہر آتے ہیں پس قدرت نے ان کو یہ تعلیم دی ہے کہ وہ اپنی غذا اس طرح ہوا سے حاصل کر لیں۔

چمگادڑ کو قدرت نے بے بال و پر بنایا ہے پس اسی حکمت سے اس کے قائم مقام دوسری چیزیں بنائی ہیں، اس کا منہ بھی ہے اور دانت بھی اور زمین پر زندگی بسر کرنے والے دوسرے جانوروں کی طرح اس میں اور بھی تمام چیزیں مشترک ہیں طریقہ ولادت وغیرہ اور پھر اس کے باوجود اس کو اڑنے پر قادر کر دیا ہے تاکہ یہ ظاہر ہو کہ خدا بغیر بال و پر کے بھی اڑانے پر قدرت رکھتا ہے اور یہ کہ پرندوں کی نوع کے سوا دوسری نوع کو بھی وہ اڑنے کی قدرت دے سکتا ہے۔ اس طرح خدا نے بعض مچھلی بھی اس طرح بنائی ہیں کہ وہ سطح سمندر پر کافی دور تک اڑا کر جا سکتی ہے۔ پھر پانی میں چلی جاتی ہیں۔

کبوتر اور کبوتری ان دونوں کی باہم تعاون پر غور کرو کہ انڈوں کے سینے میں کس طرح ایک دوسرے کی قائم مقامی کرتے ہیں اگر ایک غذا کی تلاش میں جاتا ہے تو دوسرا اس کی جگہ انڈے پر بیٹھ کر انڈے کو گرمی پہنچاتا ہے اور اس طرح سے انڈے کو گرمی پہنچانے کا یہ سلسلہ منقطع نہیں ہونے پاتا اور پھر ان کی غیر حاضر زیادہ دیر تک کے لیے نہیں ہوتی، ہر ایک کو انڈے پر بیٹھنے کی فکر رہتی ہے۔ یہاں تک اگر ان کو پاخانے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے تو وہ اس کو روکے رہتے ہیں اور پھر دفعتاً قضائے حاجت کرتے ہیں اور وہ بھی اس وقت جب مجبور ہو جاتے ہیں۔

marfat.com

جب کبوتری انڈے سے حاملہ ہوتی ہے تو کبوتر اس کی کتنی حفاظت اور دیکھ بھال کرتا ہے کہ اس کو گھونسلہ سے باہر نہیں چھوڑتا۔ اس ڈر سے کہ انڈا کسی ایسی جگہ نہ دے دے۔ جہاں انڈا ضائع ہو جائے انڈے سے بچے کے نکل آنے پر دونوں کس طرح ان کو بھراتے ہیں اور کیسے ان پر مہربان ہوتے ہیں اور جب بڑے ہو جاتے ہیں۔ اور عادت کے مطابق ماں باپ سے دانے پانی کا مطالبہ کرتے ہیں تو پھر کبوتر اور کبوتری ان کو مار کر اپنے سے علیحدہ کر دیتے ہیں تاکہ اب وہ اپنی غذا خود حاصل کریں۔

خدا نے ان کو اڑنے کی کتنی طاقت اور قدرت دی ہے کہ اگر کوئی پکڑنا چاہے تو وہ اس کے ہاتھ نہیں آتے، تیزی سے اڑ جاتے ہیں پرندوں کے پنجوں میں قوت، چونچ میں تیزی، اور ناخنوں میں نوک خدا نے کیسی بنائی ہے کہ پرندے ان سے چھری کا کام لیتے ہیں اور کبھی کبھی پنجوں میں گوشت کو لٹکا کر اڑا لے جاتے ہیں اور جہاں چاہتے ہیں لیجاتے ہیں۔

پانی کے پرندوں کی غذا خدا نے پانی ہی میں بنائی ہے اور ان میں اڑنے کی قوت کے علاوہ پانی میں تیرنے اور غوطہ لگانے کی بھی قوت دی ہے کہ وہ پانی کی گہرائی میں جا کر اپنی غذا حاصل کر سکیں۔

غرضیکہ خدا نے پرندوں کی جملہ انواع واقسام میں ان کے حسب حال اور حسب ضرورت چیزیں عطا کی ہیں جو ان کی ضروریات زندگی کے حاصل کرنے میں مفید اور معاون ہیں اس سے تم خدا کی حکمت اور کمال قدرت کا اندازہ کرو۔

marfat.com

چوپایوں کی پیدائش کی حکمتیں

خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے:-

والخیل والبغال والحمیر لتر کبوھا وزینۃ. ویخلق ملا تعلمون. (النحل : ۸)

اور گھوڑے اور خچر اور گدھے کہ ان پر سوار ہو اور زینت کے لیے اور وہ پیدا کرے گا۔ جس کی تمہیں خبر نہیں۔ (کنز الایمان)

خدا نے چوپایوں کو انسان کے نفع کے لیے پیدا فرما کر انسان پر بہت بڑا احسان کیا ہے کہ ایسے کام کے جانور پیدا فرمائے اور ان کی جسمانی تخلیق اس طرح فرمائی ہے کہ نہ زیادہ نرم او نہ زیادہ سخت کہ ہم ان سے بخوبی فائدہ اٹھا سکیں ان کے گوشت پوست اور اعصاب و عروق نہایت مستحکم اور مضبوط بنائے ہیں کہ ہم ان کو سواری اور بار برداری کے کام میں لاسکیں۔ ان کی کھال نہایت موٹی اور مضبوط بنائی کہ ان کا تمام بدن اس کھال میں محفوظ رہے اور ان کا گوشت اس کھال کی وجہ سے باہر کی زد سے محفوظ رہے۔ ان جانوروں کو کان اور آنکھیں بھی دیں کہ انسان ان سے اپنی ضروریات کو کامل طور سے پورا کر سکے اس کے بر خلاف اگر وہ جانور اندھے اور بہرے ہوتے تو کام کی انجام دہی میں بڑی رکاوٹ اور دشواری پیش آتی اور ان جانوروں میں عقل و ہوش بھی مصلحتاً زیادہ

marfat.com

نہیں عطا کیا، تا کہ انسان کے تابع اور فرمانبردار رہیں ورنہ ہل چلانے، بھاری بھاری بوجھ لادنے اور چکیوں میں استعمال کرنے کے جیسے سخت کاموں سے وہ گریز کرتے اور قابو میں نہ آسکتے تھے۔

قدرت خوب جانتی تھی کہ انسان کو ان تمام کاموں کی ضرورت پڑے گی اور انسان کی طاقت سے یہ کام باہر ہیں اب اگر ایسے کاموں کے انجام دینے کا انسان کو مکلف گردانتی تو نتیجہ ہوتا کہ ایک طرف تو اس پر ان کاموں کو پورا کرنا بارگراں ہوتا، دوسرے اس کی مساوی قوت سخت سخت کاموں کے انجام دینے میں صرف ہو کر ختم ہو جاتی تو پھر علوم و اخلاق کی تحصیل، فضائل و محامد کا حصول اور درجات کی تکمیل جو انسان کی خصوصیات میں سے ہیں اور جن کی بدولت انسان کو شرف و امتیاز کا اعلیٰ رتبہ دیا گیا ہے ان سے انسان قطعاً محروم رہ جاتا اور یہاں تک انسان عاجز ہو جاتا کہ وہ اپنے لیے معاش حاصل کرنے کے بہتر وسائل و وظائف اور معزز طریقے بھی استعمال کر سکتا تھا۔ پس اس طرح خدا کا بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے انسان کے مناسب اور اس کی مصلحت کے پیش نظر اپنی عین حکمت تدبر سے جانوروں کی تخلیق ایسی بنائی کہ وہ ہر طرح سے انسان کے کام آسکیں اور کسی طرح سے کام کرنے میں گریز نہ کریں۔

حیوانات اور جانوروں کی اقسام اور ان کی ضروریات کے مناسب ان میں صلاحیتوں اور قوتوں کے موجود ہونے پر غور کرو۔ مثال کے طور پر انسان ہی کو لے لیجئے۔ قدرت نے انسان کو اس طرح تخلیق کیا ہے کہ وہ علوم وفنون کو حاصل

marfat.com

کرے۔ دستکاری وصنعت میں کمال پیدا کرے اور اپنی مختلف ضروریات کے پیش نظر مجبور رہے کہ کپڑے کا بنا، مکانات کی تعمیر، لکڑی کا کام اوفن ہنگری وغیرہ کو بھی انجام دے اس مصلحت وحکمت کے پیش نظر خدا نے انسان کو اس کے مناسب عقل وشعور اور دل ودماغ عطا کیا، اعضاء کی ساخت میں بھی اس تناسب کو ملحوظ رکھا، ہاتھوں کو اس طرح بنایا کہ اس میں انگلیاں ہتھیلی ہے وہ اشیاء کو گرفت کر سکے۔ دستکاری اور دوسرے کاموں کی انجام دہی کے اوقات میں ان اوزاروں کو صحیح طرح سے گرفت میں لاکر ان کا استعمال کر سکے۔

ان جانوروں کی بناوٹ پر غور کرو جن کی خوراک قدرت نے گوشت بنائی ہے کہ ان جانوروں کو شکار کرنے اور اسکو پکڑنے میں پوری پوری صلاحیتیں اور قوتیں بخشیں، ان کے ہاتھ پاؤں میں تیز قسم کے ناخن اور پنجے بنائے کہ موقع پر وہ شکار کو قابو میں لاسکیں پھر کو چیر پھاڑ کر کے ان کو اپنی خوراک بنا سکیں۔

ان جانوروں پر غور کرو جن کی خوراک قدرت نے نباتات بنائی ہیں کہ بعض جانوروں کے نیچے کے حصوں کو اس طرح بنایا ہے کہ سخت زمین پر جب وہ اپنی خوراک کی تلاش میں چلیں پھریں تو زمین کی خشونت اور اس کے سنگ ریزوں کی رگڑ سے اپنے کو محفوظ رکھ سکیں۔ اور اس کے سنگ ریزوں کی رگڑ سے اپنے کو محفوظ رکھ سکیں اور پتھریلی زمین ان کے جسم کو زخمی نہ کر سکے، اسی طرح کسی کسی جانور کو گول گڑھے دار کھر عطا کئے کہ زمین پر اپنے قدم کو پوری طرح جما سکیں۔ اور سواری اور بار برداری میں اپنے قدموں کو مضبوطی سے زمین پر قائم

marfat.com

رکھ سکیں۔

گوشت خور جانوروں کی تخلیق پر غور کرو

گوشت خور جانوروں کی تخلیق پر غور کرو کہ ان کے دانت اور ڈاڑھیں کیسی تیز اور دھاردار بنائی ہیں اور ان کا منہ کیسا کشادہ رکھا ہے گویا قدرت نے ان کو ایک قسم کے ہتھیار عطا کیے ہیں جن سے وہ اپنے لیے شکار حاصل کر سکیں۔ اس کے برخلاف اگر گھاس کھانے والے جانوروں میں پنجے اور تیز دانت اور دھاردار ڈاڑھیں ہوتیں تو ان کے کس کام آتیں، قطعاً بے سود ہوتیں کیونکہ نہ تو ان کو شکار سے کوئی کام اور نہ گوشت کھانے کی ضرورت، جو ان چیزوں سے مدد لیں۔ اس طرح سے کہ اگر درندوں میں اس قسم کے پہلو اور کھال ہوتی جس کی ضرورت گھاس کھانے والے جانوروں کو پیش آتی ہے تو یہ ان کی راہ میں رکاوٹ ہوتی اور وہ اپنے لیے شکار نہ حاصل کر سکتے۔ جو ان کی غذا ہے گویا وہ ان ہتھیاروں سے ابھی محروم ہوتے جن کی ان کو شکار کرنے میں ضرورت ہو۔

پس اب اس پر غور کرو کہ قدرت نے ہر جانور کو اس کی ضروریات اور مصالح کے مناسب اعضاء، قویٰ، اور جسمانی ساخت عطا فرمائی ہے اب ان بچوں کی پیدائش کو دیکھو مثلاً چوپایوں کے بچوں پر نظر کرو کہ وہ پیدا ہوتے ہیں اپنی ماں کے ساتھ ساتھ کس طرح سے چلتے پھرتے ہیں انسانوں کی اولاد کی طرح نہ ان کی پرورش کی ضرورت اور نہ اس طرح اٹھائے اٹھائے پھرنے کی حاجت اس

marfat.com

لیے ان کی ماؤں میں وہ عقل وشعور بھی نہیں پیدا کیا جس کی ضرورت انسانوں کو اپنی اولاد کی تربیت کرنے میں پڑتی ہے۔ اور نہ ان میں اس طرح کے ہاتھ اور ان میں انگلیاں بنائیں جن کی ضرورت انسانوں کو اپنی اولاد کی تربیت کرنے میں پڑتی ہے۔ یہ سب اس لیے کہ ان چوپایوں کے بچوں میں مستقل خود چلنے پھرنے کی صلاحیت پیدا فرمادی کہ وہ اپنی ماؤں کے ساتھ ساتھ رہیں۔

پرندوں میں مرغی تیتر وغیرہ کے بچوں کو دیکھو کہ انڈے سے نکلتے ہی دانہ چگنا شروع کر دیتے ہیں اور جو بچے کمزور ہوتے ہیں اور خود ماں کے ساتھ ساتھ دانہ دنکا نہیں کھا سکتے، جیسے کبوتر کے بچے ان کی ماؤں کو خدا نے انپر ایسا شفیق اور مہربان کیا ہے کہ وہ خود ان کو بھراتی ہیں۔ اپنے من میں چبا کر بچوں کو کھلاتی ہیں اور ان کا یہ عمل اس وقت تک جاری رہتا ہے کہ وہ اپنی قوت پر خود چل پھر کر دانہ چگ سکیں۔ خدا نے اس طرح ہر ایک میں یہ مادۂ رحم وشفقت کم وبیش اپنی بلیغ حکمت سے عطا فرمایا ہے۔

چوپاؤں کی ٹانگوں پر نظر کروں کہ چلنے پھرنے اور دوڑنے میں وہ کس طرح سے اپنے آگے پیچھے کے دو دو پاؤں کو زمین پر کھتا ہے تاکہ زمین پر قائم رہ سکے، پانی کے جانور پانی پر چلنے میں اپنے جسم کے حصہ سے وہی کام لیتے ہیں جو پاؤں والے زمین پر اپنی پاؤں سے کام لیتے ہیں دو ٹانگوں والے چلنے میں جب ایک پاؤں کو اٹھاتے ہیں تو دوسرے پر اس طرح سہارا دیتے ہیں کہ قائم رہ سکیں۔ اور چار ٹانگوں والے جب دو دو پاؤں کو آگے پیچھے بڑھاتے ہیں تو اٹھاتے وقت

marfat.com

دوسری دو ٹانگوں پر اس طرح سہارا کرتے ہیں کہ گرنے نہیں پاتے۔ اور اس حکمت سے ٹانگوں کو اٹھاتے ہیں کہ آگے کی ایک طرف کی تو پیچھے کی دوسری طرف کی جو آگے کی مخالف جہت ہو، کیونکہ ایک ہی جہت کی آگے پیچھے کے بیک وقت پاؤں اٹھانے کی حالت میں وہ اپنا جسم سادھ نہیں سکتے جس طرح کہ پلنگ ایک ہی طرف دو پایوں پر قائم نہیں رہ سکتا۔

اسی طرح اگر وہ دونوں ہاتھوں کو اٹھائیں۔ اور پھر دوسری دفعہ میں دونوں پاؤں، اس طرح رفتار میں خرابی پیدا ہو کر وہ سواری اور بار برداری کی صحیح خدمت نہ کر سکیں گے۔ اس لیے خدا نے ان میں یہ حکمت اور سوجھ بوجھ دی ہے کہ جب آگے کا دائیں طرف کا پاؤں اٹھائیں تو پیچھے کا بائیں طرف کا تاکہ آگے پیچھے کی مخالف سمت کی ٹانگوں پر وزن سدھا رہے۔ اور چال میں نرمی اور سلامتی باقی رہے گدھے کو دیکھو کہ بار برداری اور چکی میں کام آتا ہے۔ جو خلاف گھوڑے کے اس سے یہ کام کوئی نہیں لیتا۔ اور اونٹ اگر سرکشی کرنے لگے تو چند لوگوں کے قابو میں بھی نہیں آتا اور جب وہ عاجزی اور سادے پن میں ہو تو ایک چھوٹے سے بچے کے ہاتھ میں نکیل دیدیجئے واس کے پیچھے پیچھے چلتا ہے۔ اور سرکش بیل اس وقت تک قابو میں نہیں آتا تاوقتیکہ اس کی گردن کو گرم لوہے سے نہ داغا جائے۔ تب ہی اس سے کھیت جوتنے کا کام لیا جا سکتا ہے۔ گھوڑے سواری کے کام آتے ہیں اور میدان جنگ میں ان پر اسلحہ بھی لاد کر لیجایا جاتا ہے۔ بکریوں کے گلہ کو ایک چھوٹا سا بچہ بھی چرانے کو لیجاتا ہے، لیکن جب وہ گلہ سے جدا ہو کر ادھر ادھر

marfat.com

منتشر ہو جائیں تو پھر ان کا یکجا کرنا بڑا دشوار ہوتا ہے یہی حال تمام جانوروں کا ہے کہ ان کو عقل و شعور اسی لیے خدا نے ان کے مناسب دیا ہے جو انسان کی خدمت کرنے میں مزاحم نہ ہو ورنہ یہ انسان کے قابو میں ہرگز نہ آسکتے تھے۔

..................خواہ انسان کتنا ہی ان کو تابع کرنے کے لیے جدوجہد کرتا۔

یہی حال درندوں کا ہے اگر ان میں عقل و شعور ہوتا تو یہ انسانوں پر برابر حملہ کرتے رہتے اور ان کو باز رکھنے کے لیے انسان کو بڑی مشقتیں اٹھانا ہوتیں۔ خصوصاً اس صورت میں جب وہ بھوکے ہوتے اور غذا کی طلب میں پھرتے، تو انسانوں کا نکلنا اور چلنا پھرنا تک بند کر دیتے اس لیے خدا نے ان کو باوجود قوت و طاقت زیادہ دینے کے، عقل و شعور سے محروم رکھا، اور انسانوں سے خائف رہنے کا جذبہ ان میں پیدا فرما کر انسان پر بڑا احسان کیا۔

کتے کو دیکھو وہ بھی ایک قسم کا درندہ ہے انسانوں کیسا تابعدار ہوکر رہتا ہے کہ مالک کے مکان کی حفاظت کرتا ہے ساری رات خود جاگتا ہے مگر مالک کی حراست میں جان دیتا ہے پھر اپنی گرجدار آواز سے ہر خطرہ پر مالک کو تنبیہ بھی کر دیتا ہے۔ کہ مالک ہوشیار ہوکر اپنی مدافعت کے لیے تیار رہے کتے میں صبر کا کیسا مادہ ہے کہ کئی کئی وقت تک بھوکا پیاسا رہ سکتا ہے مگر مالک سے جدا ہونا پسند نہیں کرتا۔ مالک اس پر کتنا ہی سختی کرے، مارے پیٹے لیکن وہ اس پر بھی اس کو نہیں چھوڑتا یہ فضائل و عادات کتے میں خدا نے انسانوں کی منفعت کی خاطر پیدا فرمائے ہیں۔

marfat.com

کتا شکار میں کیسا کام آتا ہے اور شکار کو اپنے دانت اور ناخن سے قبضہ میں کر کے مالک کے لیے محفوظ کرتا ہے یہ سب کچھ انسان کی منفعت اور فائدہ کے غرض سے خدا نے بنائے ہیں۔

پھر ان چوپاؤں کی پیٹھ کو خدا نے کس طرح مسطح اور چار پاؤں پر مضبوط بنایا ہے تاکہ سواری اور بار برداری سے لچک نہ جائے اور قائم رہ سکیں جانوروں کے فرج کو پیچھے کی طرف ظاہر اور کھلا ہوا بنایا تاکہ ان سے آسانی سے نر جفتی کر سکے۔ اگر انسانوں کی طرح باطنی سطح میں ہوتی تو نر ان سے جفتی نہ کر سکتا۔

کیونکہ نر مادہ سے ملتے وقت سامنے سے روبرو ہو کر نہیں آتا، جس طرح مرد عورتوں سے ملتے ہیں پس یہاں بھی خدا کی حکمت و تدبیر پر غور کرو۔ ہاتھی کی فرج اگرچہ نیچے کے حصہ میں بنائی ہے مگر جفتی کے وقت وہ اپنے حصہ کو باہر کی طرف لے آتا ہے کہ اس سے بآسانی جفتی کر سکے۔ پس کیونکہ خدا نے جانوروں میں اس مقام کو انسان کے خلاف بنایا ہے۔ اسی اعتبار سے ان میں چند مخصوص صفتیں ایسی رکھی ہیں کہ وہ اس کام کو بخوبی انجام دے سکیں۔ اور اس طرح تناسل کا سلسلہ جاری اور قائم رہ سکے۔

جانوروں کا لباس کیسا خوبصورت ہے

پھر جانوروں کے جسم کو بالوں اور اون سے کس طرح ڈھانپا ہے کہ سردی اور گرمی سے ان کے جسم کی حفاظت رہے ان کے پاؤں کو کھروں اور

marfat.com

ناخنوں پر بنایا کہ سخت زمینوں پر دور دور سفر کرنے میں برہنہ ہونے کی حالت میں زخمی نہ ہوں اور محفوظ رہیں اور بعض میں کھر کے قائم مقام پے تابے ان کے پاؤں پر پہنا دیئے ہیں جوان کے لیے چلنے میں وہی کام دیتے ہیں۔

جانوروں کو جب اس طرح پیدا کیا گیا ہے کہ ضمان میں ذہن ودماغ ہے نہ ہاتھ اور انگلیاں جو کام میں مدد دیتی ہیں تو قدرت نے اس مشقت سے بھی ان کو نجات دیدی ہے اور ان کالباس ان کے جسم کے ساتھ ہی نہ جدا ہونے والا پیدا کیا ہے نہ اتارنے کی ضرورت نہ پہننے کی مشقت اور نہ اس کی تبدیل کرنے کی زحمت، برخلاف انسان کے کہ اس کو قدرت نے سمجھ اور عقل عطا کی ہے ہاتھ پاؤں اس طرح سے تخلیق کیے ہیں جن سے یہ تمام کام لیا جا سکے۔ اس لیے اس کے مشاغل ومصروفیات بھی اسی قسم کے ہیں پھر اس میں خیر وشر کا ملکہ عطا کیا، بلکہ شر کا میلان خیر کی نسبت زیادہ ہے اس میں اس قسم کے اسباب بنائے جن کی مدد سے وہ ہلاکت وتباہی سے اپنے کو محفوظ رکھ سکے۔

انسان میں ملکہ خیر کے ساتھ ملکہ شر کو اس مصلحت سے پیدا کیا گیا اور صرف ملکہ شر کو یا ملکہ خیر کو تنہا نہیں پیدا کیا کہ ملکہ شر کے خالص ہونے میں اگر اس کی اعانت وامداد کی جاتی تو وہ غرور وتکبر میں پھنس کر اپنے کو تباہ کر ڈالتا اور زمین پر فساد برپا کرنے میں سب سے آگے ہوتا اور اپنی عقل کی قوت سے جو سعادت وصلاح کے حصول کے لیے دی گئی ہے وہ شقاوت وبدبختی کے جملہ اسباب فراہم کر لیتا۔

marfat.com

انسان کو خدا نے تمام حیوانات میں اشرف بنایا ہے اس پر طرح طرح سے احسانات کیے ہیں اس کو اختیار دیا گیا ہے کہ کپڑوں میں سے جس کپڑے کو چاہے پسند کرے اور جس قسم کا کپڑا پسند کرے استعمال کرے اور جس کپڑے کو جب چاہے اتار ڈالے اور اس طرح وہ اپنے کو بہتر سے بہتر آراستہ و پیراستہ کر سکتا ہے۔ پھر مزید حسن و تجمل کے لیے اور احباب کی مجلسوں میں درجہ قرب حاصل کرنے کے لیے قیمتی اور فینسی سے فینسی کپڑے اور خوشبو اور عطر کا استعمال کرے یہ خدا کی کتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کی زیبائش و آسائش کے کیسے کیسے سامان پیدا کیے اور انسانوں کو ان چیزوں کے استعمال کی عقل و سمجھ عطا کی اور پھر اس کو اختیار بھی دیا۔ برخلاف دوسرے جانوروں اور حیوانات کے کہ وہ ان نعمتوں سے محروم ہیں۔

جانوروں کی تعداد ہزاروں میں ہے

خدا نے ان تمام جانوروں کو موت و ہلاکت سے اپنے کو بچانے کی کیسی عقل دی ہے کہ وہ اپنے کو جنگلوں اور جھاڑیوں میں کس طرح پوشیدہ کیے رہتے ہیں اور ذرا بھی خطرہ محسوس ہوا فوراً محفوظ اور پوشیدہ مقام پر جا چھپتے ہیں اور مرتے دم تک اپنے کو چھپائے رکھتے ہیں اور اگر یہ غلط ہے تو پھر یہ بڑے بڑے قد و قامت والے درندے اور چرندے اور ہزاروں قسم کے جنگلی جانور کہاں ہیں تم تلاش کرو گے تو ایک بھی بہ مشکل نظر آئے گا۔ اور ایسا ہے نہیں کہ وہ تعداد میں

marfat.com

بہت تھوڑے ہیں اس لیے نظر نہیں پڑتے بلکہ اگر کوئی یہ کہے کہ وہ تعداد میں انسانوں سے کہیں زائد ہیں تو اس کا یہ قول مبالغہ نہیں کیونکہ یہ بڑے بڑے تاریک جنگل درندوں اور جانوروں ، بجو ، گائے ، گدھے ، خچر ، بکرے ، اونٹ ، سور ، بھیڑیے اور ہزاروں قسم کے کیڑے مکوڑوں حشرات الارض اور قسم قسم کے بے شمار پرندوں سے بھرے پڑے ہیں اور یہ تمام اقسام کے جانور روزانہ پیدا ہوتے ہیں اور مرتے رہتے ہیں اور ان میں سے کسی کی نہ تو ہڈیاں نظر پڑتی ہیں اور نہ ان کے مردہ جسم کہیں پڑے ملتے ہیں بلکہ قدرت نے ان کی طبیعت ایسی بنائی ہے کہ کسی مقام پر بھی ہوں ۔ اگر ان کو اپنی موت کا ذرا بھی شبہ ہو جائے تو وہ پوشیدہ مقامات میں چلے جاتے ہیں اور زندگی کے آخری لمحات وہاں پورے کرتے ہیں اب تم ان جانوروں کی اس عادت وطبیعت پر غور کرو کہ وہ اپنے مردہ جسموں کو دفن کرنے کیلئے وہ کیسی تدبیر کرتے ہیں اور قدرت نے ان کو کیسی حکمت بتا دی ہے۔

ان چوپاؤں کی تیز آنکھوں پر غور کرو جو اپنی تیز نگاہ سے سامنے سے دور کی چیز کو دیکھ کر اپنے کو دیوار وغیرہ سے ٹکرانے اور گڑھوں میں گر کر ہلاک ہونے سے کس طرح محفوظ کرتے ہیں ۔ سامنے جب کوئی ایسی شی نظر آتی ہے جس میں ان کو خطرہ محسوس ہو فوراً اس طرف سے مڑ جاتے ہیں اور اپنے کو روک لیتے ہیں اگر چہ بہت سے ان خطرات اور عواقب سے بے خبر ہوتے ہیں جو ان کو پیش آنے والے ہیں اور جو ان ظاہری نگاہوں سے نہیں دیکھے جا سکتے کیا ان میں یہ دور بینی کی قوت

maarifat.com

خدا نے ان کی صلاح و سلامتی کے لیے نہیں پیدا فرمائی تا کہ وہ اس سے فائدہ حاصل کریں۔

ان کے منہ کی ساخت پر غور کرو، نیچے کی طرف سے کس طرح کھلا ہوا ہوتا ہے تا کہ گھاس و چارہ بخوبی چر سکیں۔ اگر انسانوں کی طرح سے ان کا منہ ہوتا تو وہ زمین سے کوئی چیز نہ کھا سکتے تھے۔ پھر کھانے میں منہ کی مدد کے لیے ان کے ہونٹ بھی مخصوص انداز اور خاص صفت سے بنائے ہیں جو چیز قریب ہوتی وہ اس کو اٹھا لیتے ہیں اور کھانے کی چیز کو لے لیتے ہیں۔ اور جو چیز کھانے کی نہیں ہوتی اس کو چھوڑ دیتے ہیں ان کے پانی پینے کے طریقہ پر نظر کرو کہ وہ کس طرح چوس چوس کر سکون سے پیتے ہیں۔ ان کے منہ کے چاروں طرف خدا نے بالوں کو کس حکمت سے بنایا ہے پانی پینے میں پانی پر جو تنکے کوڑا کرکٹ بہہ کر آتا ہے منہ کے قریب کے بال اس کو علیحدہ کر دیتے ہیں اور مخصوص حرکت سے اس پانی کو صاف وستھرا کرتے رہتے ہیں گویا اس طرح سے چھنا ہوا صاف پانی پینے میں آتا ہے اور گدلا اور خراب پانی ادھر ادھر ہو جاتا ہے۔

جانوروں اور چوپاؤں کی دم پر نظر کرو، اس کی حکمتوں اور فوائد پر غور کرو، خدا نے اس کو بجائے پردے کے بنایا ہے جن کے ایک طرف بال ہوتے ہیں گویا دم چوپائے کی شرمگاہ پر پردے کا کام دیتی ہے ان کی شرمگاہ اور زیریں حصہ پر کیونکہ عموماً گندگی اور غلاظت لگی رہتی ہے اور اس گندگی کی وجہ سے کھیاں اور مچھر جمع رہتے ہیں اپنی دم کو ہلا کر ان مکھیوں اور مچھروں کو دفع کرنے میں مدد ملتی

marfat.com

ہے ان کی دم ایک لمبی چھڑی یا مورچھل کی طرح ہوتی ہے کہ اس سے وہ مکھیوں اور مچھرں کو ہٹانے اور اڑانے کا کام لیتے ہیں منہ کی طرف مکھیاں اور مچھر آتے ہیں تو اپنے سر کو ہلا کر ان کو دفع کرتے ہیں۔

یہ خدا کی بڑی عجیب حکمت ہے

پھر خدا نے ان چوپایوں کے جسم میں مخصوص حرکت کی قوت رکھی ہے کہ اگر جسم کے کسی ایسے حصہ پر مکھیاں بیٹھیں جو حصہ دم اور سر کی پہنچ اور حرکت سے دور ہو تو یہ چوپائے اپنے جسم کے اسی مخصوص حصہ کو بھی حرکت دے لیتے ہیں جس سے مکھیاں اڑ جاتی ہیں یہ خدا کی بڑی عجیب حکمت ہے کہ جہاں ہاتھوں کی پہنچ نہیں وہاں اس حکمت سے کام لیتے ہیں۔

ان چوپایوں میں ایک اور صفت خدا نے رکھی ہے کہ جب ان کے جسم میں تکان زیادہ محسوس ہوتی ہے تو اپنے دائیں اور بائیں حصہ کو حرکت دے کر کسی قدر تکان کو دور کر لیتے ہیں ان کے ہاتھوں پر ان کا جسم سدھا ہوتا ہے جس پر بوجھ ہوتا ہے اس لیے وہ اپنے بدن سے نہ تو مکھیوں مچھروں کو دور کر سکتے ہیں اور نہ کھجلی کھجا سکتے ہیں تو ان کی دم کی حرکت اور جسم کی حرکت میں قدرت نے راحت و منفعت پوشیدہ رکھی ہے اور پھر بہت سرعت سے اپنی دم کو حرکت دے۔ لیتے ہیں تا کہ کھجلی کی تکلیف زیادہ عرصہ ہو کر ان کی مزید اذیت کا باعث نہ بنے۔

ان جانوروں میں ایک یہ بھی حکمت ہے کہ جب پانی یا کیچڑ یا دلدل میں

marfat.com

ہوتے ہیں اور اسے بچنے کی کوئی صورت نہیں ہوتی تو وہ اپنی دم کو اٹھا لیتے ہیں کہ وہ پانی اور کیچڑ میں ملوث نہ ہو۔

اور جب کسی ڈھلان سے اترنا ہوتا ہے اور اوپر بوجھ لدھا ہوتا ہے جس کے گرنے کا ان کو خوف ہو تو وہ اپنے سر کو اور چہرہ کو اس طرح سے اوندھا کر لیتے ہیں کہ وہ محفوظ رہے اور دم سے اس طرح سے سہارا دیئے رہتے ہیں کہ وہ سامان رکا رہتا ہے گرنے نہیں پاتا۔ اور اگر گرتا بھی ہے تو ان کا چہرہ اور سر اس کی ضرب سے مجروح نہیں ہونے پاتا پس یہ ایسی حکمت و مصلحت ہے کہ سوائے خدا کے کسی کو نہیں معلوم اور اس نے اس کا احساس پیدا کر دیا ہے جس سے وہ فائدہ اٹھاتے ہیں۔

ہاتھی کی سونڈھ کو دیکھو کہ وہ کس طرح سے ہاتھوں کے قائم مقام کام دیتی ہے۔ گھاس اور چارہ کے اٹھانے میں اور منہ تک لیجانے میں اگر ایسا نہ ہوتا تو اس کے لیے بڑی دشواری ہو جاتی اور زمین سے کسی چیز کو نہ اٹھا سکتا تھا کیونکہ اس کی گردن دوسرے جانوروں کی طرح سے حرکت نہیں کر سکتی۔ اس لیے قدرت نے اس کی سونڈ میں یہ صفت پیدا فرما کر اس پر بڑا احسان فرمایا۔

پھر اس سونڈ کو برتن کے قائم مقام بنا دیا ہے کہ وہ اس میں پانی بھر کر منہ میں لیجاتا ہے اس سونڈ سے سانس بھی لیتا ہے گویا وہ ایک قسم کا آلہ ہے کہ اس کے ذریعہ بوجھ اٹھا کر اپنی پیٹھ پر رکھتا ہے اور سوار ہونے والے بھی سونڈ کی مدد سے اس پر سوار ہوتے ہیں۔

marfat.com

زرافہ ایک لمبی گردن والا جانور جو افریقہ کے صحرا میں پایا جاتا ہے اور اونٹ کی طرح ہوتا ہے اسکی خلقت پر نظر کرو۔ اس کی بودوباش بلند بلند اور گھنے باغوں میں ہوتی ہے اس لیے قدرت نے اس کی گردن لمبی بنائی کہ وہ بلند بلند درختوں سے اپنی غذا پھل حاصل کر سکے۔ لومڑی کو دیکھو وہ اپنا مکان زمین کے اندر بناتی ہے اور دو راستے اس میں آنے جانے کے لیے بناتی ہے اور وہ راستے بہت تنگ بناتی ہے دو راستے اس حکمت سے کہ اگر ایک راستہ سے اس کو پکڑنے کی کوشش کی جائے تو وہ دوسرے راستہ سے بھاگ جاتی ہے اور اگر دونوں راستوں سے کوئی اس کو پکڑنا چاہے تو وہ ان راستوں کو اپنے سر سے بند کر دیتی ہے۔ اور اس کے نیچے کوئی نہ کوئی سوراخ ایسا رکھتی ہے جس سے ہو کر وہ اپنے کو نجات دلانے میں کامیاب ہو جاتی ہے بس اس کی اس سمجھ کو دیکھو کہ خدا نے اس کو کیسی سمجھ عطا کی ہے جس سے وہ اپنی حفاظت کا سامان کرتی ہے۔

حاصل کلام یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان جانوروں میں مختلف طبیعتیں اور مختلف حکمتیں اور صفتیں رکھی ہیں جو جانور انسان کے گوشت کھانے کے کام آتے ہیں ان میں قدرت نے عاجزی اور انقیاد و اطاعت کا مادہ رکھا ہے کہ بآسانی انسان کے قابو میں آسکیں۔ اور ان کی خوراک نباتات کو بنایا ہے جن جانوروں کو بار برداری کے کام میں اچھی طرح آسکیں اور بعض جانور جن میں غضب و شکر کا جذبہ زیادہ ہے ان میں تنظیم و تعلیم کے قبول کرنے کی صلاحیت رکھی تا کہ وہ لوگوں کے کام آسکیں اور شکار اور حفاظت کا کام دے سکیں اور اسی طرح ہاتھی ہے جو

marfat.com

نہایت سمجھدار جانور ہے اور اس میں تعلیم و تادیب کی قبولیت کی خاص استعداد ہے جس سے بار برداری اور میدان جنگ میں خاص کام لیا جاتا ہے۔ وہ جانور جن میں غضب و شرارت کا جذبہ کسی قدر موجود ہے تو ان میں محبت وانس کا جوہر بھی بہ نسبت دوسرے جانوروں کے زیادہ ہے جو انسان کے بہت کام آتے ہیں جیسے بلی پرندوں میں بھی ایسے پرندے ہیں جن سے انسانی فائدے متعلق ہیں اور پھر ان جانوروں میں محبت والفت کا جذبہ بھی غیر معمولی پایا جاتا ہے۔ مثلاً کبوتر ہے جو اپنے مقام کو کبھی نہیں بھولتا اور اس سے خبر رسانی اور پیغام رسانی کا کام بھی لیا جاسکتا ہے ضرورت پڑنے پر یہ جانور بڑے کام کا ہے پھر یہ جانور کثیر النسل بھی ہے کھانے کے کام میں بھی آتا ہے۔

ایک جانور باز بھی ہے جس میں انس کا مادہ بھی ہے لیکن اس میں اس کے خلاف جذبہ غضب بھی ہے مگر کیوں کہ شکار کے کام میں وہ لایا جاسکتا ہے اس لیے خدا نے اس میں تادیب کے قبول کرنے کی صلاحیت پیدا کی ہے جس سے اس میں فرمانبرداری اور اطاعت کی خو غالب ہوتی ہے اور پھر وہ حسب ہدایت کام کرتا ہے اور شکار کے کام میں اچھی مدد دیتا ہے اور نہ معلوم کتنی اور کون کون سی حکمتیں اور مصلحتیں قدرت نے جانوروں میں مخفی رکھی ہے جن کو وہی خوب جانتا ہے

شہد کی مکھی، چیونٹی، مکڑی، ریشم کا کیڑا اور مکھی وغیرہ کی پیدائش کی حکمتوں کا بیان

خدا تعالی نے فرمایا:۔

وما من دابة فی الارض ولا طائر یطیر وبجنا حیه الا امم امثا لکم ما فرطنا فی الکتاب من شئی ثم الی ربهم یحشرون.

(انعام:۳۸)

اور نہیں کوئی زمین میں چلنے والا اور نہ کوئی پرند کہ اپنے پروں پر اڑتا ہو مگر تم جیسی امتیں ہم نے اس کتاب میں کچھ اٹھا نہ رکھا پھر اپنے رب کی طرف اٹھائے جائیں گے۔

(کنز الایمان)

خدا کی چھوٹی سی مخلوق چیونٹی کو دیکھو۔ قدرت نے ان کو اپنی غذا جمع رکھنے کی کیسی حکمت سکھائی اور اس کام میں باہم ایک دوسرے کے ساتھ کس طرح سے تعاون کرتی ہیں۔ اور اپنی اس باہمی کوششوں سے اپنے لیے اس وقت کے لیے جب وہ شدت گرمی اور شدت سردی سے بہر نہ نکل سکیں وہ مل کراتی غذا جمع کر لیتی ہیں کہ اطمینان وسکون سے اپنے سوراخوں میں بیٹھی کھایا کریں یہ کیسی دور اندیشی ہے جو بہت سے انسانوں کو بھی نہیں سوجھتی۔ جو عاقبت اندیشی میں مشہور ہے۔

marfat.com

جب کوئی چیونٹی کسی چیز کو خود نہیں سنبھال سکتی تو دوسری چیونٹیاں اس بوجھ کو لے جانے میں کس طرح سے اس سے تعاون کرتی ہیں جس طرح کوئی وزن ایک انسان کی طاقت سے زائد ہو تو دوسرے اس کو اٹھانے میں مدد کرتے ہیں۔

زمین میں اپنے اپنے رہنے کے مکانات کس تدبیر سے بناتی ہیں زمین کی مٹی کو کس طرح یکے بعد دیگرے باہر لا لا کر ڈالتی ہیں حتیٰ کہ رہنے کی جگہ صاف کر لیتی ہیں اور پھر مکان کے تیار ہو جانے کے بعد اپنی خوراک اکٹھا کرتی ہیں اور جو غلہ وہ جمع کرتی ہیں اسکو اپنے دانتوں سے کتر کر رکھتی ہیں مباوا زمین کی نمی سے اس میں کوئی چیز پھوٹ جائے یہ حکمت و دانشمندی اس چھوٹے سے کیڑے میں سوائے اس خدا کے کسی نے نہیں بخشی جو حکیم و قادر ہے اور رحمٰن و رحیم ہے۔

اگر وہ دانے پانی کی نمی سے تر ہو جائیں تو ان کو باہر نکال کر دھوپ اور ہوا میں خشک کرتی ہیں۔

اپنے مکانات نشیبی زمین میں کبھی نہیں بناتیں کہ پانی اس میں جمع ہو کر انکی ہلاکت کا سبب ہوگا بلکہ بلند حصہ زمین پر مکانات تعمیر کرتی ہیں۔

اب تم شہد کی مکھی میں غور کرو

اب تم شہد کی مکھی اور اس میں جو قدرت نے عجیب و غریب حکمت عطا کی ہے اس پر غور کرو۔

ان شہد کی مکھیوں میں ایک سردار ہوتی ہے جسکے حکم و اشارے پر تمام مکھیاں

marfat.com

کام کرتی ہیں ان مکھیوں میں اگر کوئی دوسرا رئیس ہونے کا دعوے کرتا ہے تو یہ سب ملکر اسکو مار ڈالتی ہیں تا کہ ان میں افتراق وانتشار نہ پیدا ہو، اور ایک ہی کی متابعت میں وہ سب باہم متحد ومتفق رہیں۔

یہ مکھیاں پھلوں سے کسی قسم کی رطوبت چوستی ہیں جو خدا کی قدرت سے ان کے منہ میں شہد میں تبدیل ہوتی ہے اس حکمت وتدبیر سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے اس شہد میں اپنے بندوں کے لیے کس طرح فوائد کو پیش نظر رکھا ہے۔ یقیناً اس میں امراض کے لیے شفاء ہے جیسا کہ خدا نے خود فرمایا ہے شہد میں غذائیت اور دوسری خوبی بھی ہے جس طرح دودھ میں بے شمار فوائد بنی نوع انسان اور حیوانات کے لیے پوشیدہ ہیں۔

یہ مکھیاں اپنے پاؤں میں موم لا لا کر چھتہ میں جمع کرتی ہیں کہ جس میں شہد محفوظ رہے۔ شہد کی حفاظت کے لیے موم کے برتن سے زیادہ موزوں اور مناسب۔ کوئی برتن نہیں ہوسکتا۔

اب اس پر غور وفکر کرو کہ ان مکھیوں کو یہ حکمت وسبق سوائے خدا کے کون دے سکتا ہے جسکی بناء پر انہوں نے شہد کو موم کے برتن میں ایک خاص مدت تک کے لیے محفوظ رکھا اور پھر بلند درختوں اور پہاڑوں پر اپنا گھر تیار کیا کہ لوگوں کی دسترس سے محفوظ رہے مکھیاں رس لینے کے لیے دن میں نکلتی ہیں رات کو اپنے گھر میں بسیرا لیتی ہیں اور جب واپس آتی ہیں تو اپنی غذا ساتھ لے کر آتی ہیں۔

پھر ان کے مکان کی ترتیب وساخت کو دیکھو کس حکمت سے اس میں ہشت

marfat.com

پہلو سوراخ بناتی ہیں۔ اور بول و براز کے لیے اپنے گھر میں علیحدہ سوراخ بناتی ہیں۔ تاکہ شہد ان میں مل کر خراب نہ ہو یقیناً ان کا مکان چھتہ اسکی ساخت بڑی حکمت و تدبیر سے ہوتی ہے جس سے خدا کی حکمت بالغہ کا پتہ چلتا ہے۔

مکڑی کو دیکھو خدا نے اس کے جسم میں ایک ایسی رطوبت مائی پیدا کی ہے جس سے وہ اپنے رہنے کے مکان بناتی ہے اور اس سے اپنی خوراک حاصل کرنے کے لیے شکار پھانسنے کا جال بھی تیار کرتی ہیں قدرت نے عجیب وغریب حکمت رکھی ہے کہ اس غذا سے اسکے اندر ایسی رطوبت تیار ہوتی ہے جسکو وہ مکان بنانے اور شکار کے لیے جال تیار کرنے میں صرف کرتی ہے مکان اس طرح سے بناتی ہے کہ خود اس میں بالکل چھپ جاتی ہے یہ دونوں چیزیں نہایت رقیق تار کی طرح ہوتے ہیں جو اس رطوبت سے بنتے ہیں اور یہی رقیق و کمزور تار شکار کے پاؤں کے چاروں طرف اس طرح سے آگے پیچھے بندش کر دیئے جاتے ہیں کہ شکار جانے نہیں پاتا، اور وہ اس میں پھنس کر بالکل بے دست و پا ہو جاتا ہے۔ اس کے تیار کردہ پھیلائے ہوئے جال میں جب کوئی شکار آتا ہے تو بہت پھرتی ہے وہ اپنے گھر سے باہر آتی ہے اور اسکو چاروں طرف سے خوب جکڑ دیتی ہے اور پھر اسکو پوری احتیاط سے پکڑ کر اپنے گھر میں لے جاتی ہے بھوکی ہوتی ہے تو اسی وقت اس سے اپنی غذا حاصل کرتی ہے ورنہ آئندہ کے لیے رکھ لیتی ہے۔ دیکھو خدا نے اس مکڑی کو کیسی سوجھ بوجھ عطا کی ہے اور اس کے اسباب بھی پیدا فرمائے ہیں جب اتنی چھوٹی سی مخلوق میں اس نے ایسے اسباب و وسائل پیدا کئے اور ان کو

marfat.com

استعمال کرنے کی تعلیم دی ہے تو پھر انسان کو اس نے کیسے کیسے وسائل وحکمتوں سے نوازا ہوگا یقیناً وہ بڑا حکیم ومدبر ہے۔

ریشم کے چھوٹے سے کیڑے کو دیکھو

ریشم کے چھوٹے سے کیڑے کو دیکھو، اسکو دیکھ کر خدا کی قدرت نظر آتی ہے گویا اسکی زندگی انسانی فوائد کی خاطر ہے یہ کیڑا اپنے جسم سے ریشم تیار کرتا ہے اور اسکی صورت یوں ہوتی ہے کہ ایک تخم کے برابر ایک شکل ہوتی ہے اور وہ گویا انڈا ہوتا ہے جو کچھ دن میں گرمی پا کر ایک کیڑے کی شکل ہو جاتا ہے اور یہ ننھا سا کیڑا توت کے پتہ پر کس طرح رکھ دیا جاتا ہے۔ پس یہ اس پتہ سے اپنی غذا حاصل کرتا رہتا ہے اور اسی طرح سے کچھ دن میں وہ ریشم کا ایک گولہ کتنا شروع ہو جاتا ہے حتیٰ کہ ریشم کا ایک گولا تیار ہو جاتا ہے اور کیڑا ریشم کے ایک گولے کی نظر ہو جاتا ہے اسکی زندگی بس اتنی ہی ہوتی ہے۔

قدرت نے جب ایسی مفید جنس کو باقی رکھنا چاہا تو اس کے لیے ایسے ہی اسباب پیدا فرمائے جب یہ ریشم کا گولا تیار ہو چکتا ہے تو وہاں ایک بہت چھوٹا سا پر دار کیڑا پیدا ہوا اڑ جاتا ہے اور ان میں نر و مادہ کی کوئی تمیز معلوم نہیں ہوتی یہ شہد کی مکھی سے زیادہ مشابہ معلوم ہوتا ہے اور یہ پر دار چھوٹے سے کیڑے ایک دوسرے پر تھوڑی دیر سواری کرتے ہیں جس سے ایک حاملہ ہو کر اسی وقت انڈا دیتا ہے جو اس تخم کی طرح ہوتا ہے جس کا ہم نے اوپر ذکر کیا ہے پس یہ پر دار

marfat.com

کیڑے اڑ جاتے ہیں اور یہ انڈا اسی مذکرہ بالا صورت کی طرح سے ریشم کے گولے میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

اب تم اس پر غور کرو کہ اس کیڑے کو خاص کر اس پتے سے غذا حاصل کرنے کی سمجھ کس نے دی پھر اپنے جسم کو اس طرح سے ریشم بنانے میں فنا ہونا کس نے سکھایا۔ پھر آخر میں اس میں پروں کو کس نے پیدا کیا۔ اور پھر اس کو اس شکل میں کس نے تبدیل کیا۔ جس سے نسل کے باقی رہنے کا سامان ہوا۔ اگر وہ اپنی اصل شکل میں رہتا تو پھر یہ سلسلہ ختم ہو جاتا۔ پھر جس ذات نے اس کیڑے میں اتنی سمجھ بوجھ عطا کی اس نے اس ریشم کے ذریعہ سے ایک کثیر دولت کے کمانے کی تعلیم دی۔ اس سے قسم قسم کی اشیاء اور قیمتی کپڑے تیار کرنے کا سبق سکھایا۔ اس عجیب وغریب حکمت اور خدا کی قدرت کو دیکھ کر جو اس ننھے سے کیڑے کی زندگی میں نظر آتی ہے۔ خدا کی عظیم قدرت کا اندازہ ہوتا ہے اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے اور گلی سڑی ہڈیوں پر گوشت پوست پیدا ہونے کا یقین اور زیادہ ہو جاتا ہے۔ بیشک اس کی ذات اس سے بھی زیادہ عجیب وغریب حکمتوں پر قادر ہے۔

اس مکھی کو دیکھو جسکو ہم نہایت ہی حقیر نگاہوں سے دیکھتے ہیں

اس مکھی کو دیکھو جسکو ہم نہایت ہی حقیر نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور بہ ظاہر

marfat.com

اسکو بالکل غیر مفید سمجھتے ہیں یہ جب پیدا ہوتی ہے تو اس کے پر اس وقت اس کے جسم پر ہوتے ہیں اور فوراً ہی اڑ کر وہ اپنی غذا حاصل کرتی ہے اور خطرہ ہونے پر انہیں پروں کے ذریعہ وہ اڑ کر اپنے کو بچا لیتی ہے مکھی میں قدرت نے ۲ پاؤں بنائے ہیں چار پر وہ قائم رہتی ہے اور دو فاصل رہتے ہیں جو ضرورت پر کام لیتی ہے مثلاً اگر کسی ایسی گاڑھی لیدار چیز پر بیٹھ جائے جس سے اس کے پر آلودہ ہو کر اڑنے کے قابل نہ رہیں تو اپنے ان دونوں پاؤں کی مدد سے اپنے پروں کو صاف کر لیتی ہے۔ اور اسکی آنکھیں دوسرے ان کیڑوں کی طرح جو انسان کے عیش و آرام کو مکدر کرتے ہیں بغیر پلکوں کی ہوتی ہیں اور سرے باہر نکلی ہوتی ہیں یہ مکھی اور اس قسم کے دوسرے چھوٹے کیڑے مچھر، پسو بھنگے وغیرہ کو خدا نے بنی نوع انسان کے پیچھے اس طرح لگا دیا ہے کہ کسی وقت بھی آرام و چین نہیں دیتے تا کہ دنیا کی حقارت اور بے ثباتی ان پر آشکارہ ہو اور دنیا سے چھٹکارہ ملنے کی آرزو ان میں پیدا ہو کیونکہ یہ چھوٹے چھوٹے کیڑے جو نہایت ہی بے حیثیت اور بے طاقت ہیں وہ باوجود بار بار اڑانے کے بھی انسان کے جسم پر آ بیٹھتے ہیں گویا وہ انسان کے جسم کو ایک بے حس وحرکت پتھر کی طرح سمجھتے ہیں تھوڑی دیر بیٹھے پھر ادھر ادھر کچھ حرکت کی اور اڑ گئے۔ اور یہ اس لیے کہ شکار اسی چیز کا کیا جاتا ہے جسکے زندہ ہونے کا علم ہو جائے اور اگر اس کا مردہ ہونا معلوم ہو تو پھر اس کو کوئی شکار نہیں کرتا جس طرح پتھر کہ ان کو کوئی بھی نشانہ نہیں بناتا۔

عقاب کو دیکھو جس وقت وہ کچھوے کو شکار کرتا ہے اور جب اس میں کوئی

marfat.com

جگہ ایسی نہیں پاتا جسکو وہ اپنی غذا بنا سکے تو اسکو اپنے پنجوں میں دبا کر بہت اونچا لے جاتا ہے اور پھر اس کو پہاڑ پر یا پتھر کی چٹان پر چھوڑ دیتا ہے جس سے کچھوے کا جسم پاش پاش ہو جاتا ہے اور پھر عقاب اکر اسکو کھالیتا ہے بتاؤ اس عقاب میں یہ عقل کس نے دی ہے۔

کوے کو دیکھو وہ ویسے بھی مکروہ ہے اسلئے اسکی طبیعت بھی کچھ اس طرح مخلوق ہے کہ وہ اپنی حفاظت کے لیے اپنے کو دور ہی دور رکھتا ہے ایسا معلوم ہوتا ہے گویا اس کو علم غیب ہے کہ ذرا کسی نے اس کو پکڑنے کا قصد کیا اور وہ اڑا پھر اس کو کیسی سمجھ ہے کہ بچوں کی حفاظت کے لیے اپنے گھونسلے کو نہایت محفوظ اور پوشیدہ مقام پر رکھتا ہے اور بہت کم جفتی کرتا ہے مبادا اس غفلت میں وہ پکڑا جائے غرض کہ انسان سے بہت خائف اور محتاط رہتا ہے برخلاف اس کے چوپایوں اور دوسرے جانوروں سے اس کا معالمہ بالکل برعکس ہے ان کی پیٹھ پر سر پر سینگ پر گردن پر آ کر بیٹھ جاتا ہے اور کافی دیر بیٹھا رہتا ہے اونٹ کا خون اور چوپایوں کی لید میں بھی کچھ اپنی غذا ڈھونڈ لیتا ہے جب کوے کا پیٹ بھر جاتا ہے تو باقی بچے ہوئے کسی پوشیدہ مقام پر چھپا کے رکھ دیتا ہے جو دوسرے وقت اس کے کھانے کے کام آتا ہے بتاؤ یہ حکمت اور سمجھ اس میں کس نے پیدا کی یقیناً اس خدائے قادر وحکیم نے ان جانوروں میں یہ حکمت اور تدبیر پیدا فرمائی اگر چہ عقل سے یہ محروم ہیں۔

چیل ایک مکروہ شکل کا پرندہ ہے اور وہ بھی اپنے کو دور ہی رکھتی ہے خدا

marfat.com

نے اس کو اڑنے کی بڑی زبردست طاقت دی ہے وہ نہایت بلندی پر اڑتی رہتی ہے اس میں قوت بینائی بہت تیز ہے کہ اتنی بلندی سے زمین پر اپنی خوراک کو دیکھ کر بہت تیزی سے نیچے آتی ہے اور اچانک اس چیز کو کسی بلند مقام پر جا کر کھاتی ہے۔ اس کے پنجے نہایت تیز اور مڑے ہوئے ہوتے ہیں کہ اتنی تیزی میں وہ زمین سے چیزوں کو اٹھالے جانے میں مدد دیتے ہیں اور کبھی غلطی نہیں کرتے۔

چھپکلی سے مشابہ ایک جانور ہے جسکو گرگٹ کہتے ہیں وہ ایک ہی جگہ پر بیٹھے رہنے کا عادی ہوتا ہے بہت کم چلتا پھرتا ہے۔ خدا کے اس کی آنکھوں میں یہ صفت رکھی ہے کہ چاروں طرف حرکت کرتی ہیں اور وہ ایک جگہ پر ہی بیٹھے بیٹھے اپنی خوراک حاصل کر لیتا ہے چھوٹے چھوٹے کیڑوں کو وہ شکار کر کے کھا جاتا ہے پھر اس میں ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ جس قسم کے رنگ دار درخت پر رہتا ہے اسی رنگ میں خود تبدیل ہو جاتا ہے جس سے بہت کم دکھائی دیتا ہے اور مکھیاں وغیرہ اس کو نہیں دیکھ پاتی اور وہ بیٹھے ہی بیٹھے زبان نکالتا ہے اور بجلی کی طرح سرعت کے ساتھ ان کو چٹ کر جاتا ہے۔ اور پھر درخت کی کسی ٹہنی پر اس طرح جم جاتا ہے گویا درخت کا ایک حصہ ہے۔

اس میں ایک خصوصیت اور بھی ہے کہ جب کوئی اس کو مارنا چاہے تو وہ اس کو ڈرانے کے لیے ایسے ایسے رنگ وروپ بدلتا ہے جس سے خوف معلوم ہوتا ہے۔

مکھیوں میں خاص قسم کی مکھی ہوتی ہے جو عام مکھیوں سے قدرے مختلف ہتی ہے جو ان مکھیوں کو کھا جاتی ہے اور ان کو شکار کرنے کے لیے عجیب وغریب حکمت و

marfat.com

تدبیر سے کام لیتی ہے جب کوئی مکھی اس کے قریب آ کر بیٹھتی ہے تو یہ بالکل بے حس وحرکت ہو جاتی ہے اور یقین ہو جاتا ہے کہ وہ مکھی اطمینان سے بیٹھی ہے تو یہ نہایت ہوشیاری سے اس سے اتنی قریب پہنچ جاتی ہے کہ ایک حرکت میں اس کو پکڑ لے اور پھر دفعتاً اس پر جھپٹتی ہے اور اس کو اپنی گرفت میں لے لیتی ہے اور جب کچھ دیر بعد مردہ ہو کر بے حس وحرکت ہو جاتی ہے تو اس سے اپنی غذا حاصل کر لیتی ہے اب اس مکھی کی یہ ہوشیاری اور اس کی حیلہ سازی کیا اس کی خود پیدا کردہ ہے یا اس حکیم مطلق نے اسکو اپنی روزی حاصل کرنے کے لیے بخشی ہے۔

مچھر ننھی سی مخلوق کو دیکھو قدرت نے اس کا جسم بھی کتنا چھوٹا بنایا ہے

مچھر ننھی سی مخلوق کو دیکھو قدرت نے اس کا جسم بھی کتنا چھوٹا بنایا ہے اس چھوٹے سے جسم ہونے کے باوجود نہ اس کے ان پروں میں کوئی نقصان ہے جن سے وہ اڑتا ہے اور نہ ان پاؤں میں کوئی کوتاہی ہے جن پر وہ بیٹھتا ہے اور نہ بینائی میں کوئی کمی جس سے وہ اپنی غذا حاصل کرنے کے لیے مناسب مقام کو منتخب کرتا ہے اس مختصر سے جسم میں اس کا وہ ہتھیار بھی ہوتا ہے جسکو جسم میں چبھو کر خون پیتا ہے اس کے چھوٹے سے بدن میں وہ ساری مشینری موجود ہے جو اسکی غذا ہضم کرتی ہے اور پھر فضلہ کو باہر نکالتی ہے کیا یہ ممکن ہے کہ وہ بغیر کھائے پئے زندہ

marfat.com

رہے اور کیا یہ ممکن ہے کہ ان کی خوراک ایک ہی جگہ پر اس کو ہمیشہ دستیاب ہو سکے اور کیا ایسا ہو سکتا ہے کہ فضلہ بغیر کسی منفذ (سوراخ) کے اسکے جسم سے باہر آ سکے معلوم ہوا کہ سب کچھ اس کے اس ننھے سے جسم میں اس قادر وحکیم نے بنایا ہے اور اس کے مناسب اعضاء بنائے پھر اس کو اپنی غذا حاصل کرنے کی معرفت و حکمت عطا کی نفع ونقصان میں تمیز کرنے کی صلاحیت بخشی ہے اس سے خدا کی حکمت وکبریائی کا پتہ معلوم ہوتا ہے اور اس کی بلیغ قدرت وحکمت کا ثبوت ملتا ہے اگر چہ یہ مچھر جو بہ ظاہر ایک حقیر اور نہایت ہی چھوٹا سا جسم رکھتا ہے۔ اگر آسمان و زمین کی تمام مخلوقات فرشتے وغیرہ یہ معلوم کرنے کی کوشش کریں کہ قدرت نے اس کے اجزاء کو کس طرح سے تقسیم وترتیب دیا ہے اور کیسے متعدل لوب پر اسکو بنایا ہے پھر اگر یہ سوچیں کہ اس مختصر جسم میں ساری قوتیں بھی بخشی ہیں جن سے وہ معلوم کر لیتا ہے کہ جلد اور گوشت کے مابین خون نے ہے جو میری غذا ہے اگر یہ علم پہلے سے نہ ہو تو وہ کبھی جسم پر بیٹھ کر خون چوسنے کی کوشش نہ کرتا اور پھر اس کی ہمت وجرأت دیکھو کہ کس طرح سے وہ اڑ کر اپنی مخصوص آواز سے پہلے آگاہ کر دیتا ہے اور پھر خود بھی ہوشیار رہتا ہے کہ ذرا سا شبہ ہوا اور وہ اڑا اور یہ بھی جانتا ہے کہ اڑ جانے میں اسکی نجات ہے اور جب وہ اڑ کر جاتا ہے تو پھر کوئی طاقت اسکو واپس نہیں لا سکتی۔ جب ایک مچھر جیسی ادنی اور حقیر مخلوق میں خدا نے ایسی ایسی حکمتیں اور تدبیریں پیدا فرمائیں تو پھر اور دوسری ہزاروں لاکھوں بے شمار مخلوقات میں کیا کیا حکمتیں پوشیدہ کی ہونگی۔

marfat.com

مچھلی کی خوبصورتی کو دیکھو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وھو الذی سخر لکم البحر لتا کلوا منہ لحما طریا. (النحل:۱۴)

وہی ہے جس نے تمہارے لیے دریا مسخر کیا کہ اس میں سے تازہ گوشت کھاتے ہو۔ (کنزالایمان)

مچھلی کو دیکھو خدا نے سمندر اور نہروں میں کیسی کیسی عجیب وغریب شکل و صورت کی مخلوقات بنائی ہے جس سے اس کی قدرت معلوم ہوتی ہے۔ خدا نے جب ان کا ٹھکانہ ہی پانی میں بنایا تو پھر اس مصلحت سے اس میں پاؤں اور پھیپھڑے نہیں پیدا کئے کیونکہ وہ پانی میں غوطہ لگانے کے وقت سانس نہیں لیتے پاؤں کی جگہ ان میں بازو بنائے ہیں جو تیزی سے ان کی منشاء کے مطابق حرکت کرتے ہیں اور جس طرف وہ جانا چاہیں جاسکیں۔ ان کے جسم کو ایک ایسی جلد سے ڈھانپا ہے جس کے جزاء بعض بعض میں گھسے ہوئے ہیں اور جو گوشت کی طرح نرم نہیں ہیں بلکہ سخت زرہ کی طرح ان کی پوری حفاظت کرتی ہے اور جن مچھلیوں میں اس طرح کے فلوس نہیں بنائے ان کے جسم پر ایک چھلکا سا پہنا دیا ہے جسکی جلد مضبوط اور دبیر ہے جو اس کے لیے مکمل محافظ ہے مچھلی میں آنکھ کان ناک یہ تمام چیزیں ہوتی ہیں جنکی مدد سے وہ اپنی خوراک حاصل کرتی ہے اور خطرہ ہونے پر

marfat.com

اپنے کو بچاتی ہے۔ پس دیکھو کہ سمندر کی گہرائی میں رہنے والی مخلوق کو کیسی مناسب اعضاء اور قوت بخشی ہے جو اس کے لیے طلب معاش اور دشمن سے نجات حاصل کرنے میں پوری طرح ان کی معاون ہیں۔

اور کیونکہ خدا کو معلوم ہے کہ بعض بعض کی غذا ہے اس لیے خدا نے اسکو کثیر الاولاد بنایا ہے اور نر و مادہ کی خصوصیت بھی نہیں رکھی جس طرح بڑی مخلوقات میں مادہ ہی بچہ انڈے دیتی ہے برخلاف مچھلی کے کہ ہر مچھلی انڈے دیتی ہے اور ہر مچھلی انڈوں کا اایک گچھا دیتی ہے جس سے بے شمار بچے پیدا ہوتے ہیں۔

بعض مچھلیاں نہروں میں پیدا ہوتی ہیں اور بغیر توالد کے لاکھوں کی تعداد میں پیدا ہوتی ہیں۔

بعض مچھلیاں ایسی ہیں جن کے دو ہاتھ اور دو پاؤں ہوتے ہیں ان میں توالد وتناسل نر و مادہ کے ملنے سے ہوتی ہے۔

کچھوا اور مگرمچھ یا ان سے مشابہت رکھنے والے دوسرے جانور یہ انڈا دیتے ہیں سورج کی گرمی سے انڈا ٹوٹ جاتا ہے اور اس انڈے سے ایک بچہ نکلتا ہے پانی میں انڈوں کو سینے کا کام انجام نہیں پا سکتا۔ تو خدا تعالیٰ نے مچھلی کے انڈوں میں جوں ہی مچھلی انڈے دیتی میں روح ڈال دیتا ہے۔ اور کامل بچہ اس میں موجود ہوتا ہے وہ اپنی تربیت میں کسی کا محتاج نہیں ہوتا۔ یہ خدا کی بڑی حکمت ہے کیونکہ خشکی کے جانوروں کی طرح سے سمندری جانوروں کو اپنے انڈے سینا ان پر ایک مدت تک بیٹھے رہنا پھر بچوں کو کھلانا۔ اور تربیت دینا ناممکن ہے اس

marfat.com

لیے خدا نے ان کو تمام باتوں سے مبرا اور بے نیاز رکھا ہے پھر خدا نے بہت کثیر تعداد میں ان کی پیدائش رکھی کیونکہ مچھلیاں آپس میں ایک دوسرے کو کھا جاتی ہیں اور پھر انسان کے لیے بھی یہ بہترین غذا ہے۔

مچھلی کی رفتار کو دیکھو

مچھلی کی سرعت حرکت کو دیکھو وہ اپنی دم کتنی پھرتی اور تیزی سے حرکت دیتی ہے اور پانی میں کس رفتار کو دیکھو کس اعتدال اور میانہ روی سے کشتی کی طرح سے پانی میں تیرتی ہیں اپنے پاؤں اور پروں سے کس طرح پانی کو ادھر سے ادھر ہٹاتی ہوئی آگے بڑھتی ہیں اس کے جسم میں ہڈیاں بالکل اس کے اعضاء جسم کے مشابہ ہوتی ہیں اندر سے کھوکھلی اور نہایت ہلکی اور باریک ہوتی ہیں کہ تیرنے کے کام کے لیے ایسا ہی مناسب تھا۔ اگر کوئی ہڈی کہیں سے ٹوٹ جاتی ہے تو وہ کس طرح سے گوشت کی مدد سے پھر جڑ جاتی ہے دانت اگرچہ تعداد میں کافی ہوتے ہیں مگر ایک دوسرے سے قریب ہونے کی وجہ سے ایک ہی جز و معلوم ہوتے ہیں اور غذا کے چبانے میں سب مل کر ایک دوسرے کی اس طرح اعانت کرتے ہیں کہ پھر چبانے کی مزید ضرورت نہیں ہوتی۔

سمندر میں خدا نے کچھ بہت ہی کمزور اور ناتوان جانور بھی بنائے ہیں جو حرکت تک اچھی طرح سے نہیں کر سکتے۔ جیسے گھونگے اور سیپی کیڑا مگر خدا نے ان کی حفاظت کا یہ انتظام کیا کہ ان کو ایک محفوظ اور مضبوط قلعہ میں بند کر دیا جو پتھر

marfat.com

جیسا سخت ہے اور وہی اسکا مکان اور جائے سکونت ہے اور اس کا اندرونی حصہ جو جسم کے ملحق رہتا ہے اس کو نرم بنایا کہ جسم کو ضرب نہ پہنچے۔

گھونگوں کی بہت سی قسمیں ہوتی ہیں بعض ایسے ہوتے ہیں جو کھلے ہوئے مقامات میں رہتے ہیں جہاں وہ اپنی خود بھی حفاظت نہیں کر سکتے اس لیے خدا نے ان کو پہاڑوں اور پتھروں کی چٹانوں میں محفوظ رکھا ہے اور وہیں پہاڑوں سے رسنے والی رطوبت ان کی غذا ہوتی ہے۔

بعض اتنے خوبصورت اور ستارے کی مانند درخشاں ہوتے ہیں وہ اپنے منہ کو اپنے گھر سے باہر نکال لیتے ہیں اور ادھر ادھر کچھ کھاتے پیتے ہیں اور جوں ہی کوئی خطرہ محسوس ہوا دفعۃ اپنا منہ اندر کر لیتے ہیں اور اس سوراخ پر ایسے سخت قسم کی کوئی آڑ لگا کر اس کو بند کر دیتے ہیں کہ باہر سے کوئی اس کے اندر جا نہیں سکتا۔ اور اس طرح وہ اس میں چاروں طرف سے بند ہو جاتے ہیں خدا کی قدرت دیکھو کس طرح ان کا گھر بنایا اور ان کو گھر میں محفوظ ہو جانے کی کیسی حکمت سکھائی مختصر یہ کہ خدا نے کسی کو محروم نہیں رکھا سب کو اس کی مناسب اور مفید چیزیں عطا کی ہیں۔ وہ اپنے تمام مخلوقات کی پوری حفاظت کرتا ہے خواہ وہ مخلوقات پہاڑوں میں رہتی ہو یا ٹیلوں پر یا سمندر کی گہرائی میں۔

رنگین مچھلیوں کو دیکھو

رنگین مچھلیاں، مچھلیاں بھی طرح طرح کی ہیں بعض وہ ہیں جو سمندر کی

marfat.com

گہرائی سے اپنی غذا حاصل کرتی ہیں اور کچھ وہ ہیں جو قریب کے کناروں پر خشکی سے غذا حاصل کرتی ہیں ان میں قسم قسم کے رنگین نقوش ہوتے ہیں اور یہ رنگا رنگ کے نقش و نگار بھی قدرت ان کے فضلہ غذا سے تیار کرتی ہے جس طرح گھاس کھانے والے جانوروں میں ان کے غذا سے صاف و شفاف میٹھا دودھ تیار ہوتا ہے۔

یہ رنگین مچھلیاں جب کسی ایسی چیز کے اثر کو محفوظ کرتی ہیں جس سے ان کے رنگ میں کوئی خرابی پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتو وہ فوراً اپنے پیٹ سے خاص قسم کے مادے کو نکال کر اس مقام کو صاف کر دیتی ہیں اور پھر پانی کے اندر جا کر اس میں دوسری تبدیلی کر دیتی ہیں۔ اسی قسم کی ہزاروں مصلحتیں اور حکمتیں ہیں جن کو بجز خدائے تعالٰی کے کوئی نہیں جان سکتا۔

پردار مچھلیاں بعض مچھلیاں پردار ہوتی ہیں اور ادھر ادھر حرکت کرنے میں چمگادڑ کی طرح اڑتی ہیں اور دیکھنے میں خشکی کے پرندے کی طرح معلوم ہوتی ہیں اسطرح وہ اپنے پروں سے اڑنے کا کام لیتی ہیں۔ کچھ مچھلیاں ایسی ہوتی ہیں جو بہت چھوٹی اور کمزور ہوتی ہیں اور نہروں نالوں میں بیشتر ہوتی ہیں ان میں قدرت نے ایک خصوصیت ایسی رکھی ہے جو ان کی حفاظت کرتی ہے ذرا کسی نے اس کو پکڑا تو ہاتھ اور جسم کو سن کر دیتی ہے اس لیے اس کو کوئی پکڑ تا نہیں۔

غرضکہ مخلوقات الٰہی کی عجیب وغریب حکمتوں اور لطافتوں کو کوئی لکھنے بیٹھے تو دفتر کے دفتر بھر جائیں۔ مگر ان کو پورا نہیں کر سکتا یہ جو کچھ ہم نے لکھا ہے یہ صرف

marfat.com

بطور نمونہ ہے گویا خدا کی بے شمار حکمتوں کی طرف اشارہ کیا ہے جو غافل ہیں وہ اپنی آنکھوں سے غفلت کے پردہ کو ہٹا کر اسکی حکمتوں کا نظارہ کریں۔

برگِ درختان سبز در نظرِ ہوشیار

ہر ورقے دفتر یست معرفتِ کردگار

marfat.com

ہمارے لیے خوبصورت باغ آ گائے گئے

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

امن خلق السموات والارض وانزل لکم من السماء ماء فانبتنا به حدائق ذات بهجة ما کان لکم ان تنبتوا شجر هاء اله مع الله بل هم قوم یعد لون.
(النمل:۶۰)

یا وہ جس نے آسمان اور زمین بنائی اور تمہارے لیے آسمان سے پانی اتارا تو ہم نے اسے سے باغ اگائے رونق والے تمہاری طاقت نہ تھی کہ ان کے پیڑ اگاتے کیا اللہ کے ساتھ اور خدا ہے بلکہ وہ لوگ راہ سے کتراتے ہیں۔
(کنزالایمان)

سرد می جنبد بصحن بوستاں
در ہوائے قامت دلجوئے تو

زمین پر نباتات کو دیکھو کیسی سرسبز و شاداب اور خوشنما معلوم ہوتی ہے اس میں انسانوں اور دوسرے حیوانات کے لیے کتنے بے شمار فائدے ہیں اور اغراض پوشیدہ ہیں پھر ان کی حفاظت کا سامان اس طرح کیا ہے کہ بیج اور گٹھلی کو اسکی اصل قرار دیا۔ اور اس کے اندر یہ ساری نباتات اس طرح سے محفوظ رکھدی کہ انسانی عقل حیرت میں ہیں۔ اس نباتات میں غلے بھی ہیں اور پھل پھول بھی اور ترکاریاں بھی جو انسان کے کام آتی ہیں گھاس اور چارہ بھی ہے جو جانوروں کی

marfat.com

خوراک کا سامان ہے اس میں جلانے کی اور عمارتوں میں کام آنے والی لکڑی بھی شامل ہے اسی سے وہ لکڑی بھی حاصل ہوتی ہے جو جہاز اور کشتیوں کے بنانے میں کام آتی ہے اور کہاں تک اس کے فائدوں اور بے شمار حکمتوں کو بتایا جائے اس نباتات کا ایک ایک حصہ پھل اور پھول اور شاخیں اور پتے حتیٰ کہ اسکی جڑیں تک کام میں لائی جاتی ہیں۔ بے شک خدا نے کوئی چیز بے کار نہیں بنائی اس نباتات سے عصارے، جوشاندے گونداور طرح طرح کے عروق تیار کیے جاتے ہیں۔

اگر یہ پھل زمین میں ایک جگہ پر اکھٹے حاصل ہو جاتا کریں اور اس طرح درختوں پر شاخوں پر بیلوں پر نہ آتے تو انسان کتنے بے شمار فائدوں سے محروم ہو جاتا اور زندگی کی کتنی ضروریات کی فراہمی میں رکاوٹ ہوتی نہ اس کو جلانے کیلئے ایندھن میسر آتا نہ عمارتوں کے لیے لکڑی دستیاب ہوتی نہ جانوروں کے لیے ایندھن میسر آتا، نہ عمارتوں کے لیے لکڑی دستیاب ہوتی نہ جانوروں کے لیے چارہ ملتا اور نہ دوا دارو وغیرہ وغیرہ ضرورتوں کے لیے دوسری چیزیں حاصل ہوتیں جو موجودہ شکل میں حاصل ہوتی ہیں۔

اسکی قدرت کو دیکھو کہ ایک دانہ زمین میں ڈالو سو دانے حاصل کرلو اور اس سے بھی زائد یہ اس کی برکت ہے حکمت ہے اپنی ضرورتوں میں کام لو ضرورت سے بچ جائے تو آئندہ پیش آنیوالی ضرورتوں کے لیے ذخیرہ کرلو۔ اس کی مثال بالکل ایک بادشاہ کی سی ہے جو کسی مقام کو آباد کرنے کے ارادے سے وہاں کے باشندوں کو کچھ بیجنے کے لیے دے دے اور کہہ دے کہ ان کو بولو اور اس

marfat.com

سے جو کاشت ہو اس کو اپنی خوراک و دیگر ضروریات میں صرف کرو پس اسی طرح سے خدا نے اپنے بندوں پر انعام فرمایا ہے اور زمین اور ملکوں کو بسا کر ان پر احسان عظیم کیا۔ یہ درخت اور نباتات بڑھتے ہیں اور پھل پھول لاتے ہیں بیج بنتے ہیں پھر بوئے جاتے ہیں یہ سلسلہ جاری ساری ہے اور یہی اس کی بقاء ودوام کا ضامن ہے اگر اس طرح نہ ہوتا تو یہ نعمت بس ایک مرتبہ کے بعد تمام ہو جاتی اور جاری نہ رہ سکی اس میں قدرت کی بڑی حکمتیں پوشیدہ ہیں۔

ان دانوں کی پیدائش اور اس کی صورت کو دیکھو کہ کس حسن وخوبی سے ایک قدرتی ظرف میں ترتیب دے دیئے ہیں گویا کہ دانوں سے قرینہ سے بھری ہوئی ایک تھیلی ہے جو اپنی زبان حال سے پیدا کرنے والے کی قدرت کی گواہی دے رہی ہے یہ دانوں سے بھری ہوئی تھیلی اپنے دانوں کو اس وقت تک محفوظ رکھتی ہے کہ وہ پختہ ہو کر استعمال کے قابل ہو جائیں ٹھیک اس جھلی بچہ دانی کی طرح سے جو بچہ کی تکمیل ہونے تک پوری حفاظت کرتی ہے۔

یہ دانے ایک خاص قسم کے چھلکے میں بند ہوتے ہیں جن کے سروں پر نیزوں کی طرح سے تیز اور سخت چھلکے ہوتے ہیں گویا وہ پرندوں سے اپنے اندر کے خزانے کی حفاظت کر رہے ہیں پس خدا کی قدرت اور حکمت کو دیکھو کہ اس نے نباتات کے اس تیار ذخیروں کو پرندوں کی دسترس سے کس طرح محفوظ کر دیا ہے اگر چہ یہ غلہ پرندوں کی غذا ہے تاہم انسان کی ضرورت پہلے درجہ پر ہے۔

نباتات بھی انسان وحیوان کی طرح اپنے لیے غذا کی محتاج ہیں لیکن

marfat.com

قدرت نے نباتات میں انتقال مکانی کی وقت نہیں بخشی جو اپنے لیے روزی تلاش کریں اس لیے قدرت نے اس کو جڑوں کو زمین کی گہرائی میں مرکوز کر دیا ہے۔ تاکہ وہ مٹی اور پانی ہر وقت حاصل کر سکیں اور اس طرح یہ جڑیں زمین سے تری حاصل کر کے شاخوں ٹہنیوں، پھل پھول اور پتوں تک پہنچا دیں۔ گویا زمین ان کے لیے ایک پرورش کرنے والی مہربان ماں کی جگہ ہے اور ان کی جڑیں ان کے لیے منہ کے قائم مقام ہیں کہ گویا زمین سے رطوبت چوس کر اپنے سارے جسم کو پوت پہنچاتی ہیں جس طرح ایک بچہ ماں کی چھاتی سے دودھ پی کر قوت حاصل کرتا ہے۔

تم نے خیموں کو نصب ہوتے دیکھا ہوگا اسکی طنابیں اور رسیاں جو چاروں طرف اسکو سادھے ہوئے رہتی ہیں کہ کسی ایک طرف کو جھکنے و پائے اور پورا خیمہ سیدھا اور درست رہے۔ اسی طرح نباتات کا حال ہے کہ اس کی جڑیں زمین میں چاروں طرف پھیلی ہوئی ہیں۔ کہ اس کو گرنے اور کسی طرف جھکنے سے روکے رہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتو بڑے بڑے اونچے درخت کس طرح سے اپنے کو قائم رکھ سکتے ہیں۔ بالخصوص جب طوفانی ہوائیں چلتی ہوں یہ اس خالق کی بڑی حکمت ہے کہ اس نے اس طرح سے انتظام قائم کیا ہے اور پھر اس قدرتی نظام کو دیکھ کر انسان اپنے اعمال میں اسکی پیروی کرتا ہے اور اپنے بگڑے ہوئے کاموں کو بنالیتا ہے۔

سرد می جنبد بصحن بوستان

در ہوائے قامت دلجوی تو

marfat.com

کسی درخت کے ایک پتہ کو لو اور اس پر غور کرو اس میں باریک اور موٹی نسیں دکھائی دیں گی کچھ طول میں کچھ عرض میں کھچی ہوئی اور ان عروق کا کیسا جال ایک پتہ میں بچھا ہوا ہے انسان میں یہ طاقت کہاں کہ وہ اس طرح سے کام انجام دے سکے ایک ہی پتہ کے نقش ونگار میں طویل عرصہ کی ضرورت ہوگی پھر بھی نقل ہو گی جو اصل سے بمطابق نہ ہوگی یہ قدرت کا کام ہے اس کے ایک اشارے پر کڑوڑوں پتوں پر پھولوں پر گل کاریاں نظر آتی ہیں اور نہ کسی قلم کی ضرورت اور نہ کسی دوسرے آلہ کی ضرورت اور پھر اس کثرت کے ساتھ پہاڑ جنگل میدان کوئی جگہ باقی نہیں جہاں پھول پتوں پر یہ گل کاریاں نہ ہوں اور یہ خالی نقش ونگار محض حسن وخوبصورتی نہیں بالکل پتہ کی پرورش میں بڑا کام انجام دیتے ہیں ان رنگوں کے ذریعہ یہ پتے میں رطوبت اور مادہ کو پہنچانے میں مدد دیتے ہیں ٹھیک اسی طرح کہ ایک انسان اور حیوان کے جسم میں رگوں اور نسوں کا ایک جال بچھا ہوتا ہے۔ اور وہ ہر ہر عضو کو غذا پہنچانے کا کام کرتا ہے۔

پتہ میں جو موٹی نسیں ہوتی ہیں وہ پتہ کو سیدھا رکھتی ہیں تا کہ وہ اپنے قائم رکھ سکے۔ ورنہ نرم اور ہلکا ہونے کے باعث وہ اپنے کو قائم نہیں رکھ سکتا اور ہوا کے تیز جھونکے اسکو پاش پاش کر دینگے۔

اب گٹھلی اور اسکی حکمت پر غور کرو پھل کے درمیان اسکو محفوظ کیا ہے اگر کسی آفت ارضی اور سماوی سے پیڑ ضائع ہو جائیں تو یہ گٹھلی ان کا قائم مقام ہو اور پھر سے درختوں کے لگانے اور پیدا کرنے کا سامان مہیا کر دے۔ یقیناً یہ اس

marfat.com

نظریہ سے نہایت قیمتی اور قابل حفاظت چیز ہے کہ اس کے ذخیروں کے محفوظ کرلیا جائے یہ گٹھلی اگرچہ خود سخت جسم رکھتی ہے مگر نرم پھلوں میں بھی کسی طرح سے چسپاں اور ملی ہوئی ہوتی ہے۔ اگر اس طرح نہ ہوتی تو پھر پھلوں کے پختہ ہونے سے قبل ہی اس میں خرابی پیدا ہو کر پھل کو بھی ضائع کر دیتی بعض گٹھیاں کھانے کے کام میں بھی آتی ہیں ان سے تیل بھی کشید نکالے جاتے ہیں اور کھانوں میں اور دیگر اشیاء میں استعمال میں لایا جاتا ہے۔ گٹھلی کے اوپر کس طرح سے ایک ہلکا سا ورق چڑھا ہوتا ہے اور کس حکمت سے وہ اس میں محفوظ ہوتی ہے اور اس میں کیسی کیسی لذت اور فائدے مضمر ہیں یقیناً قدرت کی بڑی تخلیق کا پتہ چلتا ہے۔

اس گٹھلی میں جو خاصیتیں اور اثرات قدرت نے ودیعت فرمائے ہیں۔ جس طرح مٹی کے ناپاک قطرہ میں انسانی تخلیق کے راز کو پوشیدہ کر دیا یہ سب راز اور حکمتوں کا جاننے والا وہی خدا ہے جس نے انکو بنایا ہے۔

اس گٹھلی پر ایک سخت قسم کا غلاف چڑھا کر قدرت نے کتنی عظیم حکمت کا پتہ دیا کہ اگر کہیں گر جائے تو اس غلاف کی وجہ سے گٹھلی خراب نہیں ہوتی اگر اسکو ذخیرہ کیا جائے تو بھی جلد فاسد نہیں ہوتی بلکہ اس غلاف کی وجہ سے کچھ دن محفوظ رہتی ہے گویا وہ غلاف ایک صندوق یا بکس ہے جسکے اندر ایک قیمتی جوہر محفوظ ہے۔

ایک گٹھلی کو جب زمین میں رکھیں اور پانی دیں تو اس میں سے نسیں نکلتی ہیں ٹہنی نکلتی ہے اور جوں جوں اس میں بالیدگی ہوتی ہے نیچے سے نسیں اور جڑیں

marfat.com

زمین کے اندر مرکوز ہو جاتی ہیں جس سے یہ درخت مضبوطی سے اپنے تنے پر قائم رہتا ہے اس طرح سے زمین کے نیچے رطوبت اوپر کی شاخوں ٹہنیوں، پھلوں، پھولوں پتوں تک پہنچتی ہے اور نہایت انصاف سے یہ تقسیم ہوتی ہے گویا قدرت اپنی حکمت و انداز سے جس کو جس قدر پانی اور رطوبت درکار ہوتی ہے اتنا ہی اس کو پہنچاتی ہے اور پھر ہر ایک کو اس کے مناسب غذا پہنچتی ہے اسی رطوبت سے پھولوں میں رنگ، خوشبو، پھلوں میں ذائقہ، لذت، یہ سب کچھ قدرت کے نظام سے مکمل ہوتا ہے۔

پھلوں کے آنے سے پہلے قدرت پتوں کو پیدا کرتی ہے کہ نازک پھل اپنی حفاظت کے لیے ان پتوں کے محتاج ہیں تا کہ تند ہواؤں کے جھونکوں اور سورج کی تمازت سے ان کی حفاظت ہو اور پھل ضائع نہ ہو جائے سردی اور گرمی کی شدت اثر سے پھلوں کی حفاظت اور پتوں کی کی جاتی ہے اور پھر سردی گرمی، ہوا، دھوپ یہ سب چیزیں پتوں سے چھن چھن کر پھلوں تک پہنچتی ہیں۔ اور پھلوں کے پختہ ہونے میں مدد دیتی ہے۔ پھل کو اپنی پختگی کے لیے ان تمام چیزوں کی ضرورت ہے اور یہی چیزیں پھلوں کو سڑنے گلنے اور خراب ہونے سے روکتی ہیں۔

دیکھو خدا نے درختوں پھلوں اور پھولوں کو کس بہتر طریقہ سے مرتب کیا ہے ان کے مختلف رنگ اور گوناگوں شکل وصورت اور طرح طرح کے ذائقہ اور ان کی قسم قسم کی بھینی بھینی خوشبوئیں پھر کوئی بڑا ہے اور کوئی درمیانی کوئی سرخ ہے تو کوئی پیلا کوئی سفید ہے تو کوئی سبز کوئی رنگ میں شدید ہے تو کوئی ہلکا، اور کوئی

marfat.com

درمیانی نہ زیادہ تیز اور نہ زیادہ تیز اور نہ زیادہ ہلکا اسی تناسب سے ان کے مختلف ذائقے کوئی میٹھا ہے کوئی ترش کوئی سیٹھا ہے تو کوئی تلخ ان کی خوشبو بھی کیسی بھینی بھینی اور اچھی ہوتی ہے اور ہر پھول اور پھل کی خوشبو ایک دوسرے سے مختلف ان کی تمام تفصیلات ہم اوپر لکھ چکے ہیں جسکو پڑھ کر ایک صاحب عقل و بصیرت کے ایمان میں روشنی اور خدا کی قدرت کا یقین پیدا ہوتا ہے ان چیزوں کو دیکھ کر قلب میں کیسی مسرت اور خوشی محسوس ہوتی ہے ان کی تازگی اور کو دیکھ کر روح کو خوشی حاصل ہوتی ہے ان کے باطن میں جو اثرات وفوائد پوشیدہ ہیں ان کو شمار نہیں کیا جا سکتا ان میں ایسی قوتیں ہیں جن سے زندگی کو بڑی غذا اور قوت پہنچتی ہے کھانے میں اسکی لذت وخوشبو سے عجب انبساط مسرت ہوتی ہے ان کی گٹھلی یا بیج محفوظ ہیں خشک ہونے پر ان سے پھر کاشت حاصل کی جاتی ہے کیسے کیسے فوائد اور ذائقے قدرت نے ان پھلوں میں رکھے ہیں۔

وشجرة تخرج من طور سيناء تنبت بالدهن صبغ للاكالين. (المومنون:٢٠)

اور وہ پیڑ پیدا کیا کہ طور سینہ سے نکلتا ہے لے کر اگتا ہے تیل اور کھانے والوں کے لیے سالن (کنزالایمان)

خدا نے پتھر اور پانی کے درمیان سے صاف لذیذ اور نہایت کارآمد زیتون کا تیل پیدا کیا جس طرح اس نے اپنی قدرت سے گوبر اور خون اور گندی چیزوں کے درمیان سفید شریں اور سفید دودھ پیدا فرمایا اور شہد کی مکھیوں سے خالص شہد جس کے رنگ مختلف ہوتے ہیں جس میں لذت وفرحت کے علاوہ بہت

marfat.com

سے امراض سے شفاء بھی ہے۔

زمین کی گہرائی سے جڑوں نسوں اور شاخوں کے ذریعہ درخت کی اونچی اور بلند شاخوں تک پانی کا پہنچنا کیسا حیرت انگیز کرشمہ قدرت ہے اس طرح غذا کے پہنچنے میں ایک تناسب یہ بھی ملحوظ ہے کہ بیج میں وہی جزو پہنچیں جو اس کے مناسب ہے اور پھل میں وہ جو اس کے مناسب ہو شاخوں، ٹہنیوں میں وہ جو اس کے وجود اور قیام کے مناسب ہے۔ کھجوروں پر نظر کیجئے۔ ابتداء میں وہ نہایت کمزور اور ضعیف حالت میں ہوتی ہے۔ کس عجیب حکمت سے اسکو اس طرح مرتب کیا ہے کہ ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہونے سے محفوظ ہیں ان پر ایک غلاف کا پردہ چڑھا دیا کہ اسکی حفاظت ہو جب وہ پختہ اور کالم ہوں تو پھر وہ غلاف تدریجی طور پر شق ہو جر پھل ظاہر ہو جائے اور اس طرح کہ ہوا اور سورج کی گرمی و سردی کا متحمل ہو سکے۔ یہی نظام قدرت اور عجب حکمت تمام درختوں اور ان کے پھلوں پھولوں میں کارفرما ہے۔

انار کے پھل پر غور کیجئے کس عجیب حکمت سے اس کے دانوں کے اندر ترتیب دیا ہے دانوں کو علیحدہ علیحدہ کس طرح سے خانوں میں تقسیم کی ہے پھر ان پر ہلکے ہلکے پردے حفاظت کے لیے ہیں: ایک موٹے اور نرم گودے میں وہ دانے جڑے ہیں نیچے سے موٹا اور اوپر سے باریک اور پھر دانوں کو ایک باریک غلاف میں محفوظ کر دیا گیا ہے تا کہ وہ ایک مقام پر مرتب رہ کر پرورش پا سکیں اور کسی ضرب کے پڑنے سے وہ منتشر ہو کر خراب نہ ہوں دیکھو یہ سب کچھ بندوں کے نفع

marfat.com

کی خاطر خدا نے انتظامات کیے ہیں اس میں غذا بھی ہے اور دوا بھی اور پھر ذخیرہ کے رکھنے کی صلاحیت وقابلیت بھی تا کہ بے موسم ضرورت پڑنے پر کام آسکیں جس زمانہ میں درخت پر پھل نہیں آتے گویا اس طرح ان کی حفاظت کا سامان کر دیا انار کی اس شاخ کو دیکھو جس میں انار لگا ہوتا ہے جس تک انار پختہ ہو کر کھانے کے قابل نہیں ہوتا اس وقت تک یہ شاخ انار کو روکے رہتی ہے۔

اس نباتات کو دیکھو جو زمین کی سطح پر پھیلتی ہیں جیسے بیلیں ان کی شاخیں نرم اور کمزور ہوتی ہیں ان کو ہر وقت تری کی ضرورت ہے وہ پھلوں کو اٹھانے کی متحمل نہیں ہوتیں۔قدرت نے ان کو اسی طرح بنایا ہے کہ یہ زمین پھیلتی ہیں ورنہ پھلوں کے زمانے میں بڑی مشکل ہوتی اور پھر یہ پھل ایسے موسم میں آتے ہیں جب طبیعت ان کی خواہشمند ہوتی ہے اگر یہ ٹھنڈے پھل سردی کے زمانے میں آتے تو ایک طرف تو طبیعت اس سے متنفر ہوتی اور ایسے وقت اس کے کھانے سے نقصان ہوتا۔

کھجور میں نر و مادہ پیدا کیے اس لیے وہ تاوقتیکہ یہ دونوں موجود نہ ہوں پھل نہیں دیتے یہ خدا کی قدرت ہے کہ انسان وحیوان کی طرح سے اس درخت میں نر و مادہ کو ملحوظ رکھا تا کہ اس سے قدرت مزید آشکارا ہوا۔ نباتات میں جڑی بوٹیاں بھی شامل ہیں۔اور وہ کیسے کیسے عظیم منافع وفوائد اپنے اندر پوشیدہ کئے ہوئے ہیں ان کے خواص واثرات پر کرنے سے خدا کی قدرت معلوم ہوتی ہے ظاہر میں وہ جنگل کی گھاس معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت میں وہ انسانی امراض کے

marfat.com

لیے دور کرنے کے لیے بیش بہا دواؤں کا خزانہ ہے اگر کوئی دوا بدن کے تمام فضلات کو نکالنے کے کام آتی ہے تو دوسری صفراء کے دفع کرنے کے لیے تیسری ریاح خارج کرنے کے لیے اور چوتھی طبیعت کے سکون وٹھہرانے کے لیے کوئی مسہل ہے تو کوئی قابض کوئی تے لانے کے لیے استعمال کی جاتی ہے تو کوئی تسکین طبیعت کے کام میں آتی ہے۔ دیکھو قدرت نے کیسے کیسے راز پوشیدہ کیے ہیں اور یہ سب انسانی فائدے کے لیے۔

فلسفی سر حقیقت نتو انست کشود!

گشت رازِ دگر آں راز کہ افشامی کرد

❁❁❁❁❁❁

marfat.com

دلوں میں اللہ کی عظمت پیدا کرنے کا بیان

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

تسبح لہ السموات السبع والارض و من فیھن وان من شئی الا یسبح بحمدہ ولکن لا تفقھون تسبیح انہ کان حلیما غفورا

(بنی اسرائیل: ۴۴)

اس کی پاکی بولتے ہیں ساتوں آسمان اور زمین اور جو کوئی ان میں ہے اور کوئی چیز ایسی نہیں جو اس سے سراہتی ہوئی اس کی پاکی نہ بولے ہاں تم ان کی تسبیح نہیں سمجھتے بے شک وہ علم والا بخشنے والا ہے۔

دوسری جگہ فرمایا۔

تکاد السموات یتفطرن من فوقھن والملائکۃ یسبحون بحمد ربھم ویستغفرون لمن فی الارض. الا ان اللہ ھو الغفور رحیم.

(شوریٰ: ۵)

قریب ہوتا ہے آسمان اپنے اوپر سے شک ہو جائیں اور فرشتے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور زمین والوں کے لیے معافی مانگتے ہیں۔ سن لو بے شک اللہ ہی بخشنے والا مہربان ہے۔

(کنز الایمان)۔

خدا نے فرمایا:۔

marfat.com

ویسبح الرعد بحمده والملائکه من خیفته. (رعد:۱۳)

اور گرج اسے سراہتی ہوئی اس کی پاکی بولتی ہے اور فرشتے اس کے ڈر سے۔

اوپر جو کچھ عجائبات قدرت میں حکمتوں اور کاریگریوں کا مذکر ہوا اس سے پتہ چلتا ہے کہ اس خالق کائنات کی رفعت و قدرت اور اس کی عظمت و ہیبت کس درجہ ارفع و اعلیٰ ہے۔ اگر تم اپنی ذات میں غور کرو اس میں اس کی بڑی قدرت و حکمت پاؤ گے۔ پھر زمین پر نظر کرو کیسی کیسی نعمتیں اور حکمتیں نظر آئیں گی بلند پہاڑ اور اونچے ٹیلے وسیع میدان اور بہتے دریا اور بے تاہ سمندران دریاؤں، نہروں، سمندر میں جو عجائبات ہیں زمین پر نباتات شجر و حجر پر غور کرو چوپاؤں جانوروں اور پرندوں کو دیکھو۔ اہل بصیرت کے لیے کیا کچھ درس و نصیحت موجود ہے۔ یہ ساری چیزیں ان کی حکمتیں ان کے فوائد کا احاطہ کرنا ناممکن ہے یہ ایسی وسیع زمین اور اس پر بسنے والی تمام مخلوقات آسمان کی وسعت کے مقابلے میں ایسی ہے گویا ایک چھلہ زمین پر ڈالدیا جائے اس سے آسمان اور اس کے ستاروں کی وسعت اور طول و عرض کا اندازہ کرو۔ آفتاب جو آسمانی سیاروں میں سے ایک روشن اور تابناک سیارہ ہے، سیاحین کی جماعت نے جو آسمانی سیاروں کی بابت آسمان پر سفر کیے ہیں ان کا کہنا ہے کہ یہ آفتاب زمین سے ایک سو ساٹھ حصہ بڑا ہے ہے اور بعض دوسرے سیارے زمین سے سو سو حصے زائد ہیں اب تم دیکھو کہ یہ دیکھو کہ یہ آفتاب و ماہتاب اور دوسرے بے شمار سیارے جو آسمان پر بکھرے ہوئے ہیں اور تمام آسمان ان سے بھرا ہوا نظر آتا ہے ان سیاروں میں سے بعض کی

marfat.com

وسعت ہم نے بتا دی اب کم وبیش لاکھوں سیارے آسمان کی وسعت میں موجود ہیں ان سے آسمان کی وسعت اور لمبائی چوڑائی کا اندازہ کرو اور پھر یہ ایسے وسیع سیارے تمہاری آنکھ کے چھوٹے سے ڈھیلے میں سماتے ہیں تو اس سے ان کی دوری اور بعد مسافت کا اندازہ کرو۔ اسی طرح ان کی حرکت کو تم محسوس نہیں کر سکتے اور اسی طرح آسمان کی حرکت ہے جس کو ہم نہیں محسوس کرتے ہیں اور یہاں تک لا علمی ہے کہ ہم میں سے اکثر تو اس سے قطعاً غافل اور بے خبر ہیں ان چیزوں کی عظمت اور بڑائی پر نظر کر کے اب تم خدائے قدوس کی قرآنی آیتوں کو سنو اس نے فرمایا۔

والسماء ذات البروج . (بروج:۱)

قسم ہے برجوں والے آسمان کی۔

والسماء والطارق وما ادراک ما الطارق النجم الثاقب . (طارق)	آسمان کی قسم رات کو آنے والے کی اور کچھ تم نے جانا وہ رات کو آنے والا کیا ہے خوب چمکتا تارا۔
فلا اقسم بمواقع النجوم وانه القسم لو تعلمون عظیم. (واقعہ، ۷۵،۷۶)	اور مجھے قسم ہے ان جگہوں کی جہاں تارے ڈوبتے ہیں اور تم سمجھو تو یہ بڑی قسم ہے۔

اسی طرح تم عالم علوی اور اس کے بسنے والے فرشتے وغیرہ پر نظر کرو۔ جبریل علیہ السلام نے آنحضرت ﷺ سے حضرت اسرافیل فرشتے کی بابت ذکر

marfat.com

کیا۔ اسرافیل کو لوگ دیکھیں گے تو لوگوں کو تعجب ہوگا عرش ان کی پشت پر ہے اور ان کے دونوں پاؤں زمین کی تہ میں ہیں اور اس سے زیادہ عظمت و رفعت خدا کے سافرمان سے سمجھو اس نے فرمایا۔

وسع کرسیه السموات والارض۔ (بقرہ) اس کی کرسی میں سمائے ہیں زمین اور آسمان۔

اس کی وسعت سے اس مخلوق کی عظمت و وسعت کا اندازہ کرو اور اس ذات کو سمجھو جس نے ایسی ایسی عظیم المرتبہ اور عظیم الشان اور وسیع وارفع مخلوقات بنائی ہے۔ اور کیسی کیسی حکمتیں اور تدبیریں اور کیا کیا فائدے اور منفعیں ان کے وجود میں رکھی ہیں پھر ایسا عظیم الشان آسمان اور اس پر ایسے ایسے وسیع و عظیم بے شمار سیارے اور بسنے والی مخلوق اور یہ آسمان ان سب کو اپنے میں لیے ہوئے ہیں اور بغیر کسی ستون اور ظاہری بندش کے آج تک استحکام اور پائیداری سے قائم ہے پس جو ان اشیاء پر نظر کرے گا اور ملکوت السموات والارض میں غور وفکر سے کام کرے گا۔

اس کے خالق کی عظمت و رفعت اس کے دل میں پیدا ہوگی۔ اور جوں جوں اس کی کائنات وصنعت میں تدبر کرے گا اس کی معرفت زیادہ ہوگی۔ پس لوگوں میں یہ معرفت ونور متفاوت ہیں اور اسی اعتبار سے انکو نور ہدایت اور نور عقل بخشا گیا ہے پس حقیقی وسیلہ اور اس کی معرفت تک پہنچنے کا ذریعہ اس کی کتاب قرآن مجید کی تلاوت اور اس میں تدبر وتفکر ہے اس کی حقیقی معرفت کا یہی دروازہ

marfat.com

ہے۔

صاحب قرآن ﷺ کی شان دیکھو

اب تم سمجھو کہ نبی پاک ﷺ جن پر یہ قرآن اترا اس میں غور وفکر کرنے اور اس پر عمل کرنے سے انتہائی مقام تک پہنچے خالق کی بڑی بڑی نشانیوں کا مشاہدہ کیا امور آخرت کا یقین حاصل ہوا معراج کمال پر اس حد تک رسائی ہوئی کمان کے دونوں چلوں سے بھی زیادہ اپنے رب سے قریب ہو گئے۔

ثم دنیٰ فتدلیٰ ٥فکان قاب قوسین او ادنیٰ٥ (نجم)	پھر وہ جلوہ نزدیک ہوا پھر خوب اتر آیا اس جلوے اور محبوب میں دو ہاتھ کا فاصلہ رہا بلکہ اس سے بھی کم۔

پس ایسے علم ومعرفت کی کیا شان ہوگی کہ خدا کی طرف سے جس کے حاصل کرنے کے لیے دعا کا حکم کیا جائے اور ایسے نور معرفت وہدایت سے نوازا اس سے بڑھ کر خالق کا اور کیا احسان ہوگا کہ ہم تمام انسانوں کو ان کی اتباع و اطاعت کی توفیق بخشی جس راستہ پر چل کر ہم خدا کے دوستوں میں شمار ہوئے۔ سچ ہے۔

خلاف پیمبر کسے راہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نہ خواہد رسید
زمیں زنکتہ فرد ماند راز من باقی ست
بضاعت سخن آخر شد وسخن باقی ست

اللھم وفقنا لما تحب وترضی وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب۔

marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوجوانوں کی رہنمائی کے لیے بہترین تصنیف

"اَیُّھَا الْوَلَدُ"

حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کی

پیاری نصیحت

مصنف

حجۃ الاسلام

ابو حامد امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ و ترتیب

حافظ محمد وسیم شرف قادری

علمی پبلشرز اُردو بازار لاہور
فون: 0300-4295247

marfat.com

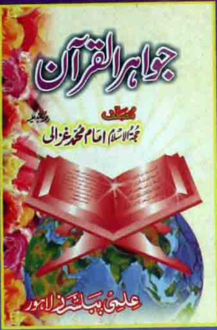

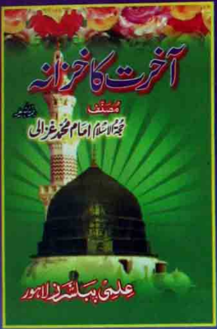

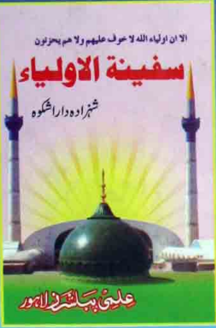

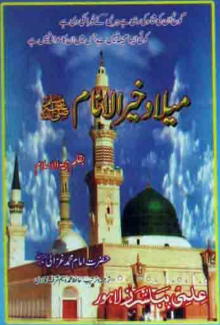

علمی پبلشرز لاہور

0300-4295247